محبت روشنی ہے
بقلم نادیہ احمد
ناولز کلب

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

محبت روشنی ہے

از

نادیہ احمد

www.novelsclubb.com

فٹ پاتھ پہ بازار مصر کا گماں تھا۔ کپڑوں سے جھلکتے عریاں بدن

سینے کو ہلاتی، کولہوں کو مٹکاتی وہ حوا کی بیٹیاں اپنی اداؤں سے گاہکوں کو ترغیب

دے رہی تھیں۔

جنس کے بازار میں بولیاں لگ رہی تھیں۔ کیا حشر برپا تھا۔ یہاں رنگ و نسل کی تمیز

نہیں تھی بس ہوس ہر شے پہ حاوی تھی۔

سڑک کے دونوں طرف ٹیکسیوں کی لمبی قطاریں تھیں۔ سروس لین میں گاڑیاں

رینگ رہی تھیں۔ گاڑیوں کے شیشوں سے سر نکالے کچھ لوگ حریص نظروں

سے ان عورتوں کو دیکھ رہے تھے۔ ریٹ طے ہو جاتا تو وہ اسے اپنے ساتھ بٹھا لیتے

تھے۔ رات کے دس بجے شہر کی ان سڑکوں پہ رات جوان تھی۔

www.novelsclubb.com

یہ اس شہر کا ریڈ لائٹ علاقہ نہیں بلکہ مشہور کاروباری مرکز ہے جہاں دن کی روشنی میں لاکھوں کروڑوں کا کاروبار ہوتا ہے۔ سڑک پہ ٹریفک جام اور سب وے اسٹیشن پہ لوگوں کا ہجوم ہوتا ہے۔ مگر رات کو اس سڑک پہ بنے چند مشہور کلبوں میں زندگی کی ایک اور جھلک دیکھنے کو ملتی ہے۔ اس مصنوعی دنیا میں برہنہ جسموں کی نمائش ہوتی ہے۔ عورتوں کی عصمت کا سودا ہوتا ہے۔ کلب رات دو بجے بند ہو جاتے ہیں اور جو کلب میں کسی کے ساتھ ہک نہیں کر پاتی ہیں وہ سڑک پہ جمع ہو جاتی ہیں اور پھر کم قیمت پہ رات گزارنے کے لئے تیار ہو جاتی ہیں۔ خالد بن ولید روڈ پہ بنے ان کلبوں کے باہر اسوقت بھی روشنیاں جھلملا رہی تھیں۔ نشے میں ڈولتے، ہوس میں ڈوبے لوگوں کی بھیڑ جمع تھی۔ سروس لین بھی اسی رش سے پر تھی۔ بہت سی افریقی، ایشیائی اور عرب لڑکیاں اپنی قسمت آزمانے یہاں کھڑی تھیں۔

www.novelsclubb.com

یہاں سب گاہک نہیں تھے چند مفت خور ایسے موقعوں کا مزا لینے بھی وہاں سے گزرتے ہوئے اپنی گاڑیوں کی رفتار آہستہ کر لیتے تھے۔ویسے تو یہ سب خلاف قانون ہے مگر پولیس اسوقت یہاں کم ہی پائی جاتی ہے اسکی بڑی وجہ یہ ہے کہ یہاں

پروفیشنل ہوکرز کی تعداد بہت کم ہے۔بلکہ یہ زیادہ تر وہ لڑکیاں ہیں جو دن میں چھوٹی موٹی نوکریاں کرتی ہیں اور رات میں یا ویک اینڈ پہ اچھے ٹائم پاس کی غرض سے اور کچھ اضافی پیسے کمانے کی لالچ میں یہاں موجود ہوتی ہیں۔دبئ سنگل کمیونٹی کے لئے مشہور بھی ہے اور بدنام بھی۔اپنی معمولی سی تنخواہ سے اپنے خواب پورے کرنا تو دور کی بات وہ اس ہائی لائف دبئ کو چھونے کا سوچ بھی نہیں سکتیں جو اس شہر کی سب سے بڑی کشش ہے۔ایسے میں اگر کلب میں لڑکیوں کی فری اینٹری اور فری ڈرنک کی آفر سے فائدہ اٹھایا جائے تو کیا برا ہے۔

www.novelsclubb.com

اسے اس شہر میں رہتے دو سال ہو چکے تھے اور اس ہوٹل کو وہ دن میں دو بار دیکھتی تھی۔ یہ پہلی بار تھا کہ وہ اس عالیشان عمارت کو اندر سے دیکھ رہی تھی۔ اسکی بلڈنگ باہر سے بھی قابل ستائش ہے لیکن اسے اندازہ نہیں تھا یہ اندر سے اتنا عالیشان ہوگا۔ بلاشبہ یہ آرکیٹیچر کا نادر نمونہ تھا۔ وہ عمارت جتنی شاندار باہر سے نظر آتی تھی اسکا انٹیریئر اس سے زیادہ مبہوت کر دینے والا تھا۔ لابی میں اسوقت کافی لوگ تھے جو اسے سرسری نگاہ سے دیکھ کر آگے چلے گئے۔ کلب میں داخل ہوتے وقت اسکا دل پتے کی طرح کانپ رہا تھا اگر اسوقت وہ مجبور نہ ہوتی تو کبھی اس جگہ قدم نہ دھرتی۔ قیمتی ٹائل فلور پہ دھیمے قدموں سے چلتی وہ اس ہوٹل سے ملحقہ کلب میں داخل ہوگئی تھی۔ اندر کا ماحول اسکی سوچ سے زیادہ Loud تھا۔ اسکی نظریں لوگوں کے ہجوم میں سحرش کا تعاقب کر رہی تھیں اور پھر وہ اسے ڈانس فلور پہ نظر آگئی تھی۔ اسے دیکھ کر وہ تیزی سے اسکی جانب بڑھی تھی۔ گھٹنے

www.novelsclubb.com

سے اونچا رائل بلیو سلیو لیس لباس اور چہرے پہ انتہائی ڈارک میک اپ لگائے سحرش پھولے ہوئے سانس کے ساتھ اسکی طرف آئی تھی۔

یہ کیا حلیہ بنا رکھا ہے۔اب اگر کلب آ ہی رہی تھی تو کچھ حالت بھی سنوار لیتی۔

اسے لے کر کلب سے باہر جاتے ہوئے سحرش نے تمسخر سے کہا۔

سیاہ ٹاپ اور بلیک جینز میں سر پر اسکارف اوڑھے وہ اس ماحول میں پوری طرح مس فٹ تھی۔

کیا خرابی ہے میرے حلیے میں سحرش؟ وہ اسکے مذاق اڑانے پہ کچھ شرمندہ ہو کر بولی تھی۔

سحرش اسکی کسی بھی بات کا جواب دیئے بغیر تیز قدم اٹھاتی چلتی جا رہی تھی۔

اسکا رخ ریسٹ رومز کی طرف تھا۔

اب چونکہ کچھ وقت تمھیں یہاں میرے ساتھ گزارنا ہے تو پلیز یہ اسکارف اتار دو۔اسکے سر سے اسکارف کھینچ کر اتارتے ہوئے اس نے کلپ میں جکڑے اسکے لمبے سیاہ بالوں کو کھول دیا تھا۔اپنے پرس سے ایک لپ اسٹک نکال کر اس نے زبردستی اس گہری سرخ لپ اسٹک سے اسکے ہونٹوں کو رنگ دیا تھا۔

میں نہیں کرتی میک اپ اور پلیز میرا اسکارف واپس کرو مجھے الجھن ہو رہی ہے۔ اسکی حرکتوں پہ اپ سیٹ ہوتی وہ اپنے بال باندھنے لگی تھی۔

دیکھو اگر تمھیں میرے ساتھ یہاں کچھ وقت رہنا ہے تو اپنا حلیہ میرے مطابق کرنا ہوگا،اب تمھاری بدولت میں اپنے فرینڈز کے سامنے شرمندہ نہیں ہو سکتی۔ اسکے دوٹوک لہجے پہ لب کاٹتے اس نے بالوں کو کھلا چھوڑ دیا۔

www.novelsclubb.com

جمی کب تک آئے گا؟ وہ واپس کلب کی طرف جاتے ہوئے اس سے پوچھ رہی تھی۔

بس آتا ہی ہوگا،ابھی اتنا وقت نہیں ہوا۔سحر ش نے لاپرواہی سے کہا

کچھ دیر باتیں کرنے کے بعد وہ اسے ایک بار اسٹول پہ بیٹھنے کا کہہ کر دوبارہ ڈانس فلور پہ چلی گئی تھی۔

بے دلی سے وہ کلب میں بیٹھی ہوئی تھی جہاں رات کے اس پہر میلے کا سماں تھا۔ تیز آواز میں کانوں کو چیرتا میوزک اور لوگوں کا ہجوم۔ اسے وہاں بہت گھٹن ہو رہی تھی۔ یہاں لیڈیز کی نہ صرف انٹری فری تھی بلکہ اندر انہیں ڈرنک بھی مفت سرو کیا جاتا تھا اور مردوں کو کافی مہنگی ادائیگی کرنا پڑتی تھی اسکی وجہ خالصتاً کاروباری تھی۔ لڑکیوں کے چکر میں زیادہ سے زیادہ مرد وہاں آتے تھے۔ مچھلی پکڑنے کے لئے جیسے bait (چارہ) کا استعمال کیا جاتا ہے ایسے ہی ان کلبوں میں عورت کا استعمال کیا جاتا ہے۔ وہ سہمی ہوئی الگ تھلگ سی بیٹھی تھی جب ویٹر اسکے پاس ڈرنک لے کر آئی لیکن اس نے انکار کر دیا تھا وہ کندھے اچکا کر حیرت سے وہاں سے چلی گئی تھی۔ وہاں اکثر لڑکیاں اپنے بوائے فرینڈز کے ساتھ تھیں۔ جو سنگل تھیں وہ اپنا پارٹنر تلاش کرنے میں مصروف تھیں۔ اس نے بہت سے مردوں کو

www.novelsclubb.com

دوسری عورتوں کو ڈانس کی پیشکش کرتے دیکھا وہ خاموشی سے اس انجان ماحول میں بیٹھی تھی۔اسے یہ سب دیکھ کر وحشت ہو رہی تھی وہ وہاں ان فٹ تھی۔اس شور

وغوغا سے اسکے اعصاب پہ دباؤ بڑھتا جارہا تھا۔بارہ بجے کے بعد میوزک کا موڈ Modeبدل جاتا ہے۔

اب نان اسٹاپ میوزک شروع ہو چکا تھا۔میوزک کا ٹیمپو بدلا تو لوگوں کا جوش و خروش بھی عروج پہ تھا۔ڈانس فلور پہ اسوقت طوفان بد تمیزی برپا تھا۔نشے میں مدہوش بے ہنگم ناچتے لوگوں سے اسے وحشت ہو رہی تھی۔میوزک کے شور سے اسکا دماغ پھٹ رہا تھا۔بہت دیر تک صبر سے وہ اس بے ہنگم اور بیہودہ شور کو برداشت کرتی رہی لیکن جب اسکا ضبط ختم ہو گیا تو وہ وہاں سے اٹھ کر ایک بار پھر سحرش کے پاس چلی گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

میں اگر مزید کچھ دیر یہاں بیٹھی تو پاگل ہو جاؤں گی۔اس نے چلاتے ہوئے سحرش سے کہا۔

میں چیک کرتی ہوں جمی اب تک کیوں نہیں آیا تم ایسا کرو اوپر روم میں چل کر بیٹھو تب تک میں جمی کا پتا کرتی ہوں۔کلب سے نکل کر سحرش اسے ہوٹل روم کی طرف لے آئی تھی۔ایک کمرے کے سامنے رک کر اس نے کارڈ سے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گئی۔کمرے میں اندھیرا تھا۔کارڈ کو اس نے دیوار پہ لگے سوئچ میں پھنسایا تو کمرہ روشن ہو گیا۔

تم یہاں آرام سے بیٹھو میں ابھی آتی ہوں۔سحرش اسے اس کمرے میں بٹھا کر واپس جا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

یہ کس کا کمرہ ہے سحرش؟وہ پوچھے بغیر نہیں رہ پائی تھی۔

میری فرینڈ کا کمرہ ہے،آج ہی بنکاک سے آئی ہے چند دن گھومنے پھرنے،پچھلی بار آئی تھی تو ہماری اچھی دوستی ہو گئی تھی۔وہ خود اس وقت نیچے کلب میں ہے تم بے فکر

ہو کر یہاں بیٹھو میں جمی کا پتا کرتی ہوں۔اسے مطمعن کرنے کے بعد سحرش اپنے فون پہ کوئی نمبر ملاتی کمرے سے نکل گئی تھی۔

وہ خاموشی سے صوفے پہ بیٹھ گئی۔ڈرتے ڈرتے اس نے ایک اچٹتی نگاہ کمرے پر ڈالی۔یہ کمرہ نہیں ایک سوئیٹ تھا۔جہازی سائز بیش قیمت بیڈ اور میچنگ کاؤچ، قیمتی لیمپ سے چھلکتی دودھیا لائٹ،وہاں منی بار بھی تھا۔

اچانک لاک کھلنے کی آواز پہ اس نے گردن گھما کر دروازے کی طرف دیکھا۔اسی لمحے کوئی دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تھا۔وہ بہت ہنڈسم اور خوش شکل تھا۔

اسکی عمر تیس اکتیس سال کے قریب تھی۔گندمی رنگت اور پر کشش ذہین آنکھیں اسکی شخصیت کو اور بھی متاثر کن بنا رہی تھیں۔اسکی شخصیت اتنی پر کشش تھی کہ اسے دیکھ کر کوئی بھی عشق میں گرفتار ہو سکتا تھا لیکن وہ اسے دیکھ کر بری طرح ڈر گئی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ہوٹل لابی سے پارکنگ ہال تک آتے شائد صدیاں بیت گئی تھیں۔قدم بوجھل تھے یا وقت تھم گیا تھا یہ راز وہ جان نہیں پایا تھا۔

آج کا پورا دن خوشگوار گزرا تھا اسلئے وہ بہترین موڈ میں تھا۔ صبح گیارہ بجے وہ لاہور آیا تھا اور پھر اس نے اپنی زندگی کی بیسٹ شاپنگ کی تھی اور آج ہی اس نے اپنے بزنس کی سب سے بڑی ڈیل سائن کی تھی۔

سردیوں کی پہلی بارش کے بعد اسکا موڈ اور بھی اچھا ہو گیا تھا۔ویسے بھی کچھ عرصے سے موسموں کا تغیر اسکے دل پہ اثر انداز ہونے لگا تھا۔اپنے امریکی دوست کو ساتھ لے کر وہ اس مقامی فائیو سٹار ہوٹل میں آیا تھا اور اب وہ دونوں ڈنر کے بعد بہت ہی اچھے موڈ میں ہوٹل سے باہر نکل رہے تھے کہ سامنے کے منظر نے اسکے تن بدن میں آگ لگا دی تھی۔

نہیں ــــــــ یہ نہیں ہو سکتا۔اس نے خود کلامی کی۔

Pardon-جانسن اسکی بات نہیں سمجھا تھا

اس نے چونک کر اپنے ساتھ کھڑے سفید فام کو دیکھا۔

مجھے لگتا ہے تمھاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے وقار۔اسکی اڑی ہوئی رنگت دیکھ کر کوئی بھی سمجھ سکتا تھا کہ وہ اسوقت اپ سیٹ ہے۔

I think so....

میں تم سے کل صبح ملوں گا۔رچرڈ جانسن کا قیام اسی ہوٹل میں تھا اسلئے اسے لابی سے رخصت کر کے وہ اب اپنی پارکنگ کی طرف جا رہا تھا جہاں اسکا ڈرائیور انتظار کر رہا تھا۔

اسکی آنکھوں کے سامنے وہ منظر ایک بار پھر ابھر آیا تھا۔ڈنر ٹائم کی وجہ سے ہوٹل میں معمول کا رش تھا۔وہ اوپر والی منزل پہ بنے ریسٹورنٹ سے نکلا تھا اسلئے شائد وہ اسے پہلے نہیں دیکھ پایا تھا۔یا پھر وہ ابھی کچھ دیر پہلے وہاں آئی تھی۔اسکی

تیاری ہمیشہ متاثر کن ہوتی تھی لیکن وہ آج غیر معمولی حسین لگ رہی تھی۔یوں تو اس پہ ہر رنگ جچتا تھا لیکن اس سفید لباس میں وہ کسی دیومالائی داستان کا حصہ لگ رہی تھی۔اسکی آنکھوں میں دمکتے جگنو دیکھ کر اسے اپنا دل ہاتھوں سے پھسلتا معلوم ہوتا تھا۔وہ جب بھی اس سے ملتا اسکے چہرے سے نظریں نہیں ہٹا پاتا تھا اور شائد آج بھی اسکے سامنے بیٹھا اعظم مسعود اس سے آنکھیں نہیں ہٹا پارہا تھا۔اسکا نازک ہاتھ تھامے وہ اسے ایک انگوٹھی پہنا رہا تھا اور وہ جانتا تھا اس میں جڑے پتھر ہیرے ہیں۔ایسی ہی ایک ہیروں جڑی انگوٹھی وقار نے بھی اسکے لئے خریدی تھی۔بے اختیار اسکا ہاتھ اپنے سیاہ ڈنر سوٹ کی دائیں جیب میں گیا تھا جس میں اسوقت بھی وہ مخمل کی ڈبیا رکھی تھی۔

تمھیں ایک خوشی کی خبر سنانی تھی بیٹا۔صابرہ بہت خوش لگ رہی تھیں۔

جلدی بتائیں امی مجھ سے انتظار نہیں ہو رہا ہے۔

آئمہ کا نام ایم بی اے کی میرٹ لسٹ میں آگیا ہے۔

سچ امی؟ وہ بے اختیار چیخی تو اسکی روم میٹ نے اسے غور سے دیکھا تھا۔ اسے معذرت خواہانہ نظروں سے دیکھتی وہ کمرے سے باہر نکل گئی تھی۔

اگلے ہفتے داخلہ فیس جمع کروانی ہے۔ تم تو جانتی ہو نہ روشنی تمھاری بہن کو اس یونیورسٹی میں داخلے کی کتنی خواہش تھی۔ اپنا نام میرٹ لسٹ میں دیکھ کر تو اسکے پاؤں زمین پہ نہیں ٹک رہے ہیں۔

ہاں امی اس نے محنت بھی تو بہت کی تھی اور پھر اسے پڑھائی کا شوق بھی ہے، آپ بس جلدی سے اسکا داخلہ یونیورسٹی میں کروادیں۔ وہ آئمہ کی کامیابی پہ بہت خوش تھی۔

اسکے ابو کی کتنی بڑی خواہش تھی کہ انکی دونوں بیٹیاں اعلیٰ تعلیم حاصل کریں لیکن انکی طویل بیماری اور پھر وفات کے بعد گھر کا سارا بوجھ کم عمری میں ہی اسکے کندھوں پہ آگیا تھا۔ صابرہ خود محض آٹھویں پاس تھیں اور زندگی میں برا وقت آنے پہ وہ اپنی بیٹیوں کے لئے کچھ نہیں کر پائی تھیں۔ وہ خود کو بہت بے بس

www.novelsclubb.com

محسوس کرتی تھیں۔انکے خاوند ایک معمولی تنخواہ دار ملازم تھے۔انکی وفات کے وقت روشنی ایف اے کر رہی تھی۔وہ تعلیم میں بہت اچھی نہیں تھی لیکن آگے پڑھنے کی خواہش رکھتی تھی۔گھر کے حالات کی وجہ سے وہ بی اے میں داخلہ نہیں لے سکی تھی کیونکہ اسے اپنی چھوٹی بہن اور بیوہ ماں کی ذمہ داری سنبھالنی تھی۔

اسکے والد کے ایک پرانے دوست کی وجہ سے اسے ایک پرائیوٹ کمپنی میں ٹیلیفون آپریٹر کی ملازمت مل گئی تھی۔اگر انوار انکل کا حوالہ نہ ہوتا تو اسے یہ نوکری کبھی نہ مل پاتی کیونکہ اس معمولی سی جاب کے لئے بھی اس سے زیادہ تعلیمی قابلیت رکھنے والے امیدواروں کی لمبی لائن تھی۔دو سال بعد اسکی تنخواہ آٹھ سے دس ہزار ہو گئی تھی جو انکی زندگی میں کوئی بڑا بدلاؤ نہیں لائی تھی مگر وہ مطمعن تھی کیونکہ اسکے گھر والے عزت کی زندگی گزار رہے تھے اور انہیں اپنے نام نہاد رشتے داروں کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلانا پڑتا تھا۔روکھی سوکھی کھا کر اور موٹا جھوٹا پہن کر بھی وہ اپنے رب کا شکر ادا کرتی تھی۔وہ جو کیڑے کو پتھر میں رزق دیتا تھا اس پروردگار

www.novelsclubb.com

نے اس دنیا میں انکے لئے رزق حلال اتارا تھا وہ اپنے رب کا جتنا بھی شکر ادا کرتی کم تھا۔ آئمہ انٹر کر چکی تھی جب روشنی کو کسی نے دبئی میں کنٹریکٹ پہ ہونے والی بھرتیوں کا بتایا۔ اس کمپنی کو ایک بہت بڑے گروپ کے دبئی میں واقع سپر اسٹوروں کے لئے سیلز گرل اور سیلز بوائے چاہئیے تھے۔ اسی طرز کے اسٹور اس کمپنی نے پاکستان میں بھی بنائے تھے۔ روشنی کو اس ملازمت میں دلچسپی محسوس ہوئی تھی۔ پچھلے دو سال میں اس کی شخصیت میں بہت اعتماد آ چکا تھا۔ مہینے کے دس ہزار روپے کوئی اتنی بڑی رقم نہیں تھی جس پہ تین لوگ اپنی تمام عمر کی پلاننگ کر لیتے اور پھر وہ نہیں چاہتی تھی کہ آئمہ اسکی طرح اپنی پڑھائی مکمل نہ کر پائے۔ اس نے اس ملازمت سے متعلق تمام ضروری معلومات حاصل کر لیں تھیں۔ ماہانہ تنخواہ کے ساتھ رہائش اور ٹرانسپورٹ بھی شامل تھی اور یہ ایک پر کشش پیکج تھا۔ یہ اسکی خوش قسمتی تھی کہ اسے یہ ملازمت مل گئی تھی۔ دو سال کے کنٹریکٹ پہ دو

www.novelsclubb.com

ہزار درہم ماہانہ تنخواہ اسکی زندگی کے کتنے مسائل حل کر سکتی تھی۔ویزہ، میڈیکل اور ٹریننگ کے ساتھ اگر وہ چاہتی تو یہ دو سال کا کنٹریکٹ ہو سکتا تھا۔

renew

صابرہ نے اسے منع کیا تھا وہ اسے پردیس نہیں بھیجنا چاہتی تھیں لیکن اس نے انہیں سمجھایا کہ دبئی کچھ معاملات میں لاہور سے زیادہ محفوظ شہر ہے۔

تم وہاں اکیلی کیسے رہو گی؟

میں اکیلی تھوڑی ہوں گی امی، میرے ساتھ اور بھی بہت سی لڑکیاں ہوں گی۔

لیکن روشنی______

www.novelsclubb.com

آپکو مجھ پر اعتبار کرنا ہو گا امی۔اور بادل نخواستہ صابرہ نے اسے دبئی جانے کی اجازت دے دی تھی۔

وہ دبئی آگئی تھی۔دوسال سے وہ انکے لئے مشقت کررہی تھی۔آئمہ کینیرڈ کالج سے بی اے کر چکی تھی اور اب ایم بی کرنے لگی تھی۔بلاشبہ وہ ایک برائٹ اسٹوڈنٹ تھی۔اسکے ہاتھ سے لگا ننھا سا پودا ایک مضبوط درخت بننے والا تھا۔کچھ عرصے میں وہ پھل دینے لگے گا۔بس دوسال اور——پھر آئمہ کا ایم بی اے ہو جائے گا تو وہ پاکستان واپس چلی جائے گی۔آئمہ کو تو پاکستان میں بھی بہت اچھی نوکری مل سکتی تھی اور ان دوسالوں میں اسکی امی نے بھی خوب بچت کرلی ہو گی۔وہ تو دس ہزار میں بھی گھر بہت اچھے سے چلایا کرتی تھیں۔اسوقت وہ تین لوگ تھے اور اب تو وہ ہر ماہ انہیں چالیس ہزار بھیجتی تھی۔صابرہ سے باتیں کرتے وہ آنے والے اچھے وقت کے خواب دیکھنے لگی تھی۔

www.novelsclubb.com

روشنی،آئمہ کے داخلہ کے لئے پچاس ہزار روپے بھیج دو بیٹا۔صابرہ کی آواز سن کر وہ اپنے خواب سے باہر آئی تھی۔

یہ کیا کہہ رہی ہیں امی آپ؟اسے لگا اس نے کچھ غلط سنا ہے۔

کیا ہو گیا ہے روشنی ابھی بتایا تو ہے تمھیں آئمہ کی داخلہ فیس اگلے ہفتے جمع کروانی ہیں، پھر اگلی فیس وہ کہہ رہی تھی چھ ماہ بعد جائے گی۔ صابرہ نے تفصیلاً بتایا۔

امی میرے پاس اتنے پیسے نہیں ہیں۔ میں تو اپنی تنخواہ کا بڑا حصہ آپکو بھیج دیتی ہوں۔ میرے پاس جتنے پیسے ہوتے ہیں ان میں پورا مہینہ کس مصیبت سے گزرتا ہے وہ میں جانتی ہوں۔

تمھارا وہاں خرچہ ہی کتنا ہوتا ہے روشنی؟ رہائش، ٹرانسپورٹ سب تو مفت میں ملتا ہے تمھیں۔ صابرہ نے منہ بنایا۔

دبئی بہت مہنگا شہر ہے امی، پانی بھی پیسوں سے خرید کے پینا پڑتا ہے۔ وہ دھیمی آواز میں بولی لیکن اس نے انہیں اس رہائش کا نہیں بتایا جو آٹھ بائے دس فٹ کا ایک کمرہ تھی اور جسے وہ پانچ لڑکیوں کے ساتھ شئیر کرتی تھی۔

تمھیں کیا لگتا ہے روشنی ہم تمھارے بھیجے ہوئے پیسوں سے عیش کر رہے ہیں۔ اس مہنگائی کے دور میں چالیس ہزار کی اوقات ہی کیا ہے۔ گھر کا کرایہ، آئمہ کے اور

میرے اخراجات کے بعد اگر کوئی مہمان آجائے تو ہزار پانچ سو تو ایسے ہی نکل جاتا ہے۔

وہ دس ہزار ماہانہ ملنے پہ دن میں دس بار شکر ادا کرنے والی اپنی ماں کے منہ سے یہ الفاظ سن کر حیران رہ گئی تھی۔

کون مہمان امی؟اسے مہمانوں کے نام پہ بھی شاک لگا تھا

کیا ہم لاوارث ہیں؟ تمھارے ابا کے اور میرے کتنے رشتے دار ہیں۔ باہر جا کر اپنوں کو بھول گئی ہو۔

امی آپ ان رشتے داروں کی بات کر رہی ہیں جو ابا کی موت کے بعد اسلیئے ہمارے گھر نہیں آتے تھے کہ کہیں ہم ان سے کوئی مدد نہ مانگ لیں۔

تم پیسے بھیج رہی ہو یا نہیں؟اس فون کا بھی بل آتا ہے جو تمھارے بھیجے چالیس ہزار میں سے ہی ادا کرنا ہوتا ہے۔ صابرہ نے طنز سے کہا۔

www.novelsclubb.com

امی میرے پاس اسوقت فقط اتنے پیسے ہیں کہ میں مہینے کے باقی دس دن دو ٹائم کھانا کھا سکوں۔ میں نے آج تک اپنی ضرورت کے لئے کسی کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلایا ہے اور یہاں سب میری طرح محنت مزدوری کر کے تھوڑی سی تنخواہ میں گزارہ کرتے ہیں۔ ایسے میں کسی سے ادھار مانگ کر میں نہ خود شرمندہ ہو سکتی ہوں اور نہ انہیں شرمندہ کر سکتی ہوں۔ پختہ اور دھیمے لہجے میں اس نے بات ختم کی اور کال ڈسکنیکٹ کر دی تھی۔ اپنے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی سے اس نے اپنی آنکھوں میں آئے آنسو صاف کئے اور کمرے میں آگئی۔ اندر اسوقت پانچ غیر ملکی لڑکیاں تھیں جن کے اپنے مسائل تھے۔ وہ انکے سامنے کیا آنسو بہاتی۔

موبائل فون ہاتھوں میں تھامے وہ پچھلے دو گھنٹے سے گم صم بیٹھی تھی۔ ذہن دو سال پرانی گلیوں میں بھٹک رہا تھا جب وہ پہلی بار دبئی آئی تھی۔ بظاہر بہت خود اعتماد اور نڈر دکھائی دینے والی روشنی نے جب پردیس میں پہلا قدم رکھا تو اسکا دل پتے کی طرح کانپ رہا تھا۔ صابرہ کو دیئے جانے والے سارے دلاسے وہ اسوقت بھول گئی

www.novelsclubb.com

تھی۔وسوسے اور خوف کا سانپ پھن اٹھائے اسے ڈرا رہا تھا لیکن اسکا اللہ پہ یقین اس سب پہ حاوی ہو گیا تھا۔اس نے اتنا بڑا قدم اپنی ماں اور بہن کی بہتر زندگی کے لئے اٹھایا تھا۔ائرپورٹ سے کمپنی کی بس اسے اور چند دوسرے ملازمین کو لے کر ایک گنجان علاقے میں داخل ہوئی تھی۔اسکے ساتھ زیادہ تعداد مردوں کی تھی اور انکے حلیئے اور گفتگو کے انداز سے اس نے یہی اندازہ لگایا کہ وہ سب مزدور طبقہ تھا۔سڑک کے دونوں طرف اونچی عالیشان سکائی اسکریپر عمارتیں سر اٹھائے کھڑی تھیں۔یہ ڈیرہ کا علاقہ تھا۔بس اب اندرونی سڑک سے ہوتی ہوئی ایک بلڈنگ کے سامنے رک گئی تھی۔دوسری عمارات کے برعکس یہ ایک پرانی تین منزلہ عمارت تھی۔اس بلڈنگ کی تیسری منزل پہ واقع ایک چھوٹے سے فلیٹ میں اسکا قیام تھا جس میں ایک بیڈروم اور ایک ہال تھا۔کچن اور لانڈری کا انتظام بھی تھا۔کمرے میں جابجا کھونٹیوں پہ زنانہ کپڑے لٹکے تھے اور بنک بیڈ رکھنے کے بعد یہاں چلنے پھرنے کی جگہ نہیں تھی۔اسکے علاوہ اس ایک کمرے میں مزید پانچ

www.novelsclubb.com

لڑکیاں رہتی تھیں اور باہر ہال میں بھی چھ لڑکیوں کا قیام تھا۔اسے بعد میں پتا چلا کہ اس قسم کی رہائش کو یہاں بیڈا سپیس کہتے ہیں۔

======

اسکے کمرے میں ایک انڈین، دو فلپائنی اور دو چینی نژاد لڑکیاں رہتی تھیں۔اس بلڈنگ اور اس سے ملحقہ بلڈنگوں میں ایسے بہت سے ورکر آباد تھے۔دبئ بہت بڑی تعداد میں ملٹی کلچر لوگوں کی آماجگاہ ہے یہاں اسے ہر موڑ پہ مختلف قومیتوں اور رنگ و نسل کے لوگوں کا ہجوم نظر آتا تھا۔اسکے برعکس وہ سب لڑکیاں بہت بولڈ اور پر اعتماد تھیں، وہ سب یہاں اس سے پہلے سے رہ رہی تھیں اور انکے پاس اپنے ملکوں سے زیادہ دبئ کی معلومات تھی۔شروع شروع میں اسے ان کے ساتھ ایڈجسٹ کرنے میں کچھ پریشانی ہوئی اور انکے رویوں سے وہ الجھن محسوس کرتی تھی لیکن آہستہ آہستہ اس نے خود کو وہاں کے ماحول میں ایڈجسٹ کر لیا تھا۔اس نے انکے طور طریقوں اور بول چال پہ کبھی اختلاف اور ناپسندیدگی کا اظہار نہیں کیا

www.novelsclubb.com

تھااور یہی ایک واحد طریقہ تھا جو کسی بھی ملٹی کلچر سوسائیٹی میں سیٹل ہونے کی پہلی اور آخری کنجی ہے۔وہ کام میں بے تحاشہ مصروف ہو گئی تھی۔ہفتہ میں ایک چھٹی ملتی اور وہ دن اسکا لانڈری اور اگلے ہفتے کی تیاری میں گزر جاتا۔اسی دن وہ تھوڑا بہت کھانا بھی بنالیتی تھی۔اسکی روم میٹس زیادہ تر ٹن فوڈ پہ انحصار کرتی تھیں جو اکثر سی فوڈ ہوتا تھا اور اسے اس کھانے سے گھن آتی تھی۔انڈین لڑکیاں کیرالا کی تھیں اور انہوں نے میس لگوایا ہوا تھا۔یہاں آکر اس نے سب سے پہلے اپنے لئے ایک موبائل فون خریدا تھا۔پاکستان میں موبائل فون کا استعمال اسٹیٹس ہوتا تھا لیک دبئی میں اسے پتا چلا کہ یہ اسکی ضرورت ہے۔یہاں معمولی سے معمولی مزدور کے پاس بھی اپنا موبائل فون تھا جو اسے اسکے وطن اور اپنوں سے جوڑے رکھنے کا واحد طریقہ تھا۔یہ عیاشی نہیں ضرورت تھی اور اسکی یہ ضرورت صرف دو سو درہم میں پوری ہو گئی تھی۔اگلے چند ماہ اس نے گھر آدھی تنخواہ بھجوائی تھی کیونکہ آدھے پیسوں سے اسکو وہ رقم واپس کرنی تھی جو کنٹریکٹ حاصل کرنے کے لئے

www.novelsclubb.com

اس نے اپنی سہیلی کے والد سے قرض لی تھی۔ یہاں اسے سپر مارکیٹ کے عملے کی طرح سیاہ پینٹ اور سفید شرٹ پہننی تھی، چند لڑکیاں اسکرٹ بھی پہنتی تھیں لیکن وہ تو خود کو پینٹ میں بھی بے آرام محسوس کرتی تھی

یہاں آکر اس نے دنیا کا جو روپ دیکھا اور جن مسائل کا وہ شکار رہی ان سب کا ذکر اس نے صابرہ سے نہیں کیا تھا۔ وہ انہیں تکلیف دینا نہیں چاہتی تھی۔ اس نے تو انہیں یہ بھی نہیں بتایا تھا کہ اسے کھٹملوں کے کاٹنے سے ایک بار کتنی بری الرجی ہو گئی تھی اور بخار میں بھی وہ کبھی چھٹی نہیں کر سکی تھی۔ اسکے لئے

یہ اتنے بڑے مسائل نہیں تھے۔ اس نے بہت کم عمری سے محنت کرنا شروع کی تھی اور جلد ہی اس ٹف روٹین کی عادی ہو گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

فون کی بیل بہت دیر سے بج رہی تھی۔ اس نے اسکرین پہ نظر دوڑائی تو پاکستان کا نمبر دیکھ کر جلدی سے فون ریسیو کیا۔ شائد امی کو اپنی زیادتی کا احساس ہو گیا تھا اسی

لئے وہ اسے دوبارہ کال کر رہی تھیں۔ ہتھیلی سے آنکھوں کی نمی صاف کرتے اس نے سوچا اور کال ریسیو کی۔

ہیلو آپی۔دوسری طرف آئمہ تھی۔

ہاں آئمہ کیسی ہو۔اس نے اپنی چھوٹی بہن کی آواز سن کر محبت سے کہا۔

اگر تم نے اگلے ہفتے تک میرے ایڈمیشن کے پیسے نہیں بھجوائے تو میں قسم کھا کر کہتی ہوں میں خودکشی کرلوں گی۔وہ چیختے ہوئے کہہ رہی تھی۔

تم ہوش میں تو ہو آئمہ ؟وہ آئمہ کی بات سُن کر بے تحاشہ پریشان ہو گئی تھی۔

میں اسوقت پورے ہوش وحواس میں ہوں۔جانتی ہوں کتنے احسان کئے ہیں تم نے مجھ پر لیکن اسوقت تم میرے پاؤں کے نیچے سے زمین نہیں کھینچ سکتی آپی۔

تمھیں اندازہ نہیں ہے میں نے اس یونیورسٹی میں داخلہ لینے کے لئے دن رات ایک کیا ہے اور اب جب میرا خواب پورا ہونے کا وقت آیا ہے تو تم خود کو مکھن میں

www.novelsclubb.com

سے بال کی طرح نہیں نکال سکتی ہو۔اگر تم نے یہی سب کرنا تھا تو پھر چند سال پہلے ہی کر لیتی۔اسوقت لوگوں کو اپنا بڑا پن دکھا کر عظمت کا میڈل گلے میں سجا لیا اور آج جب میرے مستقبل کی سمت کا تعین ہونے لگا ہے تو تم نے ہاتھ اٹھا لئے ہیں۔

آئمہ کی باتیں اسکے دل میں نشتر کی طرح لگی تھیں۔

لیکن آئمہ میرے پاس اسوقت اتنے پیسے نہیں ہیں۔میں تو۔۔۔۔آئمہ نے اسے مزید کچھ کہنے کا موقع نہیں دیا تھا۔

میں یہ سب نہیں جانتی۔مجھے اتنا پتا ہے اگر میری فیس ادا نہ ہوئی تو میرا سال ضائع ہو جائے گا اور میں یہ برداشت نہیں کر پاؤں گی۔اس ذلت اور رسوائی سے اچھا ہے میں اپنی جان دے دوں۔اسکے جواب کا انتظار کئے بغیر آئمہ نے کال ڈسکنیکٹ کر دی تھی۔

www.novelsclubb.com

اس نے شکست خوردگی سے فون اپنے سائیڈ پہ رکھا۔آنسوؤں سے اسکا چہرہ بھیگ چکا تھا۔کمرے میں اب کوئی نہیں تھا اسلئے وہ دل بھر کر رو سکتی تھی لیکن اچانک

باتھ روم کا دروازہ کھلا اور جینی باہر آئی۔اس نے سرخ رنگ کا انتہائی مختصر سلیو لیس لباس پہن رکھا تھا۔اسے یاد آیا آج ویک اینڈ نائٹ ہے۔شائد وہ کلب جانے کے لئے تیار ہو رہی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆

دیکھنا کیسے انتظام ہوتا ہے اب پیسوں کا۔فون رکھ کر آئمہ نے فاتحانہ نظروں سے صابرہ کی طرف دیکھا۔

آپی کے پاس سب پیسے ہوتے ہیں امی آپکو کیا لگتا ہے وہ اتنی اچھی ہیں کہ ساری تنخواہ ہمیں بھجوا کر اتنے سالوں سے خالی ہاتھ بیٹھی ہیں۔آپکو یاد نہیں جب ایک ماہ پہلے

انکی کوئی ملنے والی پاکستان چھٹیوں پہ آئی تھی تو کتنا سامان بھجوایا تھا انہوں نے۔ اسکے پیسے کہاں سے آئے تھے۔

میں بھی تو یہی حیران ہوں آخر دو سال میں اس نے کیا اتنی تھوڑی بچت بھی نہ کی ہو گی کہ بہن کے داخلے کے لئے چالیس پچاس ہزار ہی بھجوا دے۔ صابرہ نے منہ بنایا۔

آپکو تو بات کرنا ہی نہیں آتی دیکھنا اب دباؤ ڈالا ہے تو کیسے پیسے بھجوائیں گی۔ آئمہ نے فریج سے ڈبہ نکال کر جوس گلاس میں انڈیلا اور اپنے کمرے میں چلی گئی۔ چند سال پہلے انکے گھر کے حالات مختلف تھے، محدود آمدنی کی وجہ سے وہ غربت کی لکیر سے نیچے زندگی گزار رہے تھے لیکن اب حالات بدل چکے تھے اور انکے مزاج بھی۔ دو سال سے زیادہ ہو گیا تھا روشنی کو دبئی گئے ہوئے وہ انہیں باقاعدگی سے پیسے بھیج رہی تھی جو ان دونوں کی ضرورت سے بہت زیادہ تھے اور اس دوران اس

www.novelsclubb.com

نے کبھی ان سے کوئی حساب نہیں مانگا تھا۔ تو کیا یہ ضروری تھا وہ اپنی ضرورتوں کو آج بھی اتنا ہی محدود رکھتے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆
☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆
☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆
☆☆☆☆☆

کل رات سے وہ اپنے کمرے میں بند تھا۔ پچھلے کئی گھنٹوں میں اس نے بے تحاشہ سگریٹ پھونک ڈالی تھی۔ سگریٹ کے ادھ جلے ٹکڑے جا بجا کارپٹ پہ بکھرے ہوئے تھے۔ نیند سے اسکے پپوٹے بھاری ہو رہے تھے۔ اسکا ذہن ماؤف ہو چکا تھا۔ وہ سونا چاہتا تھا لیکن اسوقت صرف خود کو اذیئیت دے رہا تھا۔ یادیں کسی فلم کی ریل کی طرح ذہن کے پردے پہ چلتی جا رہی تھیں۔ وہ شائد اس دن پی سی کی لابی سے نکل رہا تھا جب اس نے پہلی بار اسکو دیکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

ٹرسٹ می روبی میں نے اس سے پہلے اتنا شاندار لائیو کانسرٹ نہیں دیکھا۔زندگی سے بھرپور شوخ اور چنچل آواز اسکے کانوں سے ٹکرائی۔

میں تو خود عاطف کو فل فارم میں دیکھ کر حیران رہ گئی ہوں۔دوسری لڑکی نے تبصرہ کیا۔

وہ دونوں شائد کوئی کانسرٹ دیکھ کر باہر نکلی تھیں۔اس نے گھڑی کو دیکھا جہاں اسوقت بارہ بج رہے تھے۔

عاطف کو اتنے قریب سے دیکھنا میرا کتنا بڑا خواب تھا۔مجھے تو اب تک یقین نہیں آرہا ہے۔

He was just stunning.-وہی شوخ آواز ایک بار پھر ابھری۔اس بار اس نے ذرا غور سے ان دونوں کو دیکھا۔

سفید لباس میں وہ کسی راج ہنس کی طرح حسین لگ رہی تھی۔اسکے خوبصورت کھلے بال اسکی شخصیت کو اور بھی دلکش بنا رہے تھے۔اسکی مغرور ناک اور کاجل سے لبریز آنکھیں دیکھ کر وہ نظر ہٹانا بھول گیا تھا۔

ڈرائیور کہاں رہ گیا ہے؟اس کے انداز میں بیزاری تھی۔

میں کال کر کے پتا کرتی ہوں۔دوسری لڑکی جس کا نام روبی تھا وہ اب اپنے موبائل سے کال ملا رہی تھی۔

ہیلو بشیر تم آئے نہیں اب تک ہم کب سے تمھارا انتظار کر رہے ہیں۔

اچھا۔۔۔کتنا وقت لگے گا۔

اوہو اسوقت تو کوئی ٹیکسی بھی نہیں ملے گی۔

چلو ہم یہیں انتظار کرتے ہیں تم جلدی آؤ۔

کیا ہوا؟اس نے تجسس سے پوچھا

www.novelsclubb.com

وہ کہہ رہا ہے گاڑی کا ٹائر پنکچر ہو گیا ہے اور اسکے پاس جیک نہیں ہے۔گھر جا رہا تھا کسی سے لفٹ لے کر آنے میں شائد گھنٹہ لگ جائے۔اسکے چہرے پہ پریشانی تھی۔

کیا میں آپکی کوئی مدد کر سکتا ہوں؟انکی گفتگو سن کر وہ آگے بڑھا تھا۔

مغرور ناک والی نے ناک سکوڑ کر اسے دیکھا۔

معاف کیجئیے گا میں آپکی گفتگو سن چکا ہوں اگر آپ چاہیں تو میں آپکو ڈراپ کر دیتا ہوں۔اس نے خوش اخلاقی سے آفر کی۔

یقین جانئیے میں ایک شریف آدمی ہوں اور ابھی ایک بزنس ڈنر سے فارغ ہوا ہوں۔یہ میرا کارڈ ہے۔اس نے انہیں مطمعن کرنے کی کوشش کی۔

وقار حسن۔روبی نے باآواز بلند پڑھا۔وہ ظالم حسینہ ابھی تک خاموش تھی۔

اگر آپ کوئی فیصلہ نہیں کر پا رہی ہیں تو میں چلتا ہوں۔اس نے گھڑی دیکھتے ہوئے قدم آگے بڑھایا۔

ہمیں شادمان جانا ہے۔روبی کی آواز پہ اس نے رک کر انہیں دیکھا۔دوسری لڑکی اسے گھور رہی تھی۔

روبی نے جلدی سے اسکا ہاتھ پکڑا اور ساتھ ہولی۔اس نے مسکراتے ہوئے اس سنگ مرمر کے صنم کو دیکھا جو ناراض ناراض سی روبی کے ساتھ چل پڑی تھی۔اپنی سیاہ مرسڈیز میں اس نے انہیں بحفاظت شادمان کی ایک کوٹھی کے باہر اتارا تھا۔ روبی نے اسکا شکریہ ادا کیا تھا اور پھر وہ دونوں اس گھر میں داخل ہو گئی تھیں۔

اگلی بار ان سے اسکی ملاقات جیل روڈ کے میکڈونلڈ میں ہوئی تھی جہاں وہ دونوں خوش گپیوں میں مصروف تھیں۔ارد گرد سے بے نیاز وہ اسوقت برگر انجوائے کر رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

ہیلو گرلز۔خوش اسلوبی سے کہتا وہ انکی ٹیبل کے پاس کھڑا تھا۔ان دونوں نے ہی اسے چونک کے دیکھا اور پھر روبی کے چہرے کی مسکراہٹ گہری ہو گئی تھی۔البتہ اسکے چہرے پہ آج بھی نو لفٹ کا بورڈ لگا تھا۔

آپ ہمیشہ اتنے غصے میں ہوتی ہیں یا مجھے دیکھ کر ایسی کیفیت بیدار ہو جاتی ہے۔

روبی کی آفر پہ وہ اب انکے ساتھ ہی ٹیبل پہ بیٹھ چکا تھا۔

میں اجنبیوں سے بے تکلف نہیں ہوتی۔اس نے ٹکا سا جواب دیا تھا۔

اجنبی پہلی ملاقات میں ہوتے ہیں اور ہم پہلے بھی مل چکے ہیں، لگتا ہے آپ کی یاداشت بہت بری ہے مس۔اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

مسٹر وقار حسن، آپکی مدد کے لئے روبی اس دن آپکا شکریہ ادا کر چکی ہے۔اس نے سنجیدگی سے کہا۔

لیکن مدد تو میں نے آپکی بھی کی تھی۔دوسری طرف ڈھٹائی کے تمام ریکارڈ ٹوٹ چکے تھے۔

www.novelsclubb.com

تو آپ چاہتے ہیں اس احسان کے لئے میں تا عمر آپکی مشکور رہوں اور جہاں بھی آپکو دیکھوں کورنش بجالاؤں۔وہ بگڑے ہوئے تیوروں سے بولی۔

اتنی حسین آواز اور اتنا رَوڈ انداز۔ وہ بھی اپنی قسم کا ایک ہی تھا۔

اس بار سامنے شکست کے آثار نمایاں تھے۔ سب لڑکیوں کی طرح تعریف بہر حال اسکی بھی کمزوری تھی۔

دن گزر رہے تھے اور ان دونوں کے درمیان فاصلے کم ہو رہے تھے۔ آنے والے دنوں میں انکی ملاقاتوں میں اضافہ ہو چکا تھا۔

وائیٹ کلر تم پہ بہت اچھا لگتا ہے۔ کاٹن نیٹ کے سفید لباس میں اسے دیکھ کر اس نے سراہا۔ جیسے چاندنی رات میں کوئی جھیل حسین لگتی ہے۔ تم سے ملنا میری زندگی کا سب سے حسین اتفاق ہے۔ ان چند ماہ میں تمھیں بہت چاہنے لگا ہوں۔ ارد گرد سے بے نیاز وہ اسے اپنی محبت کا یقین دلا رہا تھا۔ میں نے کبھی نہیں سوچا تھا میں زندگی میں کسی لڑکی سی سے ایسی جذباتی باتیں کروں گا لیکن میں خود پہ اپنا اختیار کھونے لگا ہوں۔ جب سے تمھیں دیکھا ہے تمھیں جانا ہے دل میرے بس میں نہیں رہا۔ وہ اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کہہ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

سوچا تو میں نے بھی نہیں تھا وقار کہ کوئی اتنی آسانی سے مجھے فتح کر لے گا۔ وہ ادا سے مسکرائی تھی۔

وہ بلا کی پر اعتماد تھی۔ ذہین اور دلکش۔ بولتی تو لگتا پھول جھڑ رہے ہوں اور چلتی تو زمانہ رک جاتا تھا۔ یا شائد وقار کے لئے وقت ٹھہر چکا تھا۔ وہ اسکے عشق میں پاگل ہو چکا تھا۔ وہ تھی بھی اتنی حسین اور متاثر کر دینے والی کہ اگر وہ شاعر ہوتا تو اس پہ دیوان لکھتا، مصور ہوتا تو مونالیزا تخلیق کرتا لیکن وہ تو آرکیٹیکٹ تھا اور اس جیتے جاگتے تاج محل کے لئے وہ پتھر کا شاہکار کیا بناتا۔ وہ دل و جان سے اس پر فدا تھا۔

=======

اس دن لانگ ڈرائیو پہ اسکا چاندی رنگ کا ہاتھ تھامے وہ بہت خوش تھا۔ شادی کرو گی مجھ سے؟

www.novelsclubb.com

ہمیں ملے دن ہی کتنے ہوئے ہیں ابھی تو ٹھیک سے ایک دوسرے کو جانتے بھی نہیں ہیں اور تم شادی تک پہنچ گئے ہو۔اس نے بے نیازی سے ناک سکیڑی۔اسکی عادت پہ وہ اور بھی وارفتہ نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

خیر اب اتنا تھوڑا وقت بھی نہیں ہوا ہمیں ملتے، مجھے تو لگتا ہے میں تمھیں برسوں سے جانتا ہوں۔اب تو دل کرتا ہے جلدی سے تم میری زندگی میں آجاؤ۔مجھ سے اب اور صبر نہیں ہوتا ہے۔

لیکن اتنی بھی کیا جلدی ہے؟ابھی میری اسٹڈیز مکمل نہیں ہوئی ہیں۔اور میں شادی کر کے اپنی تعلیم پہ کمپرومائز نہیں کروں گی۔

تمھیں ایسا کہہ بھی کون رہا ہے۔تم شادی کے بعد بھی اپنی تعلیم مکمل کر سکتی ہو۔

لیکن میں ابھی شادی نہیں کرنا چاہتی، ممی میری تعلیم کو لے کر بہت پوزیسسو ہیں۔شادی جیسی ذمہ داری اور پڑھائی میں اکھٹے مینج نہیں کر سکتی۔ابھی تو میں لائف کو

www.novelsclubb.com

انجوائے کرنا چاہتی ہوں۔دھیرے سے اپنا ہاتھ نکال کر وہ صاف گوئی سے بولی تھی۔

شادی نہ سہی منگنی تو کر سکتے ہیں۔وقار نے تجویز دی۔

اسکے بارے میں سوچا جا سکتا ہے۔اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔

اسکی سالگرہ پہ وقار نے اسے سیاہ شیفون کا قیمتی لباس تحفے میں دیا تھا۔اسکی خواہش کے مطابق وہ ڈریس اس نے اسکے ساتھ ڈنر پہ آتے ہوئے پہنا تھا۔سیاہ مخمل کی ڈبیہ میں بند ایک قیمتی بریسلٹ اسکو دیتے ہوئے اس نے محبت سے اپنے سامنے بیٹھے اس ساقی کو دیکھا جو بن پلائے مدہوش کر دینے کی صلاحیت رکھتی تھی۔

انکی ملاقاتوں کا سلسلہ بڑھتا جا رہا تھا وقار کے دل میں اسکی محبت اور بھی گہری ہوتی جا رہی تھی۔محبت چیز ہی ایسی ہے یہ آکٹوپس کی طرح وجود کو جکڑ کر بے بس کر دیتی ہے پھر اسکے شکنجے سے نکلنا آسان نہیں ہوتا۔

تم نے اپنی والدہ کو میرے بارے میں بتایا؟ وہ فون پر اسے پوچھ رہا تھا۔

ممی ابھی لندن گئی ہوئی ہیں۔انکی کزن کی بیٹی کی شادی ہے ایک مہینہ تو لگ ہی جائے گا۔آئیں گی تو انہیں تمھارے بارے میں بتاؤں گی۔

اور یہ ایک مہینہ ممی کی بیٹی کیا کرے گی؟

بیٹی کو پڑھنا ہے۔ایگزامز سر پہ ہیں۔

تھوڑا وقت اس خاکسار کے لئے بھی نکال لو کتنے دن سے تمھیں دیکھا نہیں ہے ایسا کرتے ہیں آج لنچ پہ ملتے ہیں۔

بہت مصروف ہوں جناب آپکو ملاقات کے لئے اپائنٹمنٹ لینا ہو گی۔

www.novelsclubb.com

محبت کرنے والوں کے صبر کو ایسے نہیں آزماتے۔وہ گہری سانس لے کر بولا تھا۔

اب تم ٹھنڈی آہیں بھرو گے تو ملنے آنا ہی پڑے گا۔اور وہ اس سے ملنے چلی آئی تھی۔

وہ بہت زیادہ نہیں ملتے تھے لیکن ہمیشہ رابطے میں رہتے تھے۔وہ آجکل بہت خوش رہنے لگا تھااور اسکی خوشی اسوقت دوبالا ہو گئی تھی جب اس نے وقار کو یہ بتایا کہ وہ اپنی والدہ سے اسکے بارے میں بات کر چکی ہے اور جلد ہی وہ دونوں منگنی کر لیں گے۔وہ انکی اکلوتی بیٹی ہے اور انہیں اسکی خوشی ہر حال میں عزیز ہے۔

اگلے چند دن میں اسکی مصروفیت بہت بڑھ گئی تھی۔اسے دبئی جانا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اسکا موبائل کافی دیر سے بج رہا تھا۔عائشہ کی کال دیکھ کر اس نے مسکراتے ہوئے کال اٹینڈ کی۔

آپی کیسی ہیں آپ؟وہ اسکی بڑی بہن تھی جو شادی کے بعد کنیڈا میں مقیم تھی۔اسکی شادی انکے ماموں کے بیٹے خرم سے ہوئی تھی،وقار اور عائشہ کے والدین کا چند سال پہلے ایک ٹریفک حادثے میں انتقال ہو چکا تھا۔وہ وقار سے آٹھ سال بڑی تھی وہ ہمیشہ سے اس سے بہت اٹیچ تھا۔انکے والد حسن منیر کا تعلق سینٹرل

پنجاب کے ایک جاگیر دار گھرانے سے تھا۔بہت تعلیم یافتہ ہونے کے باوجود انکا خاندان بڑا اقدامت پسند اور روائیتی تھا۔خاندانی اقدار اور حسب نسب کی آج بھی وہ مذہب کی طرح پیروی کرتے تھے۔انکی ذاتی کنسٹرکشن کمپنی تھی۔وقار کی ابتدائی تعلیم کانوینٹ کی تھی وہ بیس سال کا تھا جب انکے والدین کی وفات ہوگئ ان دنوں وقار امریکہ میں تھا۔حسن منیر کی وفات کے بعد وقار عائشہ کے اور بھی قریب آگیا تھا۔اس نے اسٹینفورڈ یونیورسٹی کیلی فورنیا سے اسٹرکچرل انجینئیرنگ میں پوسٹ گریجویشن کیا تھا۔اپنی تعلیم ختم کرکے چند سال پہلے وقار پاکستان آگیا تھا اور اب اپنے والد کی کنسٹرکشن کمپنی کو دوبارہ اسٹیبلش کر رہا تھا۔دونوں بہن بھائی ایک دوسرے سے بہت محبت کرتے تھے اور عائشہ کی تو جیسے اس میں جان تھی۔سال میں ایک بار وہ وقار سے ملنے ضرور آتی تھی اور وقار خود تو اسکے پاس کسی بھی بزنس ٹور میں کینیڈا کا اضافہ کرکے چکر لگا ہی آتا تھا۔

www.novelsclubb.com

میں نے کنزیٰ سے تمھارا رشتہ طے کر دیا ہے۔رسمی سلام دعا کے بعد وہ اسے زبیر ماموں کی بڑی بیٹی سے اسکا رشتہ طے ہونے کے متعلق بتا رہی تھیں۔

یہ کیا کہہ رہی ہیں آپی آپ نے مجھ سے پوچھا تک نہیں۔وہ انکی بات سن کے حیران رہ گیا تھا۔

لیکن تم نے خود ہی تو کہا تھا کہ تم میری پسند سے شادی کرنا چاہتے ہو اس نے اسے چند ماہ پہلے کی بات کا حوالہ دیا۔ویسے بھی زبیر ماموں سے اس رشتے کی بات ممی ڈیڈی کی زندگی میں ہی ہو گئی تھی۔اور یہ تو ایک رسمی سی کاروائی ہے۔

پھر بھی آپکو ایک بار مجھ سے تو پوچھنا چاہیئے تھا یہ میری زندگی کا سوال ہے۔

ہم تو دو ماہ بعد تم دونوں کی شادی پلان کر رہے ہیں۔وہ قدرے خائف تھی۔وقار نے کبھی اسکی بات کو رد نہیں کیا تھا۔زندگی میں پہلی بار وہ اس سے اس لہجے میں بات کر رہا تھا۔وہ اس کے رویے سے نالاں تھیں۔

تو آپ انکو منع کر دیں کیونکہ میں کنزیٰ سے شادی نہیں کر سکتا۔

لیکن کیوں؟ آخر کیا برائی ہے کنزیٰ میں؟

آپی کوئی برائی نہیں ہے بلکہ وہ تو بہت اچھی اور سمجھدار لڑکی ہے لیکن میں اس سے شادی نہیں کر سکتا۔

کیا تمھیں اس بات کی بھی پرواہ نہیں کہ تمھارے اس فیصلے سے میری ذاتی زندگی پہ کیا اثر پڑے گا میرے سسرال میں میری کتنی آکورڈ پوزیشن ہو جائے گی اور پھر یہ ہمارے بڑوں کا فیصلہ ہے۔

آپی وہ ہمارے ماموں کی فیملی ہے اور میری کنزیٰ کے ساتھ شادی سے آپکی ذاتی زندگی کا کیا تعلق؟ وہ لوگ آپ کو اس طرح استعمال نہیں کر سکتے ہیں۔

ماموں کی فیملی تھی لیکن اب وہ میرے سسرال والے ہیں اور تم اگر بڑوں کا طے کیا ہوا یہ رشتہ ختم کرو گے تو اسکے نتائج مجھے بھی تو بھگتنے ہوں گے۔

میری اس سے کوئی انڈرسٹنڈگ نہیں ہے میں ایسی زندگی کا تصور بھی نہیں کر سکتا جہاں صرف بزرگوں کو خوش کرنے کے لئے اپنی ساری زندگی ایک ایسے انسان کے ساتھ گزاردوں جس کی میرے ساتھ ہم آہنگی ہی نہ ہو۔ یہ کوئی دسویں صدی نہیں ہے۔

تو میری شادی بھی تو ممی ڈیڈی اور ماموں نے ہی طے کی تھی، کیا میری خرم کے ساتھ انڈرسٹینڈ نگ نہیں ہے۔ کیا ہم ایک اچھی زندگی نہیں گزار رہے ہیں؟ تم نے سوچا ہے تمھارے اسطرح اس رشتے کو ختم کرنے سے خرم اور میریے درمیان کتنا سٹریس آجائے گا۔

آپ ابھی خود ہی مجھے اپنی خرم بھائی کے ساتھ انڈرسٹینڈ نگ کے متعلق بتارہی تھیں اگر آپ دونوں کے درمیان انڈرسٹینڈ نگ ہے تو پھر تو انہیں آپکے ساتھ اس موضوع پہ بات کرنی ہی نہیں چاہیئے۔

تم اتنے خود غرض کب سے ہو گئے وقار؟

www.novelsclubb.com

میں اپنی زندگی اگر اپنے طریقے سے گزارنا چاہوں تو کیا یہ خود غرضی ہے؟ وہ جانتا تھا اسکا رویہ عائشہ کو دکھی کر رہا ہے۔اس نے آج تک اسکی کسی بات سے انکار نہیں کیا تھا لیکن وہ کسی صورت اسکی بات نہیں مان سکتا تھا۔اسکی پریشانی میں اضافہ ہو گیا تھا۔

اگر آج ممی ڈیڈی زندہ ہوتے تو تم کبھی مجھ سے اس لہجے میں بات نہ کرتے اپنے سسرال والوں کے سامنے کتنے فخر سے میں نے تمھاری اور کنزیٰ کی شادی کے حوالے سے بات کی ہے اور اب میں کتنا شرمندہ ہوں گی ان سب کے سامنے۔وہ اسے اب ایموشنلی بلیک میل کر رہی تھی وقار جانتا تھا وہ کچھ معاملات میں بہت روائیتی

www.novelsclubb.com

عورت ہے۔وہ وقار کی زندگی میں بہت اہم تھی اور وہ جانتا تھا کسی نہ کسی طرح وہ وقار کو اس شادی کے لئے قائل کر لے گی۔

لیکن میں شادی کر چکا ہوں۔ وقار کے پاس جھوٹ بولنے کے سوا دوسری کوئی آپشن نہیں تھی۔ اس جھوٹ کی صورت میں کم سے کم وہ اس متوقع شادی سے بچ گیا تھا۔ حالانکہ اسے اندازہ تھا کہ اس بات کو سن کر عائشہ کو شدید دکھ پہنچا ہوگا لیکن یہ سب وقتی ہوگا اور جب وہ اپنی محبت سے اسے ملوائے گا تو وہ بھی اسکی پسند کی داد دے گی۔ وہ اس سے اتنی محبت کرتی ہے کہ اسے معاف کر دے گی۔ وہ دل کے ہاتھوں مجبور تھا اور دل کے فیصلے دماغ پہ حاوی ہوتے ہیں۔

یہ تم کیا کہہ رہے ہو؟ تم نے شادی کر لی ہے اور مجھے بتایا تک نہیں۔

میں آپکو بتانے والا تھا بس حالات ہی کچھ ایسے ہوئے کہ مجھے شادی کرنی پڑ گئی۔ وہ جھوٹ پہ جھوٹ بول رہا تھا۔ وہ جانتا تھا اس بات کے بعد کنزیٰ والا چیپٹر کلوز ہو جائے گا۔ وہ ٹھیک سوچ رہا تھا، عائشہ نے اسوقت غصے سے فون بند کر دیا تھا۔ لیکن اب وہ اپنی چند دن پہلے کہی بات پہ بری طرح پچھتا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

ماضی سے نکل کر وہ حال میں لوٹ آیا تھا۔اسکا فون بہت دیر سے بج رہا تھا۔بے دلی سے اس نے ہاتھ بڑھا کر فون اٹینڈ کیا۔آفس سے بار بار کال آ رہی تھی۔

سر آپکی کل دوپہر کی سیٹ کنفرم کرا دی ہے۔اسکی سیکریٹری اسے اطلاع دے رہی تھی۔

کہاں کی سیٹ۔اس نے غائب دماغی سے کہا۔اور پھر اسے یاد آیا کے اسے کل دبئی جانا تھا۔اسکے سارے حسیات لوٹ آئے تھے۔

مجھے ساری ڈیٹیلز ای میل کر دو میں آج اور کل آفس نہیں آؤں گا۔اس نے کال کاٹ دی تھی۔وہ نہیں جانتا تھا وہ صحیح معنوں میں کس بات سے اپ سیٹ ہے۔کل رات اسے مقامی ایم۔این۔اے کے اوباش بیٹے اعظم مسعود کے ساتھ دیکھ کر یا پھر اپنی بہن سے بولے اس جھوٹ کی وجہ سے۔

پچھلے ایک ماہ سے ان دونوں کی ملاقات نہیں ہوئی تھی کیونکہ وہ دبئی میں تھا اور اگر پاکستان آتا بھی تو اسکی مصروفیت عروج پہ ہوتی۔لیکن فون پہ کئی بار بات ہو چکی

تھی اور کل اس سے مل کر وہ اسے زندگی کا بہترین تحفہ دینا چاہتا تھا۔عائشہ سے اس

نے جو کچھ کہا وہ اسے پہلے ہی بتا چکا تھا اور اب بیش قیمت ہیرے کی

انگوٹھی دے کر وہ اسے باقاعدہ پرپوز کرنے کا اردہ رکھتا تھا جو اس نے کل ہی

خریدی تھی۔اگلے چند دن میں وہ دونوں شادی کر لیں گے اور پھر وہ عائشہ کو بھی

منا لے گا۔وہ آفس سے رچرڈ کے ساتھ نکلا تھا اور ڈنر کے لئے اسے اواری لے آیا

تھا،یہیں رچرڈ کا قیام بھی تھا لیکن جو کچھ اس نے دیکھا اس نے صحیح معنوں میں اسکے

پیروں کے نیچے سے زمین نکال دی تھی۔وہ جو پچھلے ایک سال سے اس حسن کی

دیوی کے عشق میں دیوانہ ہوا پھر رہا تھا۔اپنی بہن سے اتنا بڑا جھوٹ بول کر اس نے

اسکا دل دکھایا تھا اور اسوقت وہ جیب میں منگنی کی انگوٹھی ڈالے اس سے اگلے چند

دن میں شادی کے پروگرام بنا رہا تھا وہ اس کی آنکھوں کے سامنے احسان مسعود

کے بدماغ اور کرپٹ بیٹے اعظم مسعود کے ساتھ بیٹھی تھی۔اسسٹنٹ کمشنر اعظم

مسعود کو وہ بہت اچھی طرح جانتا تھا اسکی پوسٹنگ آجکل وقار کے آبائی علاقے میں

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تھی اور چند بار اس سے ملاقات بھی ہو چکی تھی۔ صرف اتنا ہی نہیں وہ یہ بھی جانتا تھا کہ اعظم کتنا بڑا فلرٹ ہے اور اسکے چند معاشقوں کی خبر تو وقار کو بھی تھی۔

اعظم کے ساتھ بیٹھے اسکی آنکھوں میں وہی چمک اور وارفتگی تھی جو کبھی وہ اپنے لئے دیکھتا تھا۔ اسکا نازک ہاتھ اسوقت اعظم کے ہاتھ میں تھا اور وہ اسے بہت محبت سے ایک بیش قیمت انگوٹھی پہنا رہا تھا۔ یہ لمس کبھی وقار کا نصیب تھا۔ اس سے پہلے کوئی رات وقار پہ اتنی بھاری نہیں گزری

=====

اس نے کئی بار ثمینہ کے پرانے نمبر پہ رابطہ کرنے کی کوشش کی تھی اس امید کے ساتھ کہ شائد وہ اس بار بھی اسکی کچھ مالی مدد کر دے حالانکہ وہ جانتی تھی کہ اسکے لئے اس بار رقم کی ادائیگی آسان نہیں ہو گی لیکن پھر بھی وہ اوور ٹائم کر کے اسکو روپے واپس کر دیتی لیکن اس کی بات نہ ہو سکی تھی۔ اور پھر اچانک اسے سحر ش کا

خیال آیا۔اس نے جلدی سے اپنا موبائل فون اٹھایا اور اسکے نمبر پہ کال ملانے گئی۔

تیسری بیل پہ اسکی کال اٹھالی گئی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

صبح کے دس بج چکے تھے،اسکا سفری بیگ تیار تھا اپنی گھڑی پہ ایک اچٹتی نگاہ ڈال کر اس نے ملازم کو بلایا تھا۔ بزنس لاؤنج میں وہ کافی بیزار بیٹھا تھا۔اگر کل کی میٹنگ ضروری نہ ہوتی تو وہ اس سفر کو کینسل کر چکا ہوتا۔کئی ماہ کی انتھک محنت کے بعد وہ لاسٹ منٹ پہ اس پروجیکٹ کو گنوا نہیں سکتا تھا۔فلائٹ کی اناؤنسمنٹ ہو رہی تھی۔اپنا بیگ اٹھائے اب وہ ایروبرج کی طرف جا رہا تھا۔وہ ذہنی طور پہ کافی ڈسٹرب تھا۔اپنی ذاتی زندگی کے کو وہ کسطرح کرے۔کیا وہ عائشہ کو بتادے کہ اس نے اس سے جھوٹ کہا تھا۔کم سے کم سچ بول کر وہ اپنی بہن کی ناراضگی ختم کر سکتا تھا جس نے پچھلے پورے ایک ہفتے سے اس سے کوئی رابطہ نہیں کیا تھا۔لیکن اگر عائشہ آپی نے یہ سب جان کر اسے کنزیٰ سے شادی کرنے کی بات دوبارہ شروع کر

www.novelsclubb.com

دی پھر وہ کیا کرے گا؟ان حالات میں وہ شادی کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔شائدا سے کچھ وقت خاموشی سے گزارنا چاہئیے۔دبئ سے واپسی پہ وہ خود جا کر عائشہ کو سب کچھ بتادے گا اور اس سے ریکوئسٹ کرے گا کہ وہ اسے شادی کے لئے فی الحال فورس مت کرے۔تمام راستہ وہ یہی سوچتا رہا تھا۔ائرپورٹ سے اس نے ہمیشہ کی طرح گاڑی پک کی اور اب اسکا رخ ہوٹل حیات گیلیریا کی طرف تھا۔دبئ اسکے لئے اجنبی شہر نہ تھا بلکہ شائد یہ اسکے لئے سیکنڈ ہوم کی حیثیت رکھتا تھا۔ہوٹل تک پہنچتے اسے آدھا گھنٹہ لگا تھا جو ٹریفک جام کی بدولت تھا ورنہ وہ محض دس منٹ کا راستہ تھا۔صبح اور شام کے اوقات میں دبئ کی سڑکوں پہ بدترین ٹریفک جام ہوتا ہے۔کچھ دیر پہلے اس نے ہوٹل میں چیک ان کیا تھا اور اب وہ صرف سونا چاہتا تھا اپنی کرنٹ مینٹل کنڈیشن میں

www.novelsclubb.com

وہ کل صبح کی میٹنگ اٹینڈ نہیں کر سکتا تھا، وہ میٹنگ اسکے لئے بہت اہم تھی اور کل اسکی زندگی کا سب سے اہم دن تھا۔ پچھلا پورا مہینہ اسکا شدید مصروفیت میں گزرا تھا۔

Haywood Construction کمپنی دبئی میں ایک مال کی تعمیر شروع کر رہی تھی۔ رچرڈ جانسن اس کمپنی کا جنرل مینیجر اور وقار کا یونیورسٹی فیلو تھا۔ دونوں کے درمیان کافی گہری دوستی تھی، وقار نے چند سال پہلے اپنے والد کا بزنس ری اسٹیبلش کیا تھا اور اسکے پاس اسوقت پاکستان میں بہت سارے اہم پروجیکٹس تھے۔ کنسٹرکشن مارکیٹ میں وقار کے پاؤں جم چکے تھے لیکن اسے اپنے کاروبار کو انٹرنیشنل لیول پہ لانے کے لئے ایک بڑے بریک کی ضرورت تھی انہی دنوں رچرڈ نے اسے دبئی میں بننے والے ایک نئے شاپنگ مال کے متعلق بتایا جس کے لئے اسکی کمپنی نے اپنا انٹرسٹ شو کیا تھا۔ دبئی میں تیزی سے بڑھتے ترقیاتی کاموں اور جدید نوعیت کی ہائی رائز بلڈنگوں نے پوری دنیا کو اپنی طرف متوجہ کیا تھا۔ رچرڈ

www.novelsclubb.com

کی بدولت وقار اس کمپنی کے ساتھ (مشترکہ کاروبار) کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔اس ایک مال کے بعد اگلے تمام پروجیکٹس میں ان دونوں کو مل کر کام کرنا تھا۔ لیگل معاملات طے پا چکے تھے اور وقار اپنی کمپنی دبئی میں شروع کر چکا تھا۔مال کے نقشے اپرو وہو چکے تھے اور کل باقاعدہ دونوں کمپنیوں کے ہیڈ کو لوکل اتھارٹیز کے ساتھ فائینل ڈیڈ سائن کرنی تھی۔دو دن پہلے اسی سلسے میں رچرڈ پاکستان آیا ہوا تھا کیونکہ وہ اس پروجیکٹ کا کنسٹرکشن ہیڈ تھا اور آج وقار دبئی پہنچ گیا تھا جہاں کل شیخ زائد روڈ پہ بنے انکے دفتر میں وہ معاہدہ دستخط ہونا تھا۔کپڑے بدل کر وہ سونے کے لئے لیٹ گیا تھا جب اسکے فون پہ عائشہ کی کال آئی۔

Joint venture

www.novelsclubb.com

تم نے مجھے بہت ہرٹ کیا ہے وکی۔رسمی سلام دعا کے بعد وہ اب اسے کہہ رہی تھی۔

آپی میں شرمندہ ہوں۔وہ مزید کچھ نہیں کہہ پایا تھا۔

تم جانتے ہوں میں نے تمھیں بھائی نہیں بیٹا سمجھا ہے، ممی ڈیڈی کی وفات کے بعد میں یہ اپنا حق سمجھتی تھی کہ تمھاری شادی میں خود کرتی لیکن تم نے مجھ سے یہ حق چھین کر ثابت کر دیا ہے کہ تمھاری نظر میں میری کوئی اہمیت نہیں ہے۔وہ بہت اپ سیٹ تھی۔

آپی پلیز ایسے مت کہیں۔آپ میرے لئے کیا اہمیت رکھتی ہیں یہ آپ بھی جانتی ہیں میں آپکو تکلیف پہنچانے کا تو سوچ بھی نہیں سکتا۔اور مجھے آپکو کچھ بتانا تھا۔۔۔۔وہ اسکی آواز سن کر مزید ڈسٹرب ہو گیا تھا اور اس سے کہنے ہی والا تھا کہ اس نے سب کچھ جھوٹ کہا ہے لیکن اس سے پہلے عائشہ نے اسکی بات کاٹ دی۔

چھوڑوں یہ سب باتیں۔میں نے تمھیں یہ بتانے کے لئے فون کیا ہے کہ مجھے تم سے کوئی گلہ شکوہ نہیں ہے۔میری زبیر ماموں اور خرم سے بات ہو گئی ہے اور ان کا بھی یہی کہنا ہے کہ ہمیں تمھاری خوشی میں خوش ہونا چاہیئے اور پھر شائد اسی میں اللہ کی بہتری ہو۔زبردستی کے رشتے دیرپا نہیں ہوتے ہیں۔حالانکہ کنزیٰ بہت

اپ سیٹ ہے لیکن میں نے اس سے بھی معافی مانگ لی ہے۔بس اب میں جلد سے جلد پاکستان آکر تمھاری بیوی سے ملنا چاہتی ہوں۔اس مہینے کے آخر میں میرا ارادہ ہے پاکستان آنے کا سحر اور اسامہ کا ونٹر بریک بھی شروع ہونے والا ہے اور پھر تمھارا ولیمہ بھی کرلیں گے۔اس نے اپنے دونوں بچوں کے نام لئے۔وہ اسکی بات سن کر سر پکڑ کر بیٹھ گیا تھا۔چند دن پہلے یہ اسکی دلی خواہش تھی کہ عائشہ اسکو سمجھے اور اسے معاف کردے وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ عائشہ اس سے ناراض رہ ہی نہیں سکتی اور وہ جلد اسے فون کرے گی اسی لئے اس نے فوری شادی کا فیصلہ کیا تھا۔ لیکن اب حالات بدل چکے تھے اس کا جھوٹ بری طرح اسکے گلے پڑ گیا تھا۔اسکو اپنی شادی کی جھوٹی خبر سنا کر دو دن بعد اس نے اپنی بات کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ایک قیمتی انگوٹھی بھی خریدی تھی۔وہ اسکی والدہ سے مل کر انہیں اس رشتے کے لئے راضی کرلے گا اور پھر جلد ہی اس سے شادی کرلے گا۔سب پلاننگ کرکے وہ خود کو بہت ہلکا پھلکا محسوس کررہا تھا لیکن یہاں تو بازی ہی پلٹ گئی

www.novelsclubb.com

تھی۔عائشہ اسے معاف کر کے اسکی وہ شادی قبول کر چکی تھی جو ابھی ہوئی نہیں تھی اور اب وہ اسکی اس بیوی سے ملنے آ رہی تھی جس کا وجود بھی نہیں تھا۔وہ سر پکڑ کر نہ بیٹھتا تو اور کیا کرتا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ہیلو سحرش میں روشنی بول رہی ہوں۔فون پہ اسکی آواز سن کر وہ فورا بولی تھی۔

روشنی۔۔۔۔۔۔۔ارے ہاں روشنی بولو سب ٹھیک تو ہے؟مجھے تو یقین نہیں آ رہا کہ تم نے مجھے کال کیا ہے۔سحرش کی آواز میں حیرت اور بے یقینی کا ملا جلا تاثر تھا۔

سحرش روشنی کے ساتھ اسی سپر مارکیٹ میں کام کرتی تھی،اسکا تعلق بھی پاکستان سے تھا اور وہ روشنی سے سنئیر تھی۔روشنی کی اس کے ساتھ معمول کی بات چیت تو تھی لیکن دوستی ہر گز نہیں تھی اور اسکی بنیادی وجہ اسکا وہی لائف

www.novelsclubb.com

اسٹائل تھا جو جینی اور لنڈا کا تھا۔ روشنی کو وہ ان دونوں سے زیادہ بری لگتی تھی اور اسکا برملا اظہار وہ کئی بار باتوں باتوں میں کر چکی تھی۔ جینی اور لنڈا کو نہ مذہب روکتا تھا نہ تہذیب لیکن سحرش اس حدود سے مستثنیٰ نہیں تھی۔ وہ چاہ کر بھی سحرش سے اپنی ناپسندیدگی چھپا نہیں پائی تھی اور اس دن کے بعد تو اسکی فیلنگز کھل کر اسے سامنے آگئی تھیں جب روشنی نے سحرش کے ڈنر کی آفر کو یہ کہہ کر ٹھکرا دیا تھا کہ وہ حرام مال سے خریدا ہوا کھانا نہیں کھا سکتی۔ سحرش سے اسکا سامنا لگ بھگ روز ہی ہوتا تھا اور ایک پیشہ ورانہ تعلق سے بڑھ کر ان دونوں کے درمیان کبھی بات چیت نہیں ہوئی تھی۔ وہ اس سے بھی اتنا ہی فارمل رہتی تھی جتنا اپنی غیر ملکی روم میٹس کے ساتھ ہوتی تھی۔

www.novelsclubb.com

سحرش میں اسوقت بہت پریشانی میں ہوں اور مجھے تمھاری مدد کی ضرورت ہے۔

دھیمی آواز میں اس نے کہا۔

یہ تو میری خوش نصیبی ہے جو روشنی نے مجھے اس قابل سمجھا کہ میں اسکی کوئی مدد کر سکوں۔اسکے لہجے کی کاٹ کو نظر انداز کرتے روشنی نے اپنا مدعا بیان کیا۔

سحرش مجھے پچاس ہزار روپے کی اشد ضرورت ہے اور صرف تم ہی ہو جو اسوقت میری مدد کر سکتی ہو۔اس کی بے بسی پہ ایک قہقہہ لگاتے سحرش نے اسکی شرمندگی میں مزید اضافہ کر دیا تھا۔

ڈیئر روشنی، تم مجھے اپنا دوست سمجھو یا نہ سمجھو لیکن میں نے ہمیشہ تمھیں اپنا دوست ہی سمجھا ہے اور مجھے بہت خوشی ہو گی تمھاری مدد کر کے، کم سے کم تم نے میرے حرام کے پیسے کو نہ استعمال کرنے کی اپنی قسم کو تو توڑا۔وہ جتاتے ہوئے بولی۔

www.novelsclubb.com

سحرش یہ میری بہن کی زندگی کا سوال ہے۔اسکے داخلے کے لئے مجھے اسے پچاس ہزار بھجوانے ہیں اگر میں نے جلد سے جلد اس رقم کا بندوبست نہیں کیا تو وہ خودکشی

کر لے گی۔ میں وعدہ کرتی ہوں جلد سے جلد تمھارے پیسے واپس کر دوں گی۔اس نے التجائیہ کہا۔

واپسی کی کون بات کر رہا ہے سوئیٹ، لیکن مسئلہ یہ ہے کہ اسوقت میرے پاس تمھیں دینے کے لئے اتنے پیسے نہیں ہیں——تم ایسا کیوں نہیں کرتی آج رات کو کلب آجاؤ، جمی کی طرف میرا کچھ حساب نکلتا ہے اس سے پیسے لے کر میں تمھیں دے دوں گی اور کل صبح تم اپنی بہن کو وہ پیسے ٹرانسفر کر دینا۔اس نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

لیکن اسکے لئے مجھے کلب آنے کی کیا ضرورت ہے، میں تم سے کل پیسے لے لوں گی۔روشنی نے قدرے تامل سے کہا۔

میں تو آج مڈ نائیٹ کے بعد فرینڈز کے ساتھ فجیرا چلی جاؤں گی میرا یہ پورا ویک آف ہے تو اسی لئے سوچا کچھ دن آرام کر آؤں۔اگر تم کلب نہیں آنا چاہتی تو پھر

www.novelsclubb.com

پیسے اگلے ہفتے لے لینا۔ ہم لوگ تو کلب سے ہی آگے چلے جائیں گے۔ اس نے لاپرواہی سے کہا۔

نہیں، نہیں ــــــــ میں کلب آ جاؤں گی۔

loud

وہ رات دس بجے کے قریب وہاں پہنچی تھی۔ اسے اس شہر میں رہتے دو سال ہو چکے تھے اور اس ہوٹل کو وہ دن میں دو بار دیکھتی تھی۔ یہ پہلی بار تھا کہ وہ اس عالیشان عمارت کو اندر سے دیکھ رہی تھی۔ اسکی بلڈنگ باہر سے بھی قابل ستائش ہے لیکن اسے اندازہ نہیں تھا یہ اندر سے اتنا عالیشان ہو گا۔ بلاشبہ یہ آرکیٹیچر کا نادر نمونہ تھا۔ وہ عمارت جتنی شاندار باہر سے نظر آتی تھی اسکا انٹیریئر اس سے زیادہ مبہوت کر دینے والا تھا۔ لابی میں اسوقت کافی لوگ تھے جو اسے سرسری نگاہ سے دیکھ کر آگے چلے گئے۔ کلب میں داخل ہوتے وقت اسکا دل پتے کی طرح کانپ رہا تھا اگر اسوقت وہ مجبور نہ ہوتی تو کبھی اس جگہ قدم نہ دھرتی۔ قیمتی ٹائل فلور پہ

www.novelsclubb.com

دھیمے قدموں سے چلتی وہ اس ہوٹل سے ملحقہ کلب میں داخل ہو گئی تھی۔اندر کا ماحول اسکی سوچ سے زیادہ تھا۔

اسکی نظریں لوگوں کے ہجوم میں سحرش کا تعاقب کر رہی تھیں اور پھر وہ اسے ڈانس فلور پہ نظر آگئی تھی۔اسے دیکھ کر وہ تیزی سے اسکی طرف بڑھی تھی۔گھٹنے سے اونچا رائل بلیو سلیو لیس لباس اور چہرے پہ انتہائی ڈارک میک اپ لگائے وہ پھولے ہوئے سانس کے ساتھ اسکی طرف آئی تھی۔

یہ کیا حلیہ بنا رکھا ہے۔اب اگر کلب آ ہی رہی تھی تو کچھ حالت بھی سنوار لیتی۔ اسے لے کر کلب سے باہر جاتے ہوئے سحرش نے تمسخر سے کہا۔

سیاہ ٹاپ اور بلیک جینز میں سر پر اسکارف اوڑھے وہ اس ماحول میں پوری طرح مس فٹ تھی۔

کیا خرابی ہے میرے حلیے میں سحرش؟ وہ اسکے مذاق اڑانے پہ کچھ شرمندہ ہو کر بولی تھی۔

سحرش اسکی کسی بھی بات کا جواب دیئے بغیر تیز قدم اٹھاتی چلتی جا رہی تھی۔اسکا رخ ریسٹ رومز کی طرف تھا۔

اب چونکہ کچھ وقت تمھیں یہاں میرے ساتھ گزارنا ہے تو پلیز یہ اسکارف اتار دو۔اسکے سر سے اسکارف کھینچ کر اتارتے ہوئے اس نے کلپ میں جکڑے اسکے لمبے سیاہ بالوں کو کھول دیا تھا۔اپنے پرس سے ایک لپ اسٹک نکال کر اس نے زبردستی وہ گہری سرخ لپ اسٹک سے اسکے ہونٹوں کو رنگ دیا تھا۔

میں نہیں کرتی میک اپ اور پلیز میرا اسکارف واپس کرو مجھے الجھن ہو رہی ہے۔ اسکی حرکتوں پہ اپ سیٹ ہوتی وہ اپنے بال باندھنے لگی تھی۔

دیکھو اگر تمھیں میرے ساتھ یہاں کچھ وقت رہنا ہے تو اپنا حلیہ میرے مطابق کرنا ہوگا،اب تمھاری بدولت میں اپنے فرینڈز کے سامنے شرمندہ نہیں ہو سکتی۔

اسکے دو ٹوک لہجے پہ لب کاٹتے اس نے بالوں کو کھلا چھوڑ دیا۔

جمی کب تک آئے گا؟ وہ واپس کلب کی طرف جاتے ہوئے اس سے پوچھ رہی تھی۔

بس آتا ہی ہو گا، ابھی اتنا وقت نہیں ہوا۔ سحر ش نے لاپرواہی سے کہا

کچھ دیر باتیں کرنے کے بعد وہ اسے ایک بار اسٹول پہ بیٹھنے کا کہہ کر دوبارہ ڈانس فلور پہ چلی گئی تھی۔

بے دلی سے وہ کلب میں بیٹھی ہوئی تھی جہاں رات کے اس پہر میلے کا سماں تھا۔ تیز آواز میں کانوں کو چیرتا میوزک اور لوگوں کا ہجوم۔ اسے وہاں بہت گھٹن ہو رہی تھی۔ یہاں لیڈیز کی نہ صرف انٹری فری تھی بلکہ اندر انہیں ڈرنک بھی مفت سرو کیا جاتا تھا اور مردوں کو کافی مہنگی ادائیگی کرنا پڑتی تھی اسکی وجہ خالصتا کاروباری تھی۔ لڑکیوں کے چکر میں زیادہ سے زیادہ مرد وہاں آتے تھے۔ مچھلی پکڑنے کے لئے جیسے بیٹ کا استعمال کیا جاتا ہے ایسے ہی ان کلبوں میں عورت کا استعمال کیا جاتا ہے۔ وہ سہمی ہوئی ایک الگ تھلگ سی بیٹھی تھی جب ویٹر اسکے پاس ڈرنک لے

کر آئی لیکن اس نے انکار کر دیا تھا وہ کندھے اچکا کر حیرت سے وہاں سے چلی گئی تھی۔وہاں اکثر لڑکیاں اپنے بوائے فرینڈز کے ساتھ تھیں۔جو سنگل تھیں وہ اپنا پارٹنر تلاش کرنے میں مصروف تھیں۔اس نے بہت سے مردوں کو دوسری عورتوں

کو ڈانس کی پیشکش کرتے دیکھا وہ خاموشی سے اس انجان ماحول میں بیٹھی تھی۔ اسے یہ سب دیکھ کر وحشت ہو رہی تھی وہ وہاں ان فٹ تھی۔اس شور و غوغا سے اسکے اعصاب پہ دباؤ بڑھتا جا رہا تھا۔بارہ بجے کے بعد میوزک کا موڈ بدل جاتا ہے۔

)Mode)

اب نان اسٹاپ میوزک شروع ہو چکا تھا۔میوزک کا ٹیمپو بدلا تو لوگوں کا جوش و خروش بھی عروج پہ تھا۔ڈانس فلور پہ اسوقت طوفان بدتمیزی برپا تھا۔نشے میں مدہوش بے ہنگم ناچتے لوگوں سے اسے وحشت ہو رہی تھی۔میوزک کے شور سے اسکا دماغ پھٹ رہا تھا۔بہت دیر تک صبر سے وہ اس بے ہنگم اور بیہودہ شور کو

برداشت کرتی رہی لیکن جب اسکا ضبط ختم ہو گیا تو وہ وہاں سے اٹھ کر ایک بار پھر سحرش کے پاس چلی گئی تھی۔

میں اگر مزید کچھ دیر یہاں بیٹھی تو پاگل ہو جاؤں گی۔اس نے چلاتے ہوئے سحرش سے کہا۔

میں چیک کرتی ہوں جمی اب تک کیوں نہیں آیا تم ایسا کرو اوپر روم میں چل کر بیٹھو تب تک میں جمی کا پتا کرتی ہوں۔کلب سے نکل کر سحرش اسے ہوٹل روم کی طرف لے آئی تھی۔ایک کمرے کے آگے رک کر اس نے کارڈ سے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گئی۔کمرے میں اندھیرا تھا۔کارڈ کو اس نے دیوار پہ لگے سوئچ میں پھنسایا تو کمرہ روشن ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

تم یہاں آرام سے بیٹھو میں ابھی آتی ہوں۔سحرش اسے اس کمرے میں بٹھا کر واپس چلی گئی تھی۔

یہ کس کا کمرہ ہے سحرش؟وہ پوچھے بغیر نہیں رہ پائی تھی۔

میری فرینڈ کا کمرہ ہے، آج ہی بنکاک سے آئی ہے چند دن گھومنے پھرنے، پچھلی بار آئی تھی تو ہماری اچھی دوستی ہو گئی تھی۔ وہ خود اسوقت نیچے کلب میں ہے تم بے فکر ہو کر یہاں بیٹھو میں جمی کا پتا کرتی ہوں۔ اسے مطمعن کرنے کے بعد سحر ش اپنے فون پہ کوئی نمبر ملاتی کمرے سے نکل گئی تھی۔

وہ خاموشی سے صوفے پہ بیٹھ گئی۔ ڈرتے ڈرتے اس نے ایک اچٹتی نگاہ کمرے پر ڈالی۔ یہ کمرہ نہیں ایک سوئیٹ تھا۔ جہازی سائز بیش قیمت بیڈ اور میچنگ کاؤچ، قیمتی لیمپ سے چھلکتی دودھیا لائٹ، وہاں منی بار بھی تھا۔

اچانک لاک کھلنے کی آواز پہ اس نے گردن گھما کر دروازے کی طرف دیکھا۔ اسی لمحے کوئی دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تھا۔ وہ بہت ہنڈسم اور خوش شکل تھا۔ اسکی عمر تیس اکتیس سال کے قریب تھی۔ گندمی رنگت اور پر کشش ذہین آنکھیں اسکی شخصیت کو اور بھی متاثر کن بنا رہی تھیں۔ اسکی شخصیت اتنی متاثر کن تھی کہ اسکو

www.novelsclubb.com

دیکھ کر کوئی بھی اسکے عشق میں گرفتار ہو سکتا تھا لیکن وہ اسے دیکھ کر بری طرح ڈر گئی تھی۔

کون ہیں آپ اور اسوقت یہاں کیا کر رہے ہیں؟ اسے دیکھتے ساتھ وہ اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔ روشنی کی بات پہ کسی قسم کاری ایکٹ کئے بغیر وہ بہت اعتماد کے ساتھ کمرے کا دروازہ بند کرتا اسکے سامنے بیڈ پہ جا کر بیٹھ گیا تھا۔

بیٹھ جاؤ! شائستہ اور دھیمے لہجے میں کہتا وہ مسلسل اسکی طرف دیکھ رہا تھا۔ خوف سے کانپتے وہ واپس اسی صوفہ پہ بیٹھ گئی تھی۔ سینٹرل اے سی کمرے میں بھی اسے پسینہ آرہا تھا۔

آپ کون ہیں اور یہاں کیا کر رہے ہیں۔ روشنی نے خود پہ قابو پاتے اس سے پوچھا۔

میرا نام وقار حسن ہے اور میں ایک آرکیٹیکٹ ہوں۔ کیا اتنا تعارف کافی ہے؟ اس لہجے میں کچھ تھا جو روشنی سمجھ نہیں پائی۔

www.novelsclubb.com

ویسے یہ کمرہ میں نے بک کیا تھا۔وہ مزید بولا۔

لیکن سحرش تو کہہ رہی تھی یہ کمرہ اسکی دوست کا ہے۔اپنے خشک ہونٹوں پہ زبان پھیرتے اس نے ہمت کر کے کہا۔

اس لڑکی نے مجھ سے ایک ہزار درہم کمیشن لیا ہے تمھیں یہاں پہنچانے کے لئے کیا یہ بات تم نہیں جانتی؟اسکی بات پہ حیران ہو کر وہ اسے بتا رہا تھا۔

کون لڑکی؟۔۔۔۔سحرش؟وہ ایسا کیسے کر سکتی ہے میرے ساتھ۔اسے شاک لگا تھا۔

اس نے مجھے کہا تھا کہ وہ رات گزارنے کے لئے مجھے ایک لڑکی فراہم کر سکتی ہے اور بدلے میں اسے کم سے کم ایک ہزار کمیشن چاہیئے۔وہ اسے تفصیلا بتا رہا تھا۔

میں جسم فروش نہیں ہوں۔روشنی ہذیانی کیفیت میں چلائی تھی۔

دیکھو اگر تمھیں کچھ زیادہ رقم چاہیئے تو میں تمھیں زیادہ بھی دینے کو تیار ہوں۔وہ شائستہ اور مہذب لہجے میں بولا تھا۔

I am not a prostitute, I don't need your money, please let me go......

(میں جسم فروش نہیں ہوں اور مجھے آپکے روپوں کی ضرورت نہیں ہے، پلیز مجھے جانے دیں۔۔۔)

وہ لڑکی کہہ رہی تھی تمھیں پیسوں کی ضرورت ہے، کیا میں جان سکتا ہوں تمھیں ایسی کیا مجبوری ہے۔ اسکے نرم لہجے میں پوچھے گئے سوال پہ بہت دیر کے رکے آنسو بہہ نکلے تھے۔ وہ اسکے سامنے بیٹھی پھوٹ پھوٹ کے رو رہی تھی۔ وقار اسے کافی دیر تک اپنے سامنے روتے دیکھتا رہا۔ پھر بیڈروم فریج سے پانی کی بوتل نکال کر اسے پانی دیا جو وہ ایک ہی گھونٹ میں پی گئی تھی۔ پیاس سے اسکے حلق میں کانٹے چبھ رہے تھے۔ بے دردی سے لبوں کو کاٹتے ہوئے اس نے کہنا شروع کیا، اسکے ہونٹوں پہ جمی سرخ لپ اسٹک کی تہہ میں دڑاڑیں پڑ چکی تھیں۔

www.novelsclubb.com

مجھے اسوقت پچاس ہزار روپے کی اشد ضرورت ہے۔اپنی بہن کے داخلے کے لئے مجھے پاکستان پیسے بھجوانے ہیں۔اگر میں نے ایسا نہ کیا تو میری بہن اپنی جان دے دے گی۔اور پھر مختصر لفظوں میں اس نے وقار کو اپنی کہانی سنا دی تھی۔

ساری بات سننے کے بعد اس نے ایک گہری سانس لی۔

Exploit

تمھیں نہیں لگتا تمھارے گھر والے تمھارے ساتھ زیادتی کر رہے ہیں۔پچھلے کئی سالوں سے ایک لڑکی ہو کر تم انہیں سپورٹ کر رہی ہو انکی ضرورتوں کے لئے دن رات خود کو ہلکان کر رہی ہو اور وہ تمھیں (استحصال) کر رہے ہیں۔تمھاری والدہ کا فرض بنتا تھا کہ وہ تمھاری مجبوری کو سمجھتیں اور تمھاری بہن کو سمجھاتیں الٹا وہ اسکی بیو قوفی کا ساتھ دے رہی ہیں۔وقار اسکی بات سن کر غیر جانبدار تبصرہ کر رہا تھا۔

میری بہن بہت ضدی ہے ہم سب اس سے بہت پیار کرتے ہیں اور اسے پڑھنے کا بھی بہت شوق ہے۔میں تو انٹر کے بعد آگے پڑھ نہیں پائی لیکن اس نے دن رات

www.novelsclubb.com

محنت کی ہے۔ایم بی اے کرنا اسکا خواب ہے بس اسی لئے وہ اس طرح ری ایکٹ کر رہی ہے۔

Materialist

تم فضول انکی سائیڈ لے رہی ہو حالانکہ مجھے تو وہ لوگ بہت (مادہ پرست) لگے ہیں۔

تم کہہ رہی ہو تم پہلے بھی اپنی تمام آمدنی انہیں بھجوا دیتی ہو، فیس تو ہر چھ ماہ بعد ادا کرنی ہو گی اگلے دو سال تم مزید پیسے کہاں سے لاؤ گی ؟

میں اوور ٹائم کروں گی۔چھ ماہ میں میرے پاس اتنے پیسے باآسانی ہو جائیں گے کہ میں اپنی بہن کی فیس دے پاؤں۔

پھر تو وہ یہ سمیسٹر ڈارپ کر سکتی تھی۔

اس طرح اسکا سال ضائع ہو جاتا۔

یہ اتنا بڑا مسئلہ تو نہیں تھا خیر میں تمھیں پچاس ہزار روپے دینے کو تیار ہوں۔

آپ پچاس ہزار تو کیا پچاس لاکھ بھی دیں تو میں آپ کے ساتھ یہاں رات نہیں گزار سکتی۔

میرا تمھارے ساتھ رات گزارنے کا ارادہ بھی نہیں ہے۔اسکی بات سن کر روشنی نے شرمندگی سے سر جھکا لیا تھا۔اس نے اگلی بات نرمی سے کہی۔

میں تمھیں یہ پیسے ادھار دے رہا ہوں۔جب ہوں مجھے واپس کر دینا۔

لیکن میں کیسے آپ سے ادھار لے لوں میں تو آپکی جانتی بھی نہیں ہوں اور اگر واپس نہ لوٹا پائی۔

تو مت واپس کرنا۔میں شکائیت نہیں کروں گا۔

www.novelsclubb.com

یہ بہت بڑی رقم ہے۔آپکی مہربانی ہے کہ آپ نے میری بات سنی اور مجھے گناہ میں ملوث نہیں کیا آپکا مجھ پر احسان ہے لیکن میں آپ سے مالی معاونت نہیں چاہتی ہوں۔

میں نے تمھیں یہاں کسی گناہ کے ارادے سے بلایا بھی نہیں تھا روشنی، میرے اپنے چند مسائل ہیں جو میری زندگی کو بری طرح الجھا رہے ہیں۔میں عورتوں کی عزت کا خریدار نہیں ہوں بلکہ ایک شریف انسان ہوں، اس کمرے میں کسی لڑکی کو بلانے کا مقصد عیاشی نہیں بلکہ مجبوری سے جڑا ہے۔اگر تم چاہو تو میری مدد کر کے مجھے اس پریشانی سے نکال سکتی ہو۔وہ بہت الجھا ہوا لگ رہا تھا۔

آپکو ایسی کیا پریشانی ہے۔روشنی کو اب اس شخص سے خوف نہیں آرہا تھا۔وہ اس لمحے اسے بہت مایوس اور بکھرا ہوا لگا تھا۔

www.novelsclubb.com

میں نے اپنی بہن سے جھوٹ بولا تھا کہ میں شادی کر چکا ہوں اور اس ماہ کے آخر میں وہ اپنے بچوں کے ساتھ میری بیوی سے ملنے آرہی ہے۔

آپ نے ان سے یہ جھوٹ کیوں بولا؟

بس سچویشن ہی کچھ ایسی ہو گئی تھی۔

تو اب آپ ان کو سچ بتا دیں۔

یہ سب اتنا آسان نہیں ہے۔

اگر تم چاہو تو میری ایک مدد کر سکتی ہو۔ تمھیں میرے ساتھ میرے گھر چند دن میری بیوی بن کے رہنا ہو گا۔

جی ــــــــ یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ؟

تمھیں پاکستان میں میری بہن کے سامنے میری بیوی بننے کا ڈرامہ کرنا ہو گا۔ میں ایک شریف آدمی ہوں اور تم وہاں اتنی ہی محفوظ رہو گی جتنی اسوقت میرے ساتھ ہو۔ میں اسوقت ایک مشکل میں پھنس گیا ہوں اور میری مدد کر کے تم مجھے

www.novelsclubb.com

اس مشکل سے نکال سکتی ہو۔وہ کبھی پندرہ بیس دن سے زیادہ نہیں رکتی وہ جیسے ہی جائے تم واپس آجانا۔ تمھیں آنے جانے کا ٹکٹ بھی میں ہی دوں گا۔

لیکن اس کے بعد آپ ان سے کیا کہیں گے وہ پوچھیں گی نہیں آپکی بیوی کہاں گئی۔

کچھ عرصے بعد کہہ دوں گا رشتہ ختم ہو گیا۔ لیکن فی الوقت میں اسے کچھ نہیں بتا سکتا مجھے اپنے اس جھوٹ کو نبھانا ہی پڑے گا۔ کیا تم میری مدد کرو گی؟

وہ اسکی بات کسی صورت نہیں مان سکتی تھی۔یہ بندہ جو ابھی کچھ دیر پہلے اسکا خریدار ہونے کا دعویٰ کر رہا تھا اچانک اسے اپنے گھر میں بیوی بنا کر رکھنے کی بات کر رہا ہے۔اسے خاموش دیکھ کر وقار جیسے اسکی دلی کیفیت سمجھ چکا تھا۔

میں تمھیں مجبور نہیں کروں گا،اگر تمھارا دل نہیں مانتا تو اس بات کو جانے دو اور یہ پیسے رکھ لو۔میں جانتا ہوں تمھیں پیسوں کی ضرورت ہے،جب ہوں واپس کر دینا۔اس نے زبردستی اسے پیسے پکڑاتے ہوئے کہا۔

آپ مجھ پہ اتنی بڑی رقم کا اعتبار کر رہے ہیں۔ اگر میں بھاگ گئی تو۔ اس نے حیرت سے کہا۔

تھوڑے سے پیسے ضائع ہو جائیں گے کیا فرق پڑتا ہے یہ تو چند نوٹ ہیں یہاں تو لوگ جذبوں کا خون کر ڈالتے ہیں۔ اس نے سوچتے ہوئے کہا۔

تم اس بارے میں مت سوچوں میں بندہ بندہ دیکھ کے بات کرتا ہوں اور پھر یہاں میرے بہت سے لوگ ہیں تم بھاگ گئی تو میرے لئے تمھیں لوکیٹ کرنا اتنا بڑا مسئلہ نہیں ہے۔ بہت پر سکون انداز میں وہ اب مسکراتے ہوئے اسے بتا رہا تھا۔

میری ایک ماہ کی چھٹی باقی ہے امی نے منع کر دیا تھا کہ خواہ مخواہ خرچہ ہو جائے گا اس لئے پاکستان نہیں جا سکی میں اگر اپلائے کروں تو ایک ہفتے تک مجھے چھٹی مل جائے گی۔ اس کی زبان سے بے اختیار نکلا تھا۔ یہ شخص اسکا محسن تھا، اسے نہ جانتے ہوئے بھی اس کی مدد کر رہا تھا اور پھر وہ کہہ رہا ہے وہ یہ سب اپنی بہن کی وجہ سے کر رہا ہے۔ اسے وقار کی مدد کرنی چاہیئے۔ اس نے ایکدم فیصلہ کیا تھا۔

ٹھیک ہے پھر میں تمھیں ٹریول کی ڈیٹ کچھ دن میں کنفرم کردوں گا۔ میرا آدمی یہاں تمھارے سفر کا انتظام کردے گا۔ روشنی کی بات سن کر اسے حیرت ہوئی تھی لیکن خود پہ قابو پاتے اس نے دھیمی آواز میں کہا۔

چلو میں تمھیں گھر چھوڑ آؤں۔ وہ بیڈ سے اٹھ کر دروازے کی طرف جارہا تھا۔

نہیں میں خود چلی جاؤں گی۔ روشنی نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

رات کافی ہوچکی ہے۔ میں چھوڑ آتا ہوں۔ پختہ لہجے میں کہتا وہ بغور اسکی طرف دیکھ رہا تھا۔ وہ مزید کچھ نہیں کہہ پائی۔

سنو! وہاں سامنے واش روم ہے۔ منہ دھو آؤ۔ اشارے سے کہتا وہ خود کمرے سے باہر جارہا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ سر ہلاتی ہوئی واش روم میں چلی گئی۔ کئی گھنٹوں بعد اس نے اپنا چہرہ شیشے میں دیکھا تھا۔ خوبصورت تو وہ خیر کبھی نہیں تھی لیکن اسوقت جو لگ رہی تھی وہ خود ہی

اپنا آپ دیکھ کر ڈر گئی تھی۔ میک اپ کے نام پہ وہ صرف کاجل لگاتی تھی جو رونے کے باعث بہہ کر چہرے پہ عجیب وغریب نقش ونگار بنا رہا تھا، رہی سہی کسر سحرش کی لگائی اس شوخ سرخ لپ اسٹک نے پوری کر دی تھی۔ خوب رگڑ رگڑ کے منہ دھونے کے بعد اس نے ایک بار پھر اپنے چہرے کو شیشے میں دیکھا۔ اس بار اسے تسلی ہوئی تھی۔ اپنے کھلے ہوئے لمبے بالوں کو سمیٹتی وہ کمرے سے باہر نکل آئی تھی۔

وقار نے روشنی کو اسکی بلڈنگ کے باہر ڈراپ کیا تھا۔ اسکا کانٹیکٹ نمبر اور پتہ وہ اپنے پاس محفوظ کر چکا تھا۔ اگلا لائحہ عمل وہ طے کر چکا تھا۔ اب اسے عائشہ سے اسکی ٹریول ڈیٹیلز معلوم کرنی تھیں تاکہ اسی حساب سے وہ روشنی کو پاکستان کا ٹکٹ بھیجے۔

www.novelsclubb.com

اپنے کمرے میں جا کر روشنی نے سب سے پہلے وضو کیا اور دو نفل شکرانے کے ادا کیئے۔ اللہ نے اسے کتنی بڑی پریشانی سے بچا لیا تھا اسے معجزوں پہ یقین آ گیا تھا۔ یہ

معجزہ ہی تو تھا جو وقار کی صورت میں ایک فرشتہ بھیج کر اللہ نے اسکی عزت کی حفاظت کی تھی، وہ کوئی شیطان بھی ہو سکتا تھا اور آج رات کے بعد وہ کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہ رہتی۔ بہت دیر تک سجدے میں گری وہ اللہ کا شکر ادا کرتی رہی تھی۔

=====

آئمہ کو فیس کے پیسے وہ بھجوا چکی تھی۔ صابرہ اور آئمہ کے رویوں نے اسے ایک بڑا سبق دیا تھا۔ وہ لوگ اسکی محنت کی کمائی کو بہت آسانی سے خرچ کر رہے تھے۔ اس نے اس دوران ان سے کوئی رابطہ بھی نہ کیا تھا کیونکہ وہ دل ہی دل میں ان سے ناراض تھی۔ لیکن وہ جانتی تھی وہ ان سے بہت دن تک ناراض نہیں رہ پائے گی۔

سحرش سے اسکی ملاقات نہیں ہو پائی تھی، اسکو کال کرنے پہ ہر بار اسے اسکا نمبر بند ملتا تھا۔ وہ روشنی کے ساتھ اتنا گھٹیا کھیل سکتی تھی یہ وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔

www.novelsclubb.com

سحرش اچھی طرح جانتی تھی کہ روشنی ایک مضبوط کردار کی لڑکی ہے اور روپوں کے عویض خود کو بازار میں کبھی نہیں لائے گی۔اس نے پچھلے دو سال میں روشنی کو بہت قناعت اور استقامت کا مظاہرہ کرتے دیکھا تھا۔اندر ہی اندر وہ روشنی کی اس صفت سے بری طرح خائف تھی اور یہ رقابت اسوقت اور بھی بڑھ گئی تھی جب روشنی نے اسکے پیسوں سے کھانا کھانے سے انکار کر دیا تھا۔اب جو روشنی نے اس سے مالی مدد مانگی تو اسے قدرت کی طرف سے روشنی کو نیچا دکھانے کا ایک موقع مل گیا تھا۔اسکو بازار میں لا کر وہ اسے ٹھیک اسی مقام پہ لے آئی تھی جہاں وہ خود کھڑی تھی۔

تم نے میرے ساتھ ایسا کیوں کیا؟ تم جانتی ہو تمھاری اس حرکت کے لئے میں تم پہ کیس کر سکتی ہوں۔روشنی سے ایک ہفتے بعد سحرش کی ملاقات ہوئی تو بہت غصے میں اس نے کہا تھا۔

www.novelsclubb.com

ایک تو میں نے تمھاری مدد کی ہے اور تم الٹا مجھے پولیس کی دھمکی دے رہی ہو۔ یہ تم بھی جانتی ہو اور میں بھی کہ یہاں کی پولیس غیر ملکیوں کے تمام معاملات میں کتنی غیر جانبدار رہتی ہے۔ وہ اسکی بات سے محظوظ ہوتے ہوئے ڈھٹائی سے بولی تھی۔

سحر ش میں نے تمھارا کیا بگاڑا تھا جو تم نے میرا اس شخص کے ساتھ سودا کر دیا۔ وہ دھیمی آواز میں بولی تھی۔

یہ تو تم اپنے آپ سے پوچھو کہ تم نے میرا کیا بگاڑا ہے۔ کتنی ذلت نظر آتی تھی مجھے تمھاری نگاہوں میں اپنے لئے، اس دن جب تم نے میری ڈنر کی آفر کو ٹھکرا کر حرام کی کمائی کا طعنہ مارا تھا اس دن سے میں نفرت کرنے لگی تھی تم سے۔ اپنی پارسائی اور مضبوط کردار پہ بڑا ناز تھا تمھیں، میں نے سوچا کیوں نہ تمھیں بھی اس ذلت کا مزا چکھاؤں۔ ویسے تمھارا کام تو ہو گیا ہو گا۔ کافی مالدار آدمی تھا، میں نے اسے بتا دیا

تھا کہ تمھیں بڑی رقم چاہیئے پھر بھی اس نے کمیشن کے طور پہ مجھے پورا ایک ہزار درہم دے دیا۔ وہ بے شرمی سے کہہ رہی تھی۔

اسکی بات سن کر وہ شاک رہ گئی تھی۔

لعنت ہے تم پر سحرش، ایک عورت تو کیا تم تو انسان کہلانے کے بھی لائق نہیں ہو۔ تمھیں اگر یہ خوش فہمی ہے کہ اس دن میں نے اپنی عزت کا سودا کر کے اپنی بہن کے ایڈمیشن کی فیس کے پیسے حاصل کیئے ہیں تو میں تمھاری یہ غلط فہمی دور کر دیتی ہوں۔ اللہ نے تمھارا ناپاک منصوبہ ناکام بنا کر نہ صرف میری عزت کو محفوظ رکھا ہے بلکہ مجھے اس حرام کمائی کے استعمال سے بھی بچا لیا ہے جو میں تم سے ادھار لینے والی تھی۔ اپنی بات ختم کر کے اسکے چہرے پہ تاسف کی نگاہ ڈالتے روشنی وہاں سے چلی گئی تھی۔ سحرش ناقابل یقین حیرت سے اسے اسٹور سے نکلتے دیکھتی رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

اگلے چند دنوں میں اس نے اپنی سالانہ چھٹی کے لئے اپلائی کر دیا تھا جو منظور بھی ہو چکی تھی۔ وقار کی طرف سے اسے ٹکٹ مل چکا تھا، اسے ایک ماہ پاکستان میں رہنا تھا اور یہ بات وہ صابرہ کو بتا نہیں سکتی تھی اسلئے اس نے اپنے فون کی رومنگ آن کرا لی تھی۔ اب وہ آسانی سے اپنے فون کے ذریعے ان سے رابطے میں رہ سکتی تھی اور اگر وہ لوگ اسے کال کرتے تو انکی کال ریسیو بھی کر سکتی تھی۔

ڈیپارچر لاؤنج میں بیٹھی وہ اسوقت بورڈنگ کا انتظار کر رہی تھی۔ وہ دو سال بعد پاکستان جا رہی تھی لیکن اس دوران وہ اپنی ماں اور بہن سے مل نہیں سکتی تھی۔ دو ماہ پہلے جب اس نے صابرہ سے یہ کہا تھا کہ اسکے نئے کانٹریکٹ کے آغاز سے پہلے اسے ایک ماہ کی چھٹی ملے گی اور وہ پاکستان آئے گی تو صابرہ نے اسے منع کر دیا تھا۔ انکے خیال میں یہ پیسوں کا ضیاع تھا، وہ انہیں بتانا چاہتی تھی کہ اس کی ٹکٹ کمپنی کے ذمے ہے لیکن انکے رویے سے حیران ہو کر وہ خاموش ہو گئی تھی صابرہ نے ایک بار بھی یہ اظہار نہیں کیا تھا کہ وہ اسے ملنے کے لئے بے چین ہے اور پھر اس

www.novelsclubb.com

نے ایک ماہ سے اکھٹے کئے ہوئے اوور ٹائم کے پیسوں سے کچھ تحائف خرید کر ان

دونوں کو بھجوادئے تھے۔فلائٹ کی اناؤنسمنٹ ہو رہی تھی۔اداسی سے وہ اب

ڈیپارچر گیٹ کے اندر جا رہی تھی۔

ارائیول لاؤنج میں وقار اسے کچھ فاصلے پہ کھڑا نظر آ گیا تھا۔اس دن کی طرح

بہترین لباس میں اور اتنا ہی جاذب نظر۔اس دن کے بر عکس روشنی نے آج مسٹرڈ

شلوار قمیض پہ سیاہ بڑی سی چادر اوڑھی ہوئی تھی پتا نہیں اس نے اسے دیکھ کر پہچانا

بھی تھا کہ نہیں۔روشنی اپنا ٹرالی بیگ گھسیٹتی اسکے پاس چلی آئی تھی۔وہ بہت غور

سے اسے دیکھ رہا تھا۔ڈھلے منہ کے ساتھ وہ بہت خوبصورت نہیں لیکن بہت

معصوم لگ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

اسلام علیکم۔اس نے جھجکتے ہوئے کہا۔

وعلیکم السلام۔سفر میں کوئی پریشانی تو نہیں ہوئی۔لہجہ سنجیدہ تھا۔

نہیں۔جواب مختصر آیا تھا۔

چلیں۔یہ کہہ کر وہ اب پارکنگ کی طرف بڑھ رہا تھا۔سورج ابھی کچھ دیر پہلے ہی طلوع ہوا تھا اور آسمان پہ سورج کی کرنیں ابھی پوری طرح نہیں پھیلی تھیں۔

دونوں کے درمیان اس رسمی علیک سلیک کے بعد مزید کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔

وہ اسے تھکا ہوا لگا تھا شائد اتنی صبح فلائیٹ کی وجہ سے وہ ٹھیک سے سو نہ پایا ہو۔ روشنی نے خود ہی وجہ سوچ لی تھی۔وہ خود بھی تمام رات کی جاگی ہوئی تھی۔وہ آج بھی بہت انہماک سے ڈرائیونگ کر رہا تھا۔یہ شہر روشنی کے لئے اجنبی نہیں تھا وقار نہ بھی بتاتا پھر بھی وہ جانتی تھی کہ گاڑی اس وقت کس علاقے میں جا رہی ہے۔لیکن اسے حیرت ہوئی جب وقار نے گاڑی کسی گھر کے بجائے ایک بلڈنگ کے سامنے روکی اور اسے ایک فلیٹ میں لے گیا۔اپارٹمنٹ کا دروازہ کھول کر وہ خود اندر نہیں گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

تمھیں چند دن یہاں رہنا ہوگا۔اندر ضرورت کی تمام چیزیں موجود ہیں اور اگر مجھ سے کوئی بات کرنی ہو تو اس موبائل میں میرا نمبر سیو ہے۔ایک موبائل فون اسکی

طرف بڑھاتے ہوئے اس نے اسے چند ضروری ہدایات دیں جو آج کے دن کے حوالے سے تھیں۔اور پھر تیزی سے واپس چلا گیا۔روشنی فلیٹ کا دروازہ لاک کرتی اندر آگئی۔یہ ایک لگژری اپارٹمنٹ تھا جو بہت خوبصورتی سے سجا ہوا تھا۔

اگلے چند منٹ اس نے اس جگہ کا جائزہ لیا، کچن اور فریج میں بہت سا کھانے پینے کا سامان موجود تھا۔وہ جہاز میں تھوڑا بہت کھا چکی تھی اسلئے اسے کسی چیز کی طلب نہیں تھی۔پانی کا گلاس پی کر وہ بیڈ روم میں آگئی تھی۔وہ بے تحاشہ تھکی ہوئی تھی اور اسے نیند آرہی تھی۔وہ بہت گہری نیند سوئی تھی اور اسکی آنکھ موبائل کی بیل سے کھلی تھی۔اسے چند لمحے لگے تھے یہ سمجھنے میں کہ وہ اس وقت کہاں ہے اور یہ آواز کہاں سے آرہی ہے۔یہ اسکے موبائل فون کی آواز نہیں تھی۔اگلے سیکنڈ میں اس نے کال اٹینڈ کی تھی۔

www.novelsclubb.com

ہیلو۔اس نے بوجھل آواز سے کہا

تم سو رہی تھی؟اس نے اسکی آواز سن کر اندازہ لگایا تھا۔

اب جاگ چکی ہوں۔

لنچ کے بعد تیار ہو جانا تمھیں آج نتاشہ سے ملنا ہے میں تمھیں ایک بجے کے بعد پک کرلوں گا۔وقار جلدی جلدی اسے بتا رہا تھا۔اسے لگا وہ اسوقت اس سے بات کرنے کے علاوہ کچھ اور بھی کر رہا ہے یا شائد کہیں جارہا ہے۔وہ اس سے پوچھنا چاہتی تھی یہ نتاشہ کون ہے اور اسے کہاں جانا ہے اور وہ یہ سب کہنے کے لئے لفظ سوچ رہی تھی لیکن وقار نے اپنی بات ختم کر کے دوسری طرف سے جواب سنے بغیر فون بند کر دیا۔

ڈیڑھ بجے کے قریب وہ اسے لینے آگیا تھا۔وہ اس سے بہت کچھ پوچھنا چاہتی تھی لیکن اسکی سنجیدگی کی وجہ سے کچھ بھی کہنے کی ہمت نہیں ہوئی تھی۔یہ ایک بہت بڑا بیوٹی سیلون کم اسٹوڈیو تھا جہاں ایک ماڈرن اور خوش مزاج لڑکی نے اسے نتاشہ کے نام سے اپنا تعارف کرایا تھا۔وقار کے ساتھ اسکی بات چیت سے روشنی کو اندازہ ہوا تھا کہ وہ دونوں کافی بے تکلف ہیں۔

www.novelsclubb.com

فری ہو کر مجھے کال کر لینا میں تمھیں پک کر لوں گا۔ نتاشہ سے بات کرنے کے بعد وہ اب اس سے مخاطب تھا۔

اگلے کچھ گھنٹے وہاں کی بیوٹیشن اسکے چہرے اور بالوں کو مختلف ٹریٹمنٹ دیتی رہی تھیں اور وہ خاموشی اور بے دلی سے انہیں انکا کام کرنے دے رہی تھی۔ ایک طرف بہت سے قیمتی کپڑوں اور جوتوں کا ڈھیر تھا ان میں ایک لباس کو نتاشہ نے اسکے لئے سیلیکٹ کیا تھا۔ بیوٹیشن اسکا میک اپ کر رہی تھی اور روشنی آنکھیں بند کئے بیٹھی تھی۔ اس نے آنکھیں کھولیں اور اپنے چہرے پہ ایک بھرپور نگاہ ڈالی، وہ اچھی لگ رہی تھی لیکن یہ بہت حیرانگی کی بات تھی کہ میک اپ سے اسکا چہرہ یکدم بدلا نہیں تھا بلکہ کافی نیچرل لک آرہی تھی۔ اتنے عرصے سے وہ سینکڑوں عرب عورتوں کے میک اپ زدہ چہرے دیکھ چکی تھی۔ وہ بہت بولڈ میک اپ کرتی تھیں۔ بہت زیادہ گہرے شیڈز کی لپ اسٹک اور آئی شیڈز عرب خواتین میں بے حد مقبول ہیں۔

بہت اچھی لگ رہی ہو تم۔ہئیر سٹائلسٹ اسکے بال بنا چکی تھی،اسکے لمبے بالوں کو بہت معمولی سی کٹنگ سے ایک خوبصورت سٹائل دیا گیا تھا۔

اینڈ ناؤ یو آر ریڈی۔نتاشہ نے اسے دیکھ کر کہا تھا۔وہ اب اسکا دوپٹہ ٹھیک کر رہی تھی۔

لپ کلر تھوڑا لائیٹ نہیں ؟اس نے ڈرتے ہوئے کہا۔میک اپ کے نام پہ ایک ڈارک لپ اسٹک تو ہونی چاہئیے تھی۔اسے تھوڑی مایوسی ہوئی تھی۔

وقار کی اسپیشل ہدائیت ہے کہ میک اپ لائیٹ رکھا جائے،اسی لئے ہم نے نیوڈ شیڈز استعمال کئے ہیں۔وہ لاپرواہی سے کہہ رہی تھی۔لیکن اسکی بات سن کر روشنی کافی شرمندہ ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

وقار نے سختی سے منع کیا تھا کہ تمھارے بالوں کو ہرگز کاٹا نہ جائے۔وہ اب اسکے بالوں کو اپنی انگلیوں سے سیٹ کر رہی تھی۔یہ سارے ڈریسز تمھارے ساتھ جائیں گے اور اگلے تین دن میری بیوٹیشن تمھیں میک اپ کا ٹیٹوریل دینے گھر

آئے گی۔ پھر تم خود بھی ایسا ہی میک اپ کرنے لگو گی۔ روشنی جانتی تھی اتنا تردد کیوں ہو رہا ہے۔ وہ وقار حسن کی بیوی کی حیثیت سے اسکی بہن سے ملنے والی تھی، وہ کسی بھی راہ چلتی لڑکی کو اپنی بہن سے نہیں ملوا سکتا تھا۔ ایک عام سی لڑکی کو خاص بنا کر اپنی بہن کے سامنے بولے جھوٹ کا بھرم رکھنے کی خاطر وقار کو اتنا تو کرنا ہی تھا۔ اس نے ایک گہری سانس لی۔

اپنی شادی پہ بلانا مت بھولنا۔ وہ اب دوستانہ لہجے میں اسے کہہ رہی تھی۔

میری شادی۔ اسے حیرت ہوئی تھی۔

ھاں۔ تمھاری شادی ہے نہ اگلے مہینے، مجھے وقار نے بتایا تھا امریکہ جا کر ہمیں بھول مت جانا۔ وہ اسے ہنستے ہوئے کہہ رہی تھی۔ اسکی بات کا روشنی کے پاس کوئی جواب نہیں تھا کیونکہ وہ نہیں جانتی تھی وقار نے اسے کیا بتایا تھا اور نتاشہ کی بات سے وہ کوئی سیاق وسباق نہیں نکال پائی تھی۔ وقار اسے لینے آیا تھا اور اس پہ ایک سرسری نگاہ ڈال کر وہ اب نتاشہ سے بات کر رہا تھا۔

اگلے تین دن میں نتاشہ کی طرف سے بھیجی گئی بیوٹیشن نے اسے کافی کچھ سکھا دیا تھااور وہ جانتی تھی کہ وہ خود بھی اپنا مناسب سا میک اپ کر ہی سکتی ہے۔ان تمام دنوں میں وقار سے اسکی ایک بار بھی ملاقات نہیں ہوئی تھی۔وہ اسے دن میں ایک دو بار خیریت پوچھنے کے لئے کال کرتا تھا۔

تمھیں کچھ چاہئیے تو نہیں۔کال بند کرنے سے پہلے وہ اس سے پوچھتا۔

اور اسکا جواب ہر بار نہ میں ہوتا۔وقار سے اسکی ملاقات چار دن بعد ہوئی تھی۔وہ اسے لینے آیا تھا۔گاڑی ایک شاندار گھر کے سامنے رکی تھی اور چوکیدار اسکے ہارن دینے پہ اب سیاہ آہنی دروازہ کھول رہا تھا۔اسکا سامان ڈگی سے نکال کر وہ خود گھر کے داخلی دروازے سے اندر چلا گیا تھا۔اسکی تقلید میں روشنی اس عالیشان گھر میں داخل ہوئی۔باہر کی طرح گھر کا اندرونی حصہ بھی قابل ستائش تھا۔ہال کمرہ بہت خوبصورتی سے سجا ہوا تھا۔فرش پہ بچھے بیش قیمت قالین اور دیواروں پہ لگیں قیمتی تصاویر مکین کی امارت سے زیادہ اسکے باذوق ہونے کی ترجمانی کر رہی

www.novelsclubb.com

تھیں۔ حیران نظروں سے وہ اس جگہ کو دیکھ رہی تھی اور قدم آگے نہیں بڑھا سکی تھی۔ شائذ وقار نے اسکا رکنا محسوس کر لیا تھا۔ وہ پیچھے مڑ کر اب اسی کو دیکھ رہا تھا۔ اسے اپنی طرف متوجہ پا کر وہ تیزی سے قدم بڑھاتی اسکے پاس چلی آئی تھی۔

کاریڈور سے بائیں طرف وہ ایک کمرے کے سامنے رک کر اسکا دروازہ کھول رہا تھا۔

یہ ہمارا کمرہ ہے۔ ملازم اسکا سامان اب کمرے میں رکھ رہا تھا۔ تمھیں اگر کسی چیز کی ضرورت ہو تو تم ملازم سے کہہ سکتی ہو۔ کمرے کا دروازہ بند کرتے ہوئے اس نے روشنی سے کہا تھا۔

کل رات کو عائشہ آپی پاکستان پہنچ رہی ہیں۔ اگلے پندرہ دن تمھیں یہاں اس کمرے میں ہی رہنا ہو گا۔ وہ بے بسی سے اسکی طرف دیکھ رہی تھی۔

مجھے ایسی نظروں سے مت دیکھو روشنی، تم یہاں پوری طرح محفوظ ہو۔ تمھیں مجھ پہ ٹرسٹ کرنا ہو گا۔ وہ جیسے اسکے ان کہے لفظوں کو بھی سمجھ گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے، اگر مجھ سے کوئی غلطی ہو گئی اور آپکی بہن کو سب کچھ پتا چل گیا تو۔۔۔۔۔

اگر انہوں نے مجھ سے پوچھا ہماری شادی کب اور کہاں ہوئی، میں کس فیملی سے ہوں اور میرے والدین کون ہیں تو میں انہیں کیا بتاؤں گی؟ وہ بہت سارے سوال جو کئی دن سے اسکے ذہن کو الجھا رہے تھے اس نے ایک ہی سانس میں پوچھ ڈالے تھے۔

اگر وہ تم سے پوچھے تو تم یہی کہنا کہ ہم دبئی میں ملے تھے اور تمھاری فیملی بھی دبئی بیس ہے۔ باقی سب تم مجھ پہ چھوڑ دو وہ یہاں میری بیوی سے ملنے آ رہی ہے کوئی انویسٹیگیشن کرنے نہیں۔ اسلئے تمھیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔

آپ انہیں سب سچ بتا کیوں نہیں دیتے۔ اتنے سارے جھوٹ بولنے کی بجائے ایک سچ بول کر آپ اس ساری مشکل سے نکل سکتے تھے۔

www.novelsclubb.com

یہ سب کہنا جتنا آسان ہے اس پہ عمل کرنا اتنا ہی دشوار، سچ بتانے کی صورت میں مجھے اسکی نند سے شادی کرنا پڑے گی جو میں کسی قیمت پر نہیں کر سکتا اور ویسے بھی میں ابھی شادی کرنا ہی نہیں چاہتا۔اس نے نظریں چراتے ہوئے کہا۔اس نے اسے یہ نہیں بتایا تھا کہ شادی نہ کرنے کا فیصلہ اس نے چند ہفتے پہلے کیا تھا وہ بھی اپنی زندگی کا سب سے بڑا دھوکا کھانے کے بعد۔

اپنی ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتا وہ اب ڈریسنگ روم میں گھس گیا تھا۔اسکا کوٹ بیڈ پہ پڑا تھا۔روشنی نے ایک نظر اس خوبصورتی سے سجے کمرے پہ ڈالی اور پھر اسکی نظر سامنے پڑے کاؤچ پہ جا ٹکی۔اسکے رات کو سونے کا انتظام ہو چکا تھا۔وہ رات اور اس سے اگلی تمام راتیں اس نے اسی صوفہ پہ سو کر گزارنی

www.novelsclubb.com

تھیں۔

اگلی صبح اسکی آنکھ دروازے پہ ہونے والی دستک سے کھلی تھی۔وہ رات صوفہ پہ سوئی تھی اور وقار نے اس کے وہاں سونے پہ کوئی کمنٹ نہیں کیا تھا نہ ہی اس نے

اسکی جگہ خود صوفے پہ سونے کی آفر کی تھی۔دستک کی آواز پہ وہ دونوں ایک ساتھ جاگے تھے۔

ملازمہ کافی لائی ہے، تم یہاں آجاؤ۔وقار نے جلدی سے کہا۔

اپنا تکیہ بیڈ پہ رکھ کر وہ اب کمرے کا دروازہ کھول کر کھڑی تھی۔

السلام علیکم روشنی بیٹا۔یہ عفت بی تھیں، کل رات ہی وقار نے ان سے اسکا تعارف کروایا تھا اور انہوں نے وقار کی دلہن کو ڈھیروں دعائیں دی تھیں۔وقار نے کہا تھا یہ خاتون اس کے گھر میں کافی لمبے عرصے سے ہیں اور اسی کے آبائی گاؤں سے ہیں۔ویسے تو گھر کے باقی ملازمین کو بھی یہی بتایا گیا تھا کہ وہ مسز وقار حسن ہے۔

وعلیکم السلام عفت بی۔اس نے خوش اخلاقی سے کہا۔ان سے کافی کی ٹرے لے کر وہ اب دوبارہ کمرے کا دروازہ بند کر چکی تھی۔ناشتے کی میز پر وہ دونوں ایک دوسرے سے اتنے ہی لاتعلق تھے جتنا کل رات اس کمرے میں۔ملازمہ اسے مختلف چیزیں سرو کر رہی تھی اور وہ مسکراتے ہوئے اسکی بنائی ڈشز چکھ رہی تھی۔

وقار کے آفس جانے کے بعد وہ اپنے کمرے میں آ گئی تھی۔ جہازی سائز کھڑکی پہ دبیز پردے ڈلے تھے۔ اس نے کھڑکی کے پردے کی ڈوری کھینچی۔ سامنے کا منظر دیکھ کر وہ فریز ہو گئی تھی۔ کمرے کے باہر ایک خوبصورت سوئمنگ پول تھا اسکے دونوں طرف سبزے کی کیاریاں تھیں۔ پول کے اطراف بہت قیمتی پتھر لگا تھا۔ یہ جگہ پیٹیو تھی۔ سامنے دیوار پہ قد آدم آئینہ لگا تھا اور چھت کی جگہ لکڑی کی قیمتی آرچز بنی ہوئی تھیں۔ گلاس ڈور کو کھول کر وہ پیٹیو میں آ گئی تھی۔ سوئمنگ پول کے پیالے میں بھرا پانی بہت اٹریکٹو لگ رہا تھا۔ اسے نہیں معلوم وہ کتنی دیر اس پول کے کنارے بیٹھی رہی تھی۔ اسے وہاں بہت سکون مل رہا تھا۔ دوپہر کا کھانا اس نے نہیں کھایا تھا۔ گھر میں آج رات کے کھانے پہ کافی اہتمام تھا یہ وہ کچن میں جائے بغیر بھی جانتی تھی۔ اسے اس گھر کے کسی بھی مسئلے سے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔

اسے یہاں اگلے چند دن گزار کر واپس چلے جانا تھا۔

www.novelsclubb.com

رات کے نو بجے عائشہ اور اسکے بچوں کو لے کر وقار گھر پہنچا۔عائشہ سے ملتے ہوئے وہ جتنا جھجک رہی تھی اسکی خوش اخلاقی اور محبت دیکھ کر وہ اتنی ہی پر سکون ہو چکی تھی۔وقار ٹھیک کہہ رہا تھا اس نے اس سے کچھ بھی نہیں پوچھا تھا۔جو پوچھنا تھا وہ اپنے بھائی سے پوچھ چکی تھی۔ایمرالڈ گرین کلر کے نفیس سٹون ورک والے سوٹ میں مناسب میک اپ کے ساتھ وہ کافی اچھی لگ رہی تھی۔عائشہ کو اسکی کم گوئی اور معصومیت پسند آئی تھی۔وقار سے اسکے شکوے گلے ختم ہو گئے تھے۔

تم سے مل کر تو مجھے تسلی ہو گئی ہے کہ اس نے کسی ٹھیک بندی کا انتخاب کیا ہے شادی کے لئے ورنہ تو آجکل کی لڑکیاں،اف۔۔۔نہ کوئی فیملی ویلیوز ہوتی ہیں اور نہ اپنائیت۔اسی لئے تو میں اتنی بھاگم بھاگ پاکستان آگئی ورنہ اسے اس طرح مجھے بتائے بغیر شادی کرنے پہ اتنی جلدی معاف کرنے والی نہیں تھی میں۔وہ اسے ہنستے ہوئے بتا رہی تھی۔

Status cautious

آپکی بہن بہت اچھی ہیں اور آپ سے پیار بھی بہت کرتی ہیں۔مجھے بہت شرمندگی ہو رہی ہے ان سے سچ چھپاتے ہوئے۔وہ اسے کہے بغیر نہیں رہ پائی تھی۔اگر عائشہ کو وہ اچھی لگی تھی تو اسے بھی عائشہ بہت پسند آئی تھی۔اتنے بڑے خاندان سے تعلق ہونے کے باوجود وہ اسے بہت شائستہ لگی تھی۔اسکی باتوں میں اونچے خاندان اور ہونے کی جھلک نہیں تھی۔

یہ بات تو مجھے بھی ڈسٹرب کر رہی ہے لیکن میرے پاس اسکے سوا اور کوئی آپشن نہیں تھا۔وہ لیپ ٹاپ کھولے بیڈ پہ بیٹھا تھا۔پتا نہیں وہ سچ میں اتنا مصروف تھا یا روشنی کو نظرانداز کرنے کے لئے یہ سب کر رہا تھا۔اگلی صبح گھر میں خوب گہما گہمی تھی۔وقار تو صبح ہی آفس چلا گیا تھا،عائشہ کے بچے اسکے ساتھ بہت فرینڈلی ہو گئے تھے۔وہ لوگ کہیں گھومنے جانا چاہتے تھے اور انکے اصرار پہ وہ بھی انکے ساتھ ہی گئی تھی۔وقار کا ڈرائیور انہیں انکی مطلوبہ جگہوں پہ گھماتا رہا تھا۔سہ پہر میں وہ چاروں گھر واپس آئے تھے۔عائشہ اسے لے کر کافی شاپنگ کرتی رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

یہ میں تمھارے لئے لے رہی ہوں۔ایک گولڈ کے سیٹ کو خریدتے ہوئے اس نے روشنی سے کہا۔وہ سیٹ بہت قیمتی تھا۔گولڈ اور کندن سے بناوہ نیکلس کسی کے بھی ہوش اڑا سکتا تھا۔

یہ تو بہت مہنگا ہے۔روشنی نے حیرت سے کہا۔

تو کیا ہوا اب اپنی پیاری سی بھابی کو کوئی معمولی تحفہ تھوڑی دوں گی۔وہ بہت محبت سے بولی تھی۔اسکی شرمندگی اور بھی بڑھ گئی تھی۔یہ لوگ مجھے کیا سمجھ رہے ہیں اور میں کیا ہوں،دو ہزار درہم کے عوض کسی کے ساتھ اسکی بیوی ہونے کا ڈرامہ کر رہی ہوں۔اگر یہ لوگ سچ جان لیں تو یہ سب مجھ سے نفرت کریں گے اور میری شکل بھی دیکھنا نہیں چاہیں گے۔انکی واپسی سہ پہر میں ہوئی تھی اور روشنی اسکے بعد سے سوئمنگ پول کے کنارے بیٹھی یہی سوچ رہی تھی۔اسکا ضمیر اسے بار بار ملامت کر رہا تھا اور یہ سب سوچتے ہوئے اسکی اپنی ماں اور بہن سے شکائیتیں بڑھتی جارہی تھیں جن کی بے حسی اسے اس مقام پر لے آئی تھی۔

www.novelsclubb.com

تم یہاں بیٹھی کیا کر رہی ہو۔ وقار کی آواز سن کر وہ ٹھٹک گئی تھی۔ وہ کافی دیر پہلے آفس سے آیا تھا اور کمرے میں آکر اس نے روشنی کو پول کے کنارے بیٹھا دیکھ لیا تھا کپڑے بدلنے کے بعد بھی وہ اسے اسی پوزیشن میں بیٹھی نظر آئی۔ اسکے لمبے خوبصورت بال کمر پہ پھیلے ہوئے تھے۔ بہت دیر تک جب وہ کمرے میں نہیں آئی تو وقار خود اس کے پاس چلا آیا تھا۔

تم یہاں کیوں بیٹھی ہو؟

میں ـــــ میں ایسے ہی یہاں بیٹھی تھی۔ وہ دھیمی آواز میں بولی۔

عائشہ آپی تمھارا پوچھ رہی تھیں۔ وہ خود بھی کمرے سے باہر جا رہا تھا۔

مجھے آپ سے کچھ کہنا تھا۔

بولو۔ کمرے کا دروازہ کھولتے کھولتے وہ واپس مڑا۔

روشنی نے الماری میں سے ایک جیولری باکس نکالا اور اسکی طرف بڑھایا۔

www.novelsclubb.com

یہ عائشہ آپی نے مجھے دیا ہے۔شادی کا گفٹ۔وہ اسے ڈبہ پکڑانا چاہ رہی تھی۔

اچھا ہے۔اس نے سرسری سی نگاہ ڈال کر تبصرہ کیا۔لیکن ڈبے کو ہاتھ نہیں لگایا

یہ آپ رکھ لیں۔روشنی نے اگلی بات کہی۔

میں اسکا کیا کروں گا۔آپی نے یہ تمھیں دیا ہے۔

انہوں نے یہ آپکی بیوی کو دیا ہے۔اسکی بات سن کر وقار خاموش ہو گیا تھا۔آپی تمھیں بلا رہی ہیں۔اسے کوئی بھی جواب دیئے بغیر وہ کمرے سے نکل گیا تھا۔

وہ کمرے میں اکیلی تھی۔رات کو وقار ان سب کو ڈنر پہ باہر لے گیا تھا۔اسکے بعد کپڑے بدل کر وہ باہر نکل گیا تھا۔روشنی کو بھی نیند نہیں آرہی تھی۔وہ یہ بھی نہیں جانتی تھی وقار کب تک واپس آئے گا۔کافی پینے کا دل کر رہا تھا لیکن اسوقت کسی ملازم کو کہنا اسے مناسب نہیں لگ رہا تھا۔یہی سوچ کر وہ خود کچن میں آگئی تھی۔

www.novelsclubb.com

اپنے لئے کافی بناتے ہوئے اسے انٹر کام بجنے کی آواز آئی۔اسوقت کچن میں اسکے علاوہ کوئی ملازم نہیں تھا۔اس نے انٹر کام اٹھایا۔

ایک کپ کافی اسٹڈی میں لانا۔یہ جانے بغیر کے دوسری طرف کون ہے وقار نے مختصرا کہا تھا۔اسے اسکے اتنی دیر تک کمرے میں نہ آنے کی وجہ اب سمجھ آئی تھی۔

اپنی کافی کا کپ اٹھا کر وہ اسے اسٹڈی میں دینے چلی گئی تھی۔

بڑی جلدی بن گئی کافی۔اپنی ٹیبل پہ رکھا کافی کا کپ اٹھاتے اس نے کافی لانے والے کی طرف دیکھا۔وہ کمپیوٹر پہ مصروف تھا، مختلف فائلز اور نقشے ٹیبل پہ پھیلے ہوئے تھے۔روشنی کو کافی لاتے اس نے نہیں دیکھا تھا۔

تم کیوں کافی لائی، میں نے تو عشرت سے کہا تھا۔

www.novelsclubb.com

کچن میں اسوقت کوئی نہیں تھا۔میں اپنے لئے کافی بنا رہی تھی تو آپکے لئے بھی بنا لی۔اس نے اسے یہ نہیں بتایا تھا کہ وہ اپنا کافی کا کپ اسکے لئے لے آئی ہے۔

تھینک یو۔وہ تکلف سے بولا تھا۔

آنے والے دنوں میں روشنی اس گھر کا ایک اہم رکن بن چکی تھی۔وہ نہ صرف عائشہ کی پسندیدگی حاصل کر چکی تھی بلکہ اس گھر کے ملازموں کے دل میں بھی اسکے لئے بہت عزت اور احترام تھا۔آتھ دس دن میں کبھی اس نے ان پہ حکم نہیں چلایا تھا۔انکے ساتھ بہت مہذب اور شائستہ لہجے میں بات کرنے والی اپنی بیگم صاحبہ کو وہ کیوں نہ پسند کرتے۔اس رات کے بعد اگر وہ اسٹڈی میں ہوتا تو روشنی اسکے بغیر کہے اسے کافی کا کپ دے آتی تھی۔وقار کے متعلق اس نے جب جب سوچا وہ اسے بہت کم گو اور بے ضرر سا انسان لگا۔کبھی کبھی وہ اسے بہت اداس لگتا تھا۔بہت بار اس نے اسے ڈسٹرب دیکھا،وہ سمجھ نہیں پائی تھی کہ ایسی کونسی تکلیف اور دکھ ہے جو اسکی آنکھوں

www.novelsclubb.com

میں نظر آتا ہے۔روشنی کی زندگی کا سب سے بڑا المیہ غربت تھی۔وہ آج بھی اپنے گھر والوں کی بے اعتنائی کا ذمہ دار اپنے معاشی حالات کو سمجھتی تھی۔وہ دکھی تھی

اور یہی دکھ اسے وقار کی آنکھوں میں بھی نظر آتا تھا لیکن وقار کے پاس تو سب کچھ تھا وہ دولت جو سب کچھ خرید سکتی تھی پھر اسے کیا پریشانی تھی۔ وہ غلط تھی، دولت سے وفاداری اور خلوص نہیں خریدا جا سکتا تھا۔ محبت نہیں خریدی جا سکتی تھی۔

======

عائشہ اس دوران حاصل پور کا چکر بھی لگا آئی تھی۔ اس کی خواہش تھی کہ روشنی بھی اسکے ساتھ چلے جہاں اسکے چند ددھیالی رشتے دار رہتے تھے لیکن وقار نے کہا تھا کہ وہ آجکل مصروف ہے اور وہ چاہتا ہے کہ روشنی اسکے ساتھ ہی جائے۔ عائشہ نے اسکی خواہش کا احترام کیا تھا اور دوبارہ اسے چلنے کے لئے نہیں کہا تھا۔ ولیمے کی بات کو بھی وقار نے اسی طرح ٹالا تھا، عائشہ خود بھی وقار کے نئے پروجیکٹ سے واقف تھی اور اسکی مصروفیت کے پیش نظر وہ اسے مجبور نہیں کر سکی تھی۔

ولیمہ ہم آپکے اگلے وزٹ پہ رکھ لیں گے۔ ابھی تو مجھے اتنے کام ہیں کہ سوچ ہے آپکی۔ یہ تو آپکی وجہ سے میں آجکل پاکستان میں ہوں ورنہ دبئی میں ہوتا اور وہ اتنا غلط

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کہہ بھی نہیں رہا تھا۔اس دوران نہ چاہتے ہوئے بھی اسے ایک دن کے لئے دبئی جانا پڑا تھا۔

ماموں کا ولیمہ سمرہالیڈیز میں کرلیں گے مما۔اسوقت پاپا بھی ہمارے ساتھ آئیں گے۔سحر نے کہا تھا۔

وہ سب اسکی بات سن کر مسکرائے تھے سوائے روشنی کے۔چند دن میں وہ اس ہنستے مسکراتے پکچر پرفیکٹ سین سے غائب ہو جائے گی اور دوبارہ کبھی ان سے مل نہیں پائے گی۔

اس گھر میں اسکی پسندیدہ ترین جگہ وہ سوئمنگ پول تھا۔پانی کے پاس بیٹھے اسے وقت کے گزرنے کا احساس بھی نہیں ہوتا تھا۔وقار نے اسے کئی بار اس ایک جگہ بیٹھے دیکھا تھا۔وہ جانتا تھا وہ کیا سوچ رہی ہے۔وہ اسکے حالات سے واقف تھا۔اسکی زندگی کی ایک ڈارک سائیڈ کا چشم دید گواہ تھا۔اسے اس معصوم لڑکی پہ ترس آتا تھا جو مطلبی رشتوں کی بھینٹ چڑھی ہوئی ہے۔

www.novelsclubb.com

عائشہ کے جانے کے دو دن بعد روشنی کی دبئی کی فلائیٹ کنفرم تھی۔ جانے سے پہلے

وہ وقار کو وہ سارے زیورات واپس کر رہی تھی جو وقار اور عائشہ نے اسے دیئے تھے۔

یہ بھی آپکا ہے۔ اسکا موبائل فون واپس کرتے ہوئے اس نے دھیمے لہجے میں کہا۔

یہ کچھ پیسے رکھ لو روشنی۔ چند نوٹ اسکی طرف بڑھاتے ہوئے وقار نے نظریں چرائیں۔

آپ اگر اس سب کا معاوضہ ادا کرنا چاہتے ہیں تو وہ آپ پہلے ہی مجھے دے چکے ہیں۔

یہ قیمت نہیں بلکہ اس احسان کے لئے ہے جو تم نے مجھ پہ کیا۔

www.novelsclubb.com

احسان تو آپ نے کیا ہے مجھ پر میں نے تو صرف بدلہ چکایا ہے۔میرا خیال ہے فلائیٹ کا ٹائم ہو رہا ہے ہمیں چلنا چاہیئے۔ مسکراتے ہوئے اس نے اپنا سامان اٹھایا اور کمرے سے نکل گئی۔وہ آج واپس جارہی تھی وہ جانے کے لئے ہی آئی تھی۔

صبح کے چار بجے رہے تھے۔ایک چوکیدار کے سوا کسی نے اسے وہاں سے جاتے نہیں دیکھا تھا۔باہر جانے سے پہلے اس نے ایک نظر اس گھر کو دیکھا جہاں اسے دوبارہ کبھی نہیں آنا تھا۔اس گھر اور یہاں کے مکینوں نے اسے بہت عزت دی تھی۔یہاں رک کر وہ زندگی کے اس خوبصورت رنگ سے آشنا ہوئی تھی جس سے پہلے وہ انجان تھی۔اسکا تعارف محبت سے ہوا تھا۔یہ جانتے ہوئے بھی اس محبت کا کوئی انجام نہیں ہے۔یہ یکطرفہ جذبہ ہے وہ اپنے دل کو روک نہیں پائی تھی۔وہ اپنے دل کے ہاتھوں مجبور تھی۔جانے سے پہلے وہ اس سے آنکھیں نہیں ملا پائی تھی۔اسے لگا تھا وہ اسکی طرف دیکھے گی تو وقار ضرور جان جائے گا کہ اسکے دل میں کیا ہے۔وہ اسکی دی ہوئی ہر چیز وہاں چھوڑ آئی تھی۔اسکے سارے کپڑے اسی

واڈروب میں لٹکے تھے۔ جاتے ہوئے وہ اپنے دو سال پرانے کاٹن کے سوٹ اور کالی چادر میں تھی لیکن وہ وہاں سے خالی ہاتھ نہیں آئی تھی۔

دبئی پہنچ کر وہ اپنی جاب میں مصروف ہو گئی تھی۔ وقار نہ دل سے نکلتا تھا نہ دماغ سے۔ اور جب یاد آتا تھا تو بہت یاد آتا تھا۔ آجکل وہ اوور ٹائم بھی کر رہی تھی اور بغیر کسی چھٹی کے لگاتار کام کرتے اسے تیسرا ہفتہ تھا۔ آئمہ کی فیس کے پیسے اکھٹے کرنے کے لئے اسے یہ سب کرنا تھا۔ رات کو تھک کر بستر پہ لیٹتی تو سونے سے پہلے جو آخری شبیہہ ذہن کے پردے پہ بنتی وہ وقار کی ہوتی۔ صبح اٹھ کر جو پہلا شخص یاد آتا وہ وقار ہوتا۔ اس شخص نے اسکے دل

ودماغ کو کچھ ایسے اپنی گرفت میں لیا تھا کہ وہ اس شکنجے سے خود کو چھڑا ہی نہیں سکتی تھی، وہ چھڑانا چاہتی بھی نہیں تھی۔ وہ نہیں جانتی تھی اسے وقار سے محبت کیوں ہوئی۔ وہ پرکشش شخصیت رکھتا تھا، خوبصورت تھا، شائستہ تھا، دولتمند اور پڑھا لکھا تھا۔ اس میں بہت سی خوبیاں تھیں لیکن ایسی خوبیاں تو اس نے یہاں بہت سے

www.novelsclubb.com

مردوں میں دیکھی تھیں۔اسکے سٹور پہ آنے والے بے شمار کسٹمرز جو نہ صرف اچھی شخصیت کے مالک تھے بلکہ شائستہ اور دوستانہ تھے۔اسے ان سب سے مسکرا کر بات کرنا ہوتی تھی۔ لیکن ان میں سے کوئی بھی اسکے ذہن پر اپنا نقش نہیں چھوڑ پایا تھا۔وہ اگلے پل انہیں بھول جاتی تھی۔ شائد وہ وقار کے ساتھ کافی دن گزار کر آئی ہے اسلئے اسے اسکی عادت ہو گئی ہے اور آہستہ آہستہ وہ اسے بھول جائے گی۔ شروع شروع میں اس نے اپنے آپکو یہی کہہ کر تسلی دی تھی لیکن دو ماہ بعد بھی وہ شخص اسکے حواسوں پہ اسی طرح سوار تھا۔وہ آج بھی آنکھیں بند کرتی تو اسے اسکا چہرہ سوچنا نہیں پڑتا تھا بلکہ وہ خود بخود سامنے آجاتا تھا۔

آج اسے اسٹور سے واپس آتے کافی دیر ہو گئی تھی۔ وہ جلدی گھر آجاتی اگر راستے میں ایک حادثے کی وجہ سے ٹریفک جام نہ ہوتا۔بس سے اتر کر وہ بلڈنگ کے اندر جاچکی ہوتی اگر اسے بلڈنگ کی بائیں طرف وہ نہ دکھائی دیتا۔ایک بار پھر اسکے ساتھ وہی ہو رہا تھا جو پچھلے دو ماہ میں کئی بار ہو چکا تھا۔یہ اسے دوبارہ دیکھنے کی امید

www.novelsclubb.com

تھی جو وہ بار بار اسے اپنے ارد گرد پھرتے لوگوں میں ڈھونڈھنے کی کوشش کرتی تھی۔اس دن وہ مال سے نکل رہی تھی جب اسے لگا وہ اس کے پاس سے تیزی سے گزرا ہے۔وہ دراز قد تھا،اس نے وہی چیکرڈ شرٹ پہن رکھی تھی جیسی اس نے وقار کو پہنے دیکھی تھی،وہ بے تحاشہ اسکے پیچھے بھاگی تھی،اسکے ساتھ سٹور سے اپنی شفٹ ختم کر کے نکلنے والا عملہ اسے حیرانی سے دیکھ رہا تھا۔

وقار رکیں ـــــــ اسکے قریب پہنچ کر وہ چلائی تھی۔اس شخص نے مڑ کر اسے دیکھا لیکن وہ کوئی اور تھا۔

معاف کیجیئے گا مجھے غلط فہمی ہوئی تھی۔معذرت کرتی وہ واپس اپنے کولیگز کے پاس آگئی تھی۔اور یہ ایک بار نہیں بار بار ہوا تھا۔وہ جانتی تھی اپنے کام کے سلسلے میں وہ آئے دن دبئی آتا رہتا ہے۔اور یہ کوئی حیرانگی والی بات نہ ہوتی اگر وہ اسے اس چھوٹے سے شہر میں مل بھی جاتا لیکن وہ اسے کبھی نہیں

ملا تھا۔سر کو جھٹک کر اس نے بلڈنگ کے اسٹیپ پہ پاؤں رکھا۔

روشنی۔ وقار کی آواز پہ روشنی کے بڑھتے قدم رک گئے تھے۔ بے یقینی سے مڑ کر اس نے اندھیرے میں کھڑے شخص کو دیکھا۔

وہ بے اختیار اسکی طرف آئی تھی۔ آنکھوں میں نا قابل یقین حیرت لئے وہ اسے ایک ٹک دیکھ رہی تھی۔

آپ یہاں؟ چند لمحے اسے دیکھتے رہنے کے بعد اس نے خود پہ قابو پاتے ہوئے کہا۔

وہ اس کی بات سن کر مسکرایا تھا۔ اپنی اسی چھا جانے والی شخصیت کے ساتھ وہ گرے شرٹ اور بلیک پینٹ میں پورے دو مہینے بعد اسکے سامنے کھڑا تھا۔

اگر تم فری ہو تو کچھ دیر کے لئے میرے ساتھ چل سکتی ہو؟ وہ اس سے پوچھ رہا تھا۔

بے اختیاری میں اسکا سر اثبات میں ہلا تھا۔ وہ اسے انکار کر ہی نہیں سکتی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ آج بھی گاڑی اتنی ہی خاموشی اور انہماک سے ڈرائیو کر رہا تھا۔ وہ دونوں اب کارنش پہ آگئے تھے۔ آسمان پہ چودھویں کا چاند پوری آب و تاب کے ساتھ چمک رہا تھا۔ سمندر کی تیز ہوا اور اس سے اٹھتی لہروں کا شور ـــــ یہ سب کتنا بھلا لگ رہا تھا۔

وہ دونوں ایک بنچ پہ بیٹھے تھے۔ ایک دوسرے کے ساتھ، ایک دوسرے کے دل کے حال سے بے نیاز۔

مجھ سے شادی کرو گی روشنی؟ اس نے کرنٹ کھا کر اسکی طرف دیکھا۔ وہ اس سے ہر بات کی امید کر سکتی تھی سوائے اس بات کے۔

کیا ـــــ کیا کہا آپ نے؟

شادی کرو گی مجھ سے؟ چند دنوں کے لئے نہیں بلکہ عمر بھر کے لئے تمھیں اپنے گھر لے کر جانا چاہتا ہوں۔ چلو گی میرے ساتھ؟

اچانک اس فیصلے کی وجہ۔اسکے منہ سے نکلا تھا حالانکہ کہنا تو چاہتی تھی بہ سرو چشم۔
لیکن یہ انا بھی انسان کو کیسے امتحان میں ڈال دیتی ہے۔

اپنے اس فیصلے کی اصل وجہ تو میں بھی نہیں جانتا اور یہاں آنے سے پہلے تک میں یہ بھی نہیں جانتا تھا کہ میں تمھیں شادی کا پرپوزل دوں گا،خود کو بہت تاویلیں دے چکا ہوں کہ مجھے تم میں کوئی دلچسپی نہیں ہے لیکن جتنا تمھیں بھولنے کی کوشش کرتا ہوں تم اتنا یاد آتی ہو، بری طرح میرے حواس پہ چھا گئی ہو۔میں بس اتنا جانتا ہوں کہ میں تمھارے بغیر رہ نہیں سکتا۔مجھے تمھاری ضرورت ہے روشنی۔

عائشہ آپی وجہ سے؟

نہیں ـــــ اپنے لئے۔اسکی بات سن کر وہ مسکرادی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

امی میں شادی کر رہی ہوں۔ وہ مجھے یہاں دبئی میں ملا تھا اور اس نے مجھے پرپوز کیا ہے، میں اسے آپ سے ملوانا چاہتی ہوں۔

تم جانتی ہو تم کیا کہہ رہی ہو روشنی؟ اسی دن کا خوف تھا مجھے ہمیشہ سے، اسی لئے میں نہیں چاہتی تھی تم دبئی جاؤ۔ کیا کہوں گی میں لوگوں سے کہ میری بیٹی نے دبئی میں شادی کے لئے لڑکا پسند کر لیا ہے۔

لیکن امی میں آپکی مرضی اور پسند سے اس سے شادی کی بات کر رہی ہوں اور یہ کوئی معیوب بات نہیں ہے۔

تمھارے لئے نہیں ہے لیکن میرے لئے ہے۔ ویسے تو تم بڑا کہتی تھی ساری زندگی ماں اور بہن کا خیال رکھنے کے دعوے کرتی تھی لیکن ایک لڑکا پسند آتے ہی تمھیں ماں اور بہن بھول گئی ہیں۔ سوچا ہے میرا اور آئمہ کا کیا ہو گا۔ کس طرح گزر بسر ہو گی ہماری۔ تم اتنی خود غرض کیسے ہو سکتی ہو روشنی۔

www.novelsclubb.com

انکی بات سن کر اس نے ایک گہری سانس لی اور پھر ایک آخری بات کہہ کر اس نے فون بند کر دیا۔

امی میں کل صبح نکاح کر رہی ہوں۔چند ماہ پہلے صابرہ اور آئمہ کے رویے کی تکلیف کو وہ زہر کا گھونٹ سمجھ کر پی گئی تھی لیکن آج اسے احساس ہو گیا تھا کہ وہ دونوں اس کا استعمال کر رہے ہیں۔اپنی ضروریات کی وجہ سے اسکی ماں اسکی شادی کے فیصلے سے ناخوش تھی۔انہیں خوف تھا کہ روشنی شادی کے

بعد انہیں سپورٹ نہیں کرے گی اور وہ انہیں یہ نہیں بتا پائی تھی کہ وقار نے اسے خود کہا تھا کہ وہ آئمہ کی تعلیم مکمل ہونے تک اسکے گھر والوں کی ذمہ داری اٹھائے گا۔وہ انکی بے حسی اور لالچ کو مزید برداشت نہیں کر سکتی تھی۔وہ اپنی ماں کی مرضی اور شمولیت کے بغیر شادی کا تصور بھی نہیں کر سکتی تھی لیکن کبھی کبھی جو ہم سوچ نہیں پاتے وہ قدرت کا طے کردہ ہوتا ہے۔

=====

www.novelsclubb.com

انکا نکاح دبئی میں ہوا تھا اور اپنی جاب سے ریزائن کر کے وہ اسکے ساتھ ایک بار پھر اسی گھر میں واپس آگئی تھی۔ کنٹریکٹ ختم کئے بغیر اور کسی پیشگی نوٹس کے بغیر نوکری سے اسطرح ریزائن کرنے کا مطلب بہت سے لیگل ایشوز کی صورت میں سامنے آتا جس میں سب سے بڑا مسئلہ دبئی کے ویزہ پہ تاعمر بین تھا۔ اور یہ سب ہو بھی جاتا اگر اسکا شوہر وقار حسن نہ ہوتا جو خود وہاں ایک بہت بڑی کسٹرکشن کمپنی کا مالک تھا اور ساری لیگل کمپلیکیشنز کا حل اسکے پاس تھا۔ اس گھر میں سب کچھ ویسا ہی تھا۔ عفت بی اسے دیکھ کر نہال ہو گئی تھیں۔ باقی کے ملازموں نے بھی اسکا پرجوش استقبال کیا تھا۔ وہ سب یہی جانتے تھے کہ روشنی اپنی ماں کی بیماری کی وجہ سے ایمرجنسی دبئی گئی ہے۔ عائشہ اور اسکے بچوں کی طرح گھر کے ملازم بھی اس سے مانوس ہو گئے تھے اور اسکی واپسی پہ بہت خوش تھے۔ اسکی ہر چیز کمرے میں اسی جگہ پڑی تھی جہاں وہ چھوڑ کے گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

جانتی ہو تمھیں میرے علاوہ اس گھر میں سب سے زیادہ کس نے مس کیا ہے۔

وقار نے اسکا ہاتھ پکڑ کر کہا۔ سلور گرے ساڑھی میں وہ بہت اٹریکٹو لگ رہی تھی۔

وقار نے ایک قیمتی ہیروں جڑی انگوٹھی اسکی انگلی میں پہنائی۔

اچھی لگ رہی ہے۔اس کے ہاتھ کی پشت کو چومتے ہوئے وہ بولا تھا۔

آپ نے بتایا نہیں مجھے گھر میں اور کس نے مس کیا۔وہ تجسس سے پوچھ رہی تھی۔

سوئمنگ پول نے۔ جہاں تم گھنٹوں بیٹھی پتا نہیں کیا کیا سوچتی رہتی تھی۔وہ مسکرا دی تھی۔

مجھے وہ جگہ بہت پسند ہے بڑا سکون ملتا تھا وہاں بیٹھ کر۔ زندگی میں اتنی الجھنیں تھیں جنھیں سوچتے ہوئے میں خود الجھ جاتی تھی۔ایسے میں دنیا سے ڈسکنیکٹ ہو کر بڑا ریلیکس فیل کرتی تھی میں۔ وہ اداسی سے بولی۔

تم بہت سادہ اور معصوم ہو روشنی۔ تمھارا دل بہت شفاف ہے، میں جانتا ہوں تم اپنی امی اور بہن کی ناراضگی سے اپ سیٹ ہو لیکن ڈونٹ وری ہم کل جا کر انہیں منا لیں گے۔اس نے اسے بہلاتے ہوئے کہا۔

کیا اب بھی کوئی الجھن باقی ہے؟اس نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

نہیں۔اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اس نے نفی میں سر ہلا یا۔

لیکن مجھے ایک الجھن ہے۔اس نے معنی خیز لہجے میں کہا۔

آپکو کیا الجھن ہے؟ وقار کی بات نے اسے حیران کر دیا تھا۔

کیا تم آج رات بھی اسی صوفے پہ سونے والی ہو؟ وہ شرارت سے بولا۔

www.novelsclubb.com

نہیں۔۔۔۔۔اس نے مسکراتے ہوئے سر جھکا لیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

امی پلیز مجھے معاف کر دیں۔ میں جانتی ہوں میں نے آپکا دل دکھایا ہے یقین جانیں میں ایسا کرنا نہیں چاہتی تھی لیکن مجھے لگا آپکی تشویش اور بدگمانی میرے ساتھ زیادتی ہے۔ میں کبھی آپکو دکھ نہیں دینا چاہتی تھی۔ میں کیسے آپ سے اور اپنی بہن سے رشتہ ختم کر سکتی ہوں مجھے احساس ہے کہ آپکو میری کتنی ضرورت ہے لیکن آپکو بھی سوچنا چاہیئے تھا کہ میں اپنی زندگی جینے کے لئے آپکو بے آسرا نہیں چھوڑوں گی۔ وہ وقار کے ساتھ آج صبح ہی اپنے گھر پہنچی تھی اور صابرہ سے معافی مانگ رہی تھی۔ شروع میں صابرہ اسکے ساتھ کافی تلخ رہی تھی لیکن آہستہ آہستہ اسکا دل موم پڑنا شروع ہوا۔ وقار اسے پہلی نظر میں ہی بہت اچھا لگا تھا۔ روشنی کو دیکھ کر تو وہ اسے پہچان ہی نہیں سکی تھی۔ وہ اسکے قیمتی لباس اور مہنگے زیورات دیکھ کر دنگ رہ گئی تھی۔ اور اسکے ساتھ ہی صابرہ کی یہ تشویش بھی ختم ہو گئی تھی کہ روشنی شادی کے بعد اسے خرچہ نہیں دے گی بلکہ اب تو اسے یقین تھا کہ روشنی اسے پہلے سے زیادہ سپورٹ کرے گی۔ اور یہ اسکی خام خیالی ہی تھی۔

www.novelsclubb.com

آئمہ کہاں ہے؟ وہ اپنی بہن کا پوچھ رہی تھی۔ وقار آفس چلا گیا تھا اسے چند ضروری کام تھے اور روشنی دو سال بعد اپنے گھر والوں سے مل کر اتنی خوش تھی کہ وہ اسے چاہ کر بھی اپنے ساتھ نہیں لایا تھا۔

آئمہ یونیورسٹی گئی ہوئی ہے۔ دو بجے تک آجائے گی۔ صابرہ نے اسے بتایا۔ لیکن جب چار بجے تک بھی آئمہ کی واپسی نہیں ہوئی تو مجبوراً روشنی کو واپس جانا پڑا۔ وقار کا ڈرائیور کافی دیر سے اسکا انتظار کر رہا تھا۔

میں اس سے اگلی بار مل لوں گی امی۔ صابرہ کو تسلی دیتی وہ وہاں سے چلی آئی تھی۔ صابرہ نے اسکے سامنے ہی اسے دو بار کال کی تھی اور روشنی کی آمد کا بتایا تھا لیکن وہ کہہ رہی تھی کہ اسے یونیورسٹی میں کچھ کام ہے اور اسے دیر ہو جائے گی۔

کافی کا کپ سائیڈ ٹیبل پہ رکھنے کے لئے وہ جھکی، اسکے لمبے بال اسکی پشت پر پھیلے ہوئے تھے۔ ذرا آگے بڑھ کر اس نے روشنی کے بالوں کو چوم لیا۔ مجھے تمھارے بال بہت پسند ہیں۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

مجھے پتا ہے۔اسکے سینے پہ تھوڑی ٹکائے وہ مسکراتی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

تمھیں کیسے پتا؟اسکے بالوں میں اگلیاں گھماتے اس نے پوچھا۔

نتاشہ نے بتایا تھا۔اس نے شرارت سے کہا۔

کیا بتایا تھا نتاشہ نے؟اسے کچھ حیرت ہوئی۔

یہی کہ آپ نے اسے میرے بالوں سے متعلق ہدایئت دی تھی کہ وہ انہیں کاٹنے یا خراب کرنے کی کوشش نہ کرے۔

یس۔اس نے مطمعن انداز میں کہا۔

.That was horrible

www.novelsclubb.com

اس نے یہ بھی بتایا تھا کہ مجھ پہ ڈارک میک اپ بلکل اچھا نہیں لگتا ہے۔یہ اسے شرمندہ کرنے کی ایک کوشش تھی لیکن وہ اسے ہر گز متاثر نظر نہیں آیا۔

-وہ کچھ سوچتے ہوئے بولا۔اسکا انداز ایسا تھا کہ وہ ہنس پڑی۔

نتاشہ کو آپ نے میرے بارے میں کیا بتایا تھا؟ مجھے کہہ رہی تھی اپنی شادی پہ ضرور بلانا۔ اسے اچانک یاد آیا تھا۔

کچھ نہیں بس یہی کہ تم میری دور کی کزن ہو اور حاصل پور میں رہ کر تمھاری گرومنگ نہیں ہو سکی اب شادی کے بعد امریکہ جانا ہے اسلئے تمھارا میک اوور کروانا ہے۔ کافی کا سپ لیتے وہ اسے بتا رہا تھا۔

ایک اور جھوٹ۔ سٹوریاں بنانے میں کافی مہارت ہے آپکو۔ وہ ہنس پڑا تھا۔

اچھا میری امی اور چھوٹی بہن آپ سے ملنے آنا چاہتی ہیں۔ اسے صابرہ کے فون کا خیال کا آیا جو انہوں نے کل کیا تھا اور آئمہ بھی اسکے گھر آنے کی خواہش رکھتی تھی۔

www.novelsclubb.com

آج رات تو میں کراچی جا رہا ہوں اور پھر وہاں سے واپسی پہ کل ایک میٹنگ ہے اور پرسوں رچرڈ آ رہا ہے اسکے ساتھ مجھے اگلے دن دبئی جانا ہے۔ اگلے ویک بلا لو۔ اس نے سوچتے ہوئے کہا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

پھر دبئی جارہے ہیں۔وہ حیرت سے بولی۔

ڈارلنگ وہاں میرا آفس ہے اور آدھا مہینہ میرا وہاں گزرتا ہے۔ویسے بھی آجکل جو پراجیکٹ شروع کیا ہوا ہے اسکی وجہ سے پاکستان سے زیادہ وہاں میری ضرورت ہے۔تمھیں لے کے جاؤں گا وہاں پھر دیکھنا کتنا بڑا پراجیکٹ ہے وہ اور میں مصروف ہونے کا ڈرامہ نہیں کررہا۔اسکی تھوڑی کو چومتے ہوئے وہ اب بستر سے اٹھ بیٹھا تھا۔

کراچی سے واپسی پہ وہ اسے ڈنر کے لئے باہر لے گیا تھا۔

عائشہ آپی کی کال آرہی ہے۔اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

السلام علیکم آپی۔کیسی ہیں آپ۔

وعلیکم السلام میں ٹھیک ہوں یہ بتاؤ روشنی کیسی ہے اسکی دبئی سے واپسی ہوگئی یا ابھی وہیں ہے؟تم نے تو اسے چھپا کر رکھا ہوا ہے۔اسکی بات سن کر وہ ہنسا تھا۔

www.novelsclubb.com

روشنی میرے ساتھ ہی ہے اور ٹھیک بھی ہے آپ خود بات کرلیں۔فون اسکو تھما کر وہ خود کھانے کی طرف متوجہ ہو گیا تھا۔

عائشہ اس سے کافی دیر باتیں کرتی رہی۔اتنے ماہ بعد اسکی عائشہ سے بات ہو رہی تھی۔کئی بار عائشہ نے اسکا نمبر مانگا تھا اور وقار کسی نہ کسی طرح اسکی بات ٹال جاتا تھا۔اس سے بات کرتے ہوئے روشنی مسلسل مسکرا رہی تھی۔عائشہ کے علاوہ اسکے دونوں بچوں نے بھی اپنی سوئیٹ مامی سے بات کی تھی اور اسے بتایا تھا کہ وہ دونوں اسے کتنا مس کر رہے ہیں۔

اگلے ہفتے اس نے صابرہ اور آئمہ کو ڈنر پہ بلایا تھا۔وہ دونوں اسوقت لاؤنج میں بیٹھی تھیں جب وقار گھر میں داخل ہوا۔ان دونوں کو دیکھ کر انہیں سلام کرتے ہوئے وہ اپنے بیڈروم میں چلا گیا تھا۔روشنی کے لئے وقار کا ان دونوں کو اسطرح اگنور کرنا حیران کن تھا۔وہ پچھلی بار صابرہ سے بہت خلوص اور اپنائیت سے ملا تھا۔

امی میں ابھی آتی ہوں۔ان سے معذرت کرتی وہ اپنے کمرے میں آگئی تھی۔

وہ فرینچ ونڈو سے سوئمنگ پول کو دیکھ رہا تھا۔روشنی کی طرف اسکی پشت تھی۔ زندگی میں اگر وہ کسی چہرے کو دوبارہ نہ دیکھنے کی خواہش کرتا تھا تو وہ ایک چہرہ تھا، اگر وقار کا بس چلتا تو ایک لمحہ بھی اسے اپنے گھر میں برداشت نہ کرتا۔غصے سے اسکا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔اپنے غصے پہ قابو پانے کی کوشش میں اسکی مٹھیاں بھینچی ہوئی تھیں۔ لیکن اچانک روشنی کے نرم بازوؤں کی محبت بھری گرفت نے اسکے تنے ہوئے وجود کو موم کی طرح پگھلا دیا تھا۔

لگتا ہے آپ کافی تھکے ہوئے ہیں۔امی اور آئمہ آپ سے ملنے آئے ہیں۔اسکی کمر میں اپنے بازوؤں کا گھیرا ڈالے وہ اسے بتا رہی تھی۔

اس نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔آئمہ آپ سے ملنے کے لئے بہت ایکسائیٹڈ تھی۔ امی نے بہت تعریف کی ہے اس سے آپکی۔وہ اس کی خاموشی سے کوئی نتیجہ اخذ کئے بغیر بولی۔وہ اب بھی اسکا چہرہ نہیں دیکھ پائی تھی۔ورنہ اس سے اگلا سوال کرنے کی ہمت نہ جٹا پاتی۔

www.novelsclubb.com

تم چلو، میں بس آرہا تھا۔ خود کو ریلیکس کرتے اس نے سنجیدگی سے کہا، روشنی اسکی

بات سن کر اب کمرے سے باہر جا چکی تھی۔ کتنا فرق تھا ان دونوں بہنوں میں،

ایک اتنی سادہ اور معصوم، دنیا کے ہر فریب سے پاک، جس کا خلوص اسکے لہجے سے

جھلکتا تھا۔ جس کی بے ریا آنکھوں میں اسے صرف سچ نظر آتا تھا اور آئمہ ——

دھوکے باز، لالچی، فلرٹ، جھوٹ کے سوا کچھ

بھی تو نہیں تھا اسکا وجود اور آج اس نے اس لڑکی کو اسکے ایک اور جھوٹ کے ساتھ

پکڑا تھا۔ اسے اتنے دنوں میں ایک بار بھی اندازہ نہیں ہوا تھا کہ آئمہ اور روشنی کا

کوئی تعلق ہو سکتا ہے۔ وہ جس آئمہ کو ایک سال سے جانتا تھا اس نے تو اپنا تعارف

ایک امیر خاندان کی اکلوتی بیٹی کی حیثیت سے کروایا تھا۔ اسے وہ دن آیا تھا جب

اسے رات کو اعظم کے ساتھ دیکھنے کے بعد اگلے دن وہ اس سے ملنے گیا تھا

===========

www.novelsclubb.com

تم میری کال کیوں نہیں ریسیو کر رہی تھی آئمہ ؟ پچھلی رات سے کئی بار وہ اسے کال کر چکا تھا اور وہ بہت مشکل سے اس سے ملنے پہ آمادہ ہوئی تھی۔

میں مصروف تھی۔اس نے لاپرواہی سے کہا تھا۔

اور غالبا اس مصروفیت کا نام اعظم مسعود ہے۔اس نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

مجھے یہ جان کر حیرت نہیں ہوئی کہ تم یہ سب جانتے ہو۔وہ اسکی ڈھٹائی پہ حیران ہوا تھا۔

تم میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتی ہو آئمہ، کسی سے چند دن پہلے ملنے کے بعد تم میرے ساتھ اپنی ایک سال پرانی کمٹمنٹ کیسے ختم کر سکتی ہو۔

میں اعظم مسعود کو پچھلے دو سال سے جانتی ہوں، میری فرینڈ کا کزن ہے وہ، کافی پرانی دوستی ہے اسکے ساتھ میری۔ تمھارا نمبر تو اسکے بعد آتا ہے۔یاد ہے کیسے ہاتھ

دھو کر میرے پیچھے پڑ گئے تھے۔میں نے سوچا چلو تھوڑے دن انجوائے کرتے ہیں۔ورنہ کہاں تم اور کہاں اعظم مسعود۔وہ تنفر سے بولی تھی۔

یہ تم کہہ رہی ہو آئمہ حالانکہ تم جانتی ہو تمھاری وجہ سے میں نے آپی سے کتنا بڑا جھوٹ بولا ہے، تم راضی تھی مجھ سے شادی کرنے کے لئے،اپنی والدہ سے بات کر چکی تھی اوراب تم کہہ رہی ہو کہ تمھارے لئے وہ سب ٹائم پاس تھا۔میں محبت کرتا ہوں تم سے اور یہ بات تم بھی جانتی ہو۔وہ اسکی باتوں سے چکرا گیا تھا۔

تو میں کیا کروں یہ تمھارا مسئلہ ہے اور تمھیں ایسا جھوٹ بولنے کی ضرورت بھی کیا تھی۔مجھ سے بہت سے لوگ شادی کے خواہشمند ہیں اب ہر کسی سے تو میں شادی نہیں کر سکتی ہوں۔وہ طنزیہ ہنسی ہنستے ہوئے کہہ رہی تھی۔اپنی یہ بے عزتی وہ مر کر بھی بھول نہیں سکتا تھا۔اسے اپنے سامنے بیٹھی اس حسن کی دیوی سے اس لمحے شدید نفرت ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

دکھ محبت میں ٹھکرائے جانے کا نہیں تھا بلکہ شاک اس ذلت نے دیا تھا جو کسی کے ہاتھوں بیوقوف بننے سے ملتی ہے۔

وہ ہمیشہ سے ایسی ہی تھی—ضدی، اسے وہ سب چاہیئے ہوتا تھا جو وہ ایک بار منہ سے نکال دیتی تھی۔ وہ ذہین تھی اور اسی وجہ سے سب گھر والوں کے دلوں میں اسکا نمایاں مقام تھا۔ روشنی اسکے برعکس پڑھائی میں کبھی بھی اتنی اچھی نہیں تھی۔ میٹرک تک اسکے گھر کے حالات دگرگوں تھے اور اسکی دنیا محدود۔ ایک سرکاری سکول میں پڑھتے ہوئے اسکا باہر کی دنیا سے کوئی واسطہ نہیں تھا۔ اس نے روشنی کو جان مارتے دیکھا تھا چند ہزار کی نوکری کے لئے جوتیاں چٹخاتے دیکھا تھا۔ اسے روشنی نہیں بننا تھا، وہ آئمہ تھی، اسے بہت کچھ حاصل کرنا تھا اور وہ بھی بغیر جدوجہد کے۔ روشنی کی قناعت پہ اسے غصہ آتا تھا۔ اسکی ماں بھی روشنی کی طرح تھوڑے سے پیسوں پہ صبر شکر کرتی اور وہ اندر ہی اندر انکی اس حماقت پہ ہنستی تھی۔ روشنی دبئی چلی گئی تو گھر میں اچانک کھلا پیسہ آنے لگا۔ روشنی

www.novelsclubb.com

کے جانے کے بعد صابرہ مکمل طور پر اسکے ہاتھ میں تھیں۔حالات بدلے تو صابرہ کی سوچ بھی بدل گئی تھی۔کالج میں آکر اسکا ملنا جلنا جس کلاس کی لڑکیوں سے ہوا اس نے

اسے اپنے موجودہ حالات سے اور بھی شاکی کر دیا تھا۔وہ ان جیسی بننا چاہتی تھی۔لڑکوں سے اسکی پہلی دوستی تھرڈ ائیر میں شروع ہوئی،وہ اسکی کلاس فیلو کا بھائی تھا اور اس پہ بری طرح فریفتہ تھا۔اسکے ساتھ باتیں کر کے،گھوم پھر کر اسے اچھا لگتا تھا لیکن وہ اس سے کوئی جذباتی وابستگی نہیں رکھتی تھی۔وہ خود بھی اسٹوڈنٹ تھا اور اسکی مالی حالت بھی مستحکم نہیں تھی پھر بھی وہ اس پہ کافی خرچہ کرتا تھا۔وہ جلد ہی اس سے بور ہو گئی تھی کیونکہ وہ ہاتھ دھو کر اس کے پیچھے پڑ گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

پھر یکے بعد دیگرے وہ چند اور لڑکوں سے دوستیاں کرتی رہی اور پہلے کی طرح ان کے ساتھ گھومتی پھرتی رہی لیکن یہ دوستیاں محض ہوٹلنگ اور سینیما کی حد تک تھیں۔اسوقت وہ صابرہ سے سہیلی کے ساتھ جانے کا یا کالج میں ایکسٹرا کلاسوں کا

بہانہ کر لیا کرتی تھی۔اعظم مسعود وہ پہلا شخص تھا جس سے ملاقات کے بعد وہ خود اس سے رابطے کی کوششوں میں لگ گئی تھی۔وہ ایک ایم این اے کا بیٹا تھا،اسسٹنٹ کمشنر تھا اور بے تحاشہ امیر اور مضبوط خاندانی بیک گراؤنڈ رکھتا تھا۔اس سے روشنی کی ملاقات روبی کے گھر ایک پارٹی میں ہوئی تھی۔وہ اسکا دور کا کزن تھا۔اگلی بار وہ اسے ایک ہوٹل میں ملا تھا جہاں وہ اپنی چند دوستوں کے ساتھ ہائی ٹی کے لئے گئی ہوئی تھی۔اس بار اعظم مسعود کو بھی اس میں دلچسپی پیدا ہوئی تھی۔اور اس سے ملاقاتوں

کا سلسلہ چل نکلا تھا۔وہ اسے ایک اور دنیا سے متعارف کروا رہا تھا۔آزادی اور بے تحاشہ دولت سے اسکا تعارف اعظم مسعود کی بدولت ہوا تھا۔وہ اسے مہنگی مہنگی چیزیں خرید کے دیتا،پرفیوم،قیمتی سوٹ،فائیو سٹار ہوٹلوں میں کھانے اور نئے نئے موبائل فون اسے اعظم کی مہربانی سے ملے تھے۔اس میں ایسا چارم تھا کے اعظم جیسا گھاک اور

www.novelsclubb.com

فلرٹ فطرت شخص بھی پوری طرح اسکے قبضے میں تھا۔اس میوزیکل کنسرٹ کے ٹکٹ بھی اسے اعظم مسعود نے ہی بھجوائے تھے کیونکہ اس نے وہاں جانے کی خواہش کا اظہار کیا تھا۔وہ خود ایسی جگھوں پہ نہیں جاتا تھا۔اور وہیں اسے وقار ملا تھا۔ اسے وقار سے دوستی میں انٹرسٹ نہیں تھا کیونکہ وہ اعظم مسعود جیسا حکم کا اکا گنوانا نہیں چاہتی تھی۔ لیکن وقار اس میں ضرورت سے زیادہ دلچسپی لے رہا تھا۔ اعظم کی پوسٹنگ حاصل پور تھی کونسا وہ اسکی نگرانی کرواتا تھا اسلئے وقار کے ساتھ وقت گزاری میں کیا حرج تھا۔اور پھر وقار سے بھی اسے فائدہ ہی مل رہا تھا۔وقار کو اس نے اپنی حقیقت نہیں بتائی تھی۔اسے ضرورت بھی نہیں تھی۔اعظم اسکے بیک گراؤنڈ کے بارے میں سب کچھ جانتا تھا،روبی کی وجہ سے اسے پتا چل جاتا اسلئے اس سے چھپانے کا فائدہ نہیں تھا۔شروع میں صابرہ اس سے ان مہنگے تحائف کی وجہ سے سوال جواب کرتی تھی۔آہستہ آہستہ اسے بھی یہ سب قابل قبول ہو گیا تھا۔یہ ضروری تو نہیں تھا وہ لوگ تمام عمر ایک سے معاشی حالات کے ساتھ گزر

www.novelsclubb.com

بسر کرتے۔ وقار کو آئمہ نے ایک آپشن کے طور پہ رکھا ہوا تھا لیکن جس دن اعظم مسعود نے اسے شادی کے لئے پرپوز کیا اس نے وقار سے پیچھا چھڑوالیا۔

ڈنر ٹیبل پہ بھی وہ خاموشی سے بیٹھا تھا۔ وہ باہر آنا تو نہیں چاہتا تھا لیکن وہ روشنی کو ہرٹ نہیں کر سکتا تھا۔ صابرہ کے ساتھ وہ معمول کے انداز میں بات چیت کرتا رہا تھا آئمہ کی معنی خیز مسکراہٹ دیکھ کر بھی وہ جان بوجھ کر اسے نظر انداز کر رہا تھا۔

روشنی یہی سمجھ رہی تھی کہ وقار کا اسے اگنور کرنا اسلئے ہے کیونکہ اسکی ضد اور دباؤ کی وجہ سے روشنی کو کلب جانا پڑا۔ وہ وقار کی ذہنی کیفیت سے انجان تھی جو اسوقت صرف یہ سوچ رہا تھا کہ اسے کن الفاظ میں روشنی کو اپنے اور آئمہ کے بارے میں بتانا ہے۔ وہ نہیں چاہتا تھا اس سے پہلے آئمہ

www.novelsclubb.com

روشنی کو کوئی بات بتائے۔ وہ آئمہ سے کچھ بھی امید کر سکتا تھا۔

روشنی کو لے کر آنا بیٹا۔ صابرہ جانے سے پہلے اسے انوائیٹ کر رہی تھی۔ روشنی

جانتی تھی وہ بہت مصروف ہے اور پھر وقار کے اور انکے اسٹیٹس میں زمین آسمان کا فرق تھا، وہ اسے وہاں لے کر جانے کے لئے اصرار نہیں کر سکتی تھی۔

امی، وقار بہت مصروف ہیں آجکل اپنے کام کے سلسلے میں، آپ فکر نہ کریں کچھ دن تک میں خود آجاؤں گی آپ سے ملنے۔ وہ وقار کو مشکل میں نہیں ڈالنا جانتی تھی۔

میں جتنا بھی مصروف ہوں تمھارے لئے وقت نکال سکتا ہوں۔ اسکی طرف پیار سے دیکھتے وہ اسے کہہ رہا تھا۔ مسکراتے ہوئے بے اختیار روشنی نے اپنا ہاتھ اسکے بازو پہ رکھا تھا۔ یہ اظہار تشکر تھا جو وہ خود کو ملنے والے اس مان کے بدلے اسوقت کرنا چاہتی تھی۔

آپ فکر نہ کریں آنٹی ہم جلد ہی آپکی طرف چکر لگائیں گے۔ وہ اب صابرہ سے کہہ رہا تھا۔ آئمہ چپ چاپ کھڑی ان دونوں کو دیکھ رہی تھی اسکی آنکھوں میں کچھ تھا جسے روشنی سمجھ نہیں پائی تھی۔

www.novelsclubb.com

ان لوگوں کو ڈرائیور کے ذریعے گھر بھجوا کر وہ دونوں اپنے کمرے میں آ گئے تھے۔

روشنی مجھے تم سے کچھ بات کرنی تھی۔ وہ شیشے کے سامنے کھڑی اپنی جیولری اتار رہی تھی جب وقار نے کچھ سوچتے ہوئے اپنی بات شروع کی لیکن اسی پل اسکا موبائل بجنا شروع ہو گیا۔ رچرڈ کی کال

آ رہی تھی۔ اس سے بات کرتے ہوئے وہ کمرے سے باہر نکل گیا۔ اسٹڈی میں آ کر اسے کچھ ڈاکومنٹس دیکھنے تھے جو رچرڈ اسے ای میل کر چکا تھا۔ ان فائلز کو چیک کرنے کے بعد وہ ایک بار پھر رچرڈ کو کال کرنے بیٹھ گیا تھا۔ اپنے کاموں سے فارغ ہو کر وہ جب تک کمرے میں آیا روشنی تقریباً سو چکی تھی۔ ویسے بھی کافی رات ہو چکی تھی اس نے سوچا وہ اسے پہلی فرصت میں کل سب کچھ بتا دے گا۔ وہ صبح جلدی آفس آ گیا تھا اور کافی مصروف تھا۔

آپ لنچ پہ گھر آ جائیں وقار۔ آپکی فیورٹ ڈش بنا رہی ہوں میں۔ روشنی اسے فون پہ کہہ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

اسکی بات سن کر وہ مسکرا دیا تھا۔وہ آفس میں کافی بزی تھا۔اپنے سامنے پڑی فائلوں سے سر اٹھا کر اس نے خود کو ریلیکس کرنے کے لئے سر کرسی کی پشت پہ ٹکا دیا۔

ابھی ایک میٹنگ شروع ہونے والی ہے اسکے بعد گھر آؤں گا پھر لنچ کے بعد دوبارہ آفس۔کافی وقت ضائع ہو جائے گا۔وہ سوچتے ہوئے بولا۔

اوہ ـــــــ مطلب آپ نہیں آسکتے ہیں۔اس نے مرجھائے ہوئے لہجے میں کہا۔

آپ ایسا کیوں نہیں کرتیں کہ آپ میرے آفس آجائیں آج میں آپکو اپنی فیورٹ جگہ پہ لنچ کرادوں گا۔وہ اسی کے لہجے میں اسے کہہ رہا تھا۔

اور میرے بنائے کھانے کا کیا ہوگا؟وہ مصنوعی ناراضگی سے بولی تھی۔

وہ میں ڈنر میں کھالوں گا۔جواب فوراً آیا تھا۔

ٹھیک ہے پھر میں آپکے آفس آجاتی ہوں۔وہ بخوشی راضی ہوگئی تھی۔

www.novelsclubb.com

اس سے فون پہ بات کر کے وہ دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو گیا تھا۔اس لڑکی میں جادو تھا۔ کتنی بھی تھکن اور مصروفیت ہوتی وہ اسے منٹوں میں اپنی باتوں سے ریلیکس کر دیتی تھی۔ میٹنگ سے فارغ ہو کر وہ اپنے آفس میں داخل ہوا تھا جب اسکی سیکرٹری نے اسے ایک لڑکی کے بارے میں بتایا تھا جو اس سے ملنا چاہتی ہے۔

تم میرے آفس میں کیا کر رہی ہو ؟ اپنے دفتر میں آئمہ کو دیکھ کر اسکا پارہ چڑھ گیا تھا۔وہ اسکی ہٹ دھرمی پہ حیران رہ گیا تھا۔

میں تمھیں اتنا بیوقوف نہیں سمجھتی تھی وقار حسن، تم مجھ سے بدلہ لینے کے لئے میری اس کم عقل بہن سے شادی کر لو گے۔

Listen Aima this is my office and I don’t want to create any scene here, you just leave .it immediately

(سنو آئمہ یہ میرا دفتر ہے اور میں یہاں کوئی تماشہ کھڑا نہیں کرنا چاہتا، تم یہاں سے فورا چلی جاؤ۔)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وقار اسے لنچ پہ بلا رہا تھا اسلئے وہ ایک بجے اس کے آفس پہنچی تھی۔ وہ یہاں پہلے بھی آچکی تھی اسلئے کسی کی معاونت کے بغیر وہ وقار کے کمرے کی طرف بڑھ گئی تھی۔ شیشے کی کیبن میں بیٹھی وقار کی سیکرٹری کو دیکھ کر اس نے مسکراتے ہوئے ہاتھ ہلایا تھا جو اسے دیکھ کر اپنی کرسی سے کھڑی ہو گئی

تھی۔ اسے بیٹھنے کا اشارہ کر کے وہ اب وقار کے کمرے کا دروازہ کھول رہی تھی

جب اپنے کانوں میں پڑتی آئمہ کی آواز سن کر وہ ٹھٹھک گئی

تھی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

مجھے اسے دیکھ کر ترس آتا ہے کیسے بچوں کی طرح وہ اس لالی پاپ سے بہلی ہوئی ہے جسے تم نے محبت کا نام دیا ہے۔بیچاری یہ بھی نہیں جانتی کہ چند ماہ پہلے تک اسکا محبت کرنے والا شوہر مجھ سے شادی کرنے کے لئے مرا جارہا تھا۔میرے لئے دیوانہ تھا میں دن کہتی تو وہ وہ دن دہراتا تھا اور میرے رات کہنے پہ اسکی رات ہوتی تھی۔اب میں یہ کیسے مان لوں کہ اچانک تمھیں میری بہن سے محبت ہوگئی ہے جو نہ صورت میں مجھ سے بہتر ہے اور نہ اسکے پاس میرے جیسی تعلیم ہے۔یقیننا یہ سب کچھ مجھے جیلس کرنے کے لئے ہی کیا گیا ہوگا۔وہ طنزیہ لہجے میں بولی تھی۔

آئمہ تم ـــــــ اس سے آگے وہ کچھ کہہ نہیں پایا تھا۔دروازے کے بند ہونے کی آواز پہ اس نے چونک کر دیکھا۔

www.novelsclubb.com

میرے کمرے کے باہر کون تھا؟انٹر کام پہ وہ اپنی سیکرٹری سے معلوم کررہا تھا۔

سر آپکی مسز تھیں۔وقار کے پیروں کے نیچے سے زمین نکل گئی تھی۔اسکا دماغ بھک سے اڑ گیا تھا۔وہ اسے سچ بتانا چاہتا تھا لیکن یہ سب اس انداز میں اس تک پہنچے گا یہ وہ آخری بات تھی جو اس نے سوچی تھی۔

=====

اپنے موبائل سے اسکا نمبر ڈائل کرتے وہ باہر کی طرف بھاگا تھا۔آئمہ اسکے آفس میں ہے اسے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔وہ گھر جارہا تھا۔اپنی شادی کے پہلے چند ہفتوں میں اپنے رشتے میں آئی اس غلط فہمی کو اسے فورا دور کرنا تھا۔اسکا موبائل بند تھا اسکا اسطرح وقار سے بغیر ملے چلے جانا اسے اپ سیٹ کر رہا تھا۔پتا نہیں اس نے کتنی بات سنی تھی اور اس سے کیا نتیجہ اخذ کیا تھا۔لیکن وہ حیران تھا چند منٹ میں وہ غائب کہاں ہو گئی تھی۔اس نے ڈرائیور سے بھی پوچھا لیکن اس نے بھی اسے آفس ڈراپ کرنے کے بعد دوبارہ نہیں دیکھا تھا۔وہ گھر پہنچ چکا تھا لیکن روشنی گھر پہ نہیں تھی۔چند بار اسکے موبائل پہ کال کرنے کے بعد وہ صابرہ کی

www.novelsclubb.com

طرف چلا گیا۔وہ اگر گھر نہیں آئی تو اپنی والدہ کے پاس گئی ہو گی۔یہی سوچ کر وہ

صابرہ کی طرف چلا گیا،روشنی وہاں بھی نہیں تھی۔صابرہ اس کو دیکھ کر کافی

پریشان ہو گئی تھی۔وہ حیران تھی کہ آخر ان دونوں کے درمیان ایسا کیا ہوا ہے کہ

روشنی اسے بغیر

بتائے کہیں چلی گئی ہے۔بوجھل دل سے وہ وہاں سے نکلا تھا۔بے مقصد سڑکوں پہ

گاڑی دوڑاتے اس نے کئی بار گھر کال کر کے ملازمہ سے روشنی کے بارے میں

پوچھا۔

روشنی بی بی ابھی تک نہیں آئی ہیں۔ہر بار کا دہرایا یہ جملہ اسکے کانوں سے ٹکرا رہا

تھا۔وہ ہر جگہ اسے تلاش کر چکا تھا سوائے اپنے دفتر

www.novelsclubb.com

کی بیک سائیڈ کے جہاں وہ بہت دیر اکیلی بیٹھی رہی تھی اور پھر وہاں سے نکل کر

ایک نزدیکی پارک میں آگئی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تم وقار کو کب سے جانتی ہو۔ چند جملے جو اسکے کانوں تک پہنچے تھے ان سے وہ اتنا تو سمجھ گئی تھی کہ آئمہ اور وقار ایک دوسرے کو پہلے سے جانتے ہیں۔ وہ شاک کی کیفیت میں تھی۔ اسکا دماغ کام نہیں کر رہا تھا۔ بہت دیر تک قریبی پارک میں بیٹھے رہنے کے بعد وہ آئمہ کے پاس گئی تھی۔

ایک سال سے زیادہ ہو چکا ہے۔

کیا رشتہ تھا تم دونوں کے درمیان؟

کیا یہ تمھیں وقار نے نہیں بتایا کہ اسکا اور میرا کیا رشتہ تھا۔ محبت کرتا تھا وہ مجھ سے، مرتا تھا دل و جان سے مجھ پر، شادی کرنا چاہتا تھا مجھ سے۔

www.novelsclubb.com

تم جھوٹ بول رہی ہو۔

میں تم سے کیوں جھوٹ بولوں گی آپی؟

وقار بہت سی لڑکیوں سے ملتے ہیں، اپنے پروفیشن اور دوستانہ طبعیت کی وجہ سے انکی کافی بے تکلفی ہے لڑکیوں کے ساتھ، ہو سکتا ہے تمھیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہو۔

اسے نتاشہ یاد آئی تھی۔

آپی تم اگر بیو قوفوں کی جنت میں رہنا چاہتی ہو تو مجھے کوئی اعتراض نہیں لیکن میں کم سے کم تم سے یہ جھوٹ نہیں بولوں گی کہ ہاں اسکے فرینڈلی رویے کی وجہ سے مجھے یہ غلط فہمی ہو گئی تھی۔ایک سال میرے پیچھے پھر تا رہا ہے وہ، اپنی بہن سے یہاں تک کہہ چکا

تھا کہ اس نے مجھ سے شادی کر لی ہے کیونکہ وہ اسکی شادی اپنی نند کے ساتھ کروانے میں انٹرسٹیڈ تھی۔ میرے

www.novelsclubb.com

اور اسکے درمیان تھوڑی سی مس انڈرسٹینڈنگ کیا ہو گئی اس نے تم سے شادی کر لی۔ وہ جانتا تھا میں اسے اپنی بہن کے ساتھ دیکھوں گی تو جیلس ہو جاؤں گی، اس سے پیچ اپ کرنے کی کوشش کروں گی۔

.And he was right

میں تو پہلے ہی اسکے ساتھ جھگڑے کے بعد کافی شرمندہ تھی۔ تمھیں اسکے ساتھ دیکھا تو مجھے اس پہ اور بھی ترس آیا، اب کہاں تم اور کہاں میں۔ یہ وقار کا اسٹینڈرڈ تو نہیں ہے۔ تم جیسی سیدھی سادھی اور معمولی شکل وصورت کی انٹر پاس بیوی اسکے اسٹیٹس سے کہاں میچ کرتی ہے۔ لیکن مجھے تمھارے لئے بھی بہت افسوس ہوتا ہے۔ اسے کم سے کم میری بہن کو ہتھیار نہیں بنانا چاہئیے تھا۔ اور اسی بات پہ اس سے جھگڑا کرنے میں آج اسکے آفس گئی تھی۔

آئمہ کے انکشاف پہ اس نے ایک گہری سانس لی تھی۔ تو یہ تھی وہ وجہ جو وقار کو بازار میں بکتی ایک لڑکی کو اپنی بیوی بنا کر اپنے گھر لانا تھا۔ کتنی تحقیر تھی آئمہ کی باتوں میں اسکے لئے، یہ وہی آئمہ تھی جس کے روشن مستقبل کے لئے اس نے اپنی زندگی مختص کر رہی تھی۔ جس کی خوشیوں پہ وہ اپنا آپ قربان کر سکتی تھی آج وہ اسے احساس دلا رہی تھی کہ اس کی بہن معمولی صورت اور کم تعلیم یافتہ ہے۔ لیکن

www.novelsclubb.com

اس نے کچھ غلط تو نہیں کہا تھا آئمہ ان تمام خصوصیات کی مالک تھی جو کسی بھی قابل اور کامیاب شخص کو اپنی طرف متوجہ کر سکتی

تھی۔وہ سچ میں بیوقوفوں کی جنت میں ہی تو رہتی تھی جو یہ نہیں جان پائی کہ اسکا اور وقار کا کیا مقابلہ۔وہ زمین تھی اور وقار آسمان ان دونوں کا ملاپ کیسے ممکن تھا۔

زمین کتنی بھی خوبصورت ہو اسکا آسمان سے کیا مقابلہ۔آئمہ کی باتوں سے وہ ڈھے گئی تھی۔بوجھل قدموں سے چلتی وہ وہاں سے نکل گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Self satisfaction

تم اسوقت کہاں ہو میں تم سے ابھی اور اسی وقت ملنا چاہتا ہوں۔فون پہ اسے جگہ بتا کر وہ خود بھی آفس سے نکل گیا تھا۔اس سے بھی پہلے وہ وہاں موجود تھی،ہمیشہ کی طرح اٹریکٹو،خوبصورت اور مغرور۔اسے اپنی طرف آتا دیکھ کر وہ مسکرائی تھی۔وہ جانتی تھی وقار اسے ضرور کال کرے گا۔اگر ایسا نہ ہوتا تو وہ حیرت سے مر جاتی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اب تک جتنے بھی لڑکوں سے اس نے دوستی کی تھی وہ سب اسکے لئے اتنے ہی بے چین تھے، اسکے ایک اشارے پہ کھنچے چلے

آتے تھے۔اور یہ شخص تو اس پہ دل و جان سے فریفتہ تھا۔اسکے ساتھ گزرا ہوا وقت وہ کبھی نہیں بھول سکتی تھی۔حالانکہ وہ بھی انہی بیوقوف مردوں کے قبیلے سے تھا جو لڑکیوں کی خوبصورتی اور انکی اداؤں کے دیوانے ہوتے ہیں اور اسے مردوں کو بیوقوف بنانا آتا تھا۔شروع میں وہ اسے ایک اچھا ٹائم پاس لگا تھا اور اسے اس سے شادی میں کوئی دلچسپی نہیں تھی، اعظم مسعود بھلے فلرٹ تھا لیکن اس جیسا اسٹیٹس اور مضبوط بیک گراؤنڈ وقار کے پاس ہرگز نہیں تھا۔اور پھر اعظم مسعود نے اسے شادی کی پیشکش کی تو وہ وقار سے پیچھا

www.novelsclubb.com

چھڑانے کی ترکیبیں سوچنے لگی لیکن اسکا یہ کام اتنی آسانی سے ہو جائے گا اس نے سوچا بھی نہیں تھا۔وقار نے اسے اعظم کے ساتھ دیکھ لیا تھا اور وہ خود ہی اسکی جان چھوڑ چکا تھا۔اعظم کے ساتھ وہ بہت خوش تھی اور یہ خوشی قائم بھی رہتی اگر وہ

وقار کے ساتھ روشنی کو نہ دیکھتی۔ ہتک سی ہتک محسوس کی تھی اس نے۔ وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ وقار اسے چھوڑنے کے بعد اسکی معمولی شکل وصورت کی کم تعلیم یافتہ بہن سے شادی کر لے گا۔ تھا کیا اس میں نہ لکس نہ تعلیم، ساری زندگی بسوں کے دھکے کھانے والی چند ہزار روپے کے لئے خود کو ہلکان کرنے والی اس بیوقوف سی روشنی کو وہ وقار کے ساتھ دیکھ کر حیران رہ گئی تھی۔ کتنے مان سے وہ اسکا ذکر کر رہی تھی، کس غرور سے وہ اسکے بازو پہ اپنا ہاتھ رکھے بیٹھی تھی وہ منظر دیکھ کر اسکے تن بدن میں آگ لگ گئی تھی۔ اسکے مہنگے کپڑے، قیمتی ڈائمنڈ اور وہ گھر جہاں وہ کسی ملکہ کی طرح بیٹھی تھی۔ حسد اور غصے میں وہ اس گھر سے نکلی تھی۔ جس روشنی کو ساری زندگی اس نے ایثار اور قربانی کرتے دیکھا تھا، آئمہ کو خوش کرنے کے لئے وہ کسی بھی حد تک جا سکتی تھی۔ روشنی کو پریشان کر کے اسے مزا آتا تھا۔ ملتی تھی۔ پچاس ہزار کیا حیثیت رکھتے تھے اسکے لئے وہ کسی سے نہ بھی کہتی تب بھی اسکے پاس اتنے بے شمار قیمتی تحائف موجود تھے جنھیں بیچ کر وہ اپنی فیس ادا

www.novelsclubb.com

کر سکتی تھی لیکن وہ ایسا کیوں کرتی۔اسے لوگوں کو آزمانے میں مزا آتا تھااور اگر روشنی نے اس کی ذمہ داری اٹھائی تھی تو یہ اسی کو پوری کرنی تھی۔وہ نہیں جانتی تھی روشنی نے وہ پیسے کہاں سے ارینج کئے تھے لیکن اسکی سوچ کے مطابق اس نے وہ پیسے بجھوادیئے تھے۔لیکن اب کچھ ایسا ہو گیا تھا جو وہ خواب میں بھی نہیں سوچ سکتی تھی۔وہ کسی صورت روشنی کو وقار کے ساتھ دیکھ نہیں سکتی تھی۔اچانک اسے وقار میں دلچسپی دوبارہ پیدا ہو گئی تھی اور اب اسے وقار چاہیئے تھا۔وقار کی ناراضگی اسکی توقع کے عین مطابق تھی لیکن وہ جلد اسے منا لے گی،وہ اس سے اتنی محبت کرتا تھا کہ زیادہ دن ناراض نہیں رہ سکتا تھا اور روشنی کو تو جو کچھ وہ بتا چکی تھی اسکے بعد اگر وقار اسے نہ بھی چھوڑتا تو روشنی اسے خود چھوڑ دے گی۔اس نے بہت سوچ سمجھ کے ساری پلاننگ کی تھی۔

www.novelsclubb.com

Self satisfaction

وہ کرسی کھینچ کر اسکے بلکل سامنے بیٹھا بہت غور سے اسکی طرف دیکھ رہا تھا۔

میں جانتی تھی تم مجھے ضرور کال کرو گے۔اس نے ایک ادا سے کہا۔

تم نے ٹھیک سوچا تھا کال تو مجھے کرنی ہی تھی تم سے ایک ملاقات تو ضروری تھی۔

وہ بہت سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔

بس ایک ملاقات، میں تو سمجھی تھی تمھیں مجھ سے بار بار ملنے میں دلچسپی ہے۔اس نے معنی خیز انداز میں کہا۔

تم نے غلط سوچا۔آج کے بعد نہ مجھے تم سے ملاقات میں دلچسپی ہے اور نہ ہی تمھاری شکل دیکھنے میں کوئی انٹرسٹ ہے۔میں نے تمھیں یہاں صرف یہ کہنے کے لئے بلایا ہے کہ اگر تم نے میرے یار وشنی کے درمیان آنے کی کوشش کی تو اپنے انجام کی ذمہ دار تم خود ہو گی۔آج جو کچھ ہوا اس سے تم میرے اور روشنی کے درمیان دراڑ نہیں ڈال سکتی ہو۔لیکن میری تمھیں وارننگ ہے روشنی کو مجھ سے بدگمان کرنے کی کوشش کرو گی تو میں تمھیں جان سے مار ڈالوں گا۔وہ بہت سخت اور ہموار لہجے میں اسے کہہ رہا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تم اس بیوقوف، جذباتی اور معمولی سی لڑکی کے لئے مجھے جان سے مارنے کی دھمکی دے رہے ہو؟ وہ شاک کے عالم میں تھی۔

معمولی وہ نہیں بلکہ معمولی تم ہو۔ جس صورت پہ اتنا غرور ہے تمھیں اس میں تمھارا اپنا کوئی کمال نہیں ہے۔ اس صورت کے پیچھے چھپے اپنے گھناؤنے چہرے کو کبھی میری نظروں سے دیکھو، تمھیں خود سے نفرت ہو جائے گی۔ تم اسی دن میرے دل سے اتر گئی تھی آئمہ جس دن تم میری نظروں سے گری تھی۔ میں نے زندگی میں اگر کوئی دعا سچے دل سے کی ہے تو وہ یہی تھی کہ مجھے تمھاری شکل کبھی دیکھنی نہ پڑے۔ تم ہو کیا چیز، تم جیسی لڑکیاں کسی عزت دار آدمی کی بیوی تو کیا داشتہ بننے کے قابل بھی نہیں ہیں۔ وہ

www.novelsclubb.com

بہت تلخی سے کہہ رہا تھا اور آئمہ کا غصے سے برا حال ہو رہا تھا۔

کیا کہا تم نے؟۔۔۔۔ میں تمھاری داشتہ بننے کے بھی قابل نہیں؟ تمھاری ہمت کیسے ہوئی مجھ سے ایسی بات کرنے کی۔ تم کیا سمجھتے ہو جس روشنی کی وجہ سے تم مجھے

دھتکار رہے ہو وہ اب تمھارے ساتھ رہے گی۔سب بتا چکی ہوں میں اسے اپنے اور تمھارے بارے میں۔میں جانتی ہوں اسے، وہ بہن ہے میری اور کتنی جذباتی اور بیوقوف ہے اسکا شائد تمھیں اندازہ بھی نہیں۔آج جو اسے پتا چلا ہے اسکے بعد وہ خود تمھیں چھوڑ دے گی۔اسے مجھ سے زیادہ تم پہ اعتبار نہیں ہے۔وہ غصے سے پاگل ہو رہی تھی، یہ سوچے بغیر کہ ارد گرد کتنے لوگ اسے دیکھ رہے ہیں وہ ہذیانی کیفیت میں بولے جا رہی تھی۔

روشنی میرے ساتھ رہے یا نہ رہے، لیکن تم یہ بھول جاؤ کہ میں دوبارہ کبھی تمھیں اپنی زندگی میں شامل کروں گا۔اپنی بات ختم کر کے وہ کرسی پرے دھکیلتا وہاں سے چلا گیا تھا۔غصے میں اپنی انگلیوں کو مڑوڑتی وہ اسے وہاں سے جاتے دیکھتی رہی تھی۔

وقار گھر میں داخل ہوا تو وہ بری طرح ڈسٹرب تھا۔اپنے کمرے میں داخل ہو کر بے دلی سے ٹائی کی ناٹ کھولتے اس نے اپنا کوٹ بیڈ پہ پھینکا تھا۔بیٹیو کا دروازہ کھلا

www.novelsclubb.com

تھااور وہ سوئمنگ پول کے کنارے گم صم بیٹھی تھی۔دھیمے قدموں سے چلتا وہ اسکے قریب آیا لیکن اس نے ایک بار بھی اسکی طرف نہیں دیکھا تھا۔کچھ کہے بغیر وہ اب اسکے برابر بیٹھ گیا تھا۔

تم یہاں بیٹھی ہو اور میں تمھیں کب سے کال کر رہا تھا۔

زندگی ایک بار پھر بہت الجھ گئی ہے۔جتنا سلجھانے کی کوشش کر رہی ہوں سرا ہاتھ ہی نہیں آرہا۔اسکا لہجہ بہت ٹوٹا ہوا تھا۔وہ اسکے چہرے کی طرف دیکھے بغیر بھی جانتا تھا کہ اسکی آواز میں لرزش تھی

روشنی تم مجھ پہ اعتبار کرتی ہو؟یہ سوال تھا یا شکائیت وہ جان نہیں پائی تھی۔اس نے منہ اٹھا کر پہلی بار وقار کی طرف دیکھا۔وہ اسے بہت تھکا اور بکھرا ہوا لگا تھا۔کیا یہ شخص ناقابل اعتبار ہو سکتا ہے؟کیا یہ شخص اسکی بہن سے بدلا لینے کے لئے اسکا استعمال کر سکتا ہے؟کیا یہ شخص اسکی بہن کے کہنے پہ اسے چھوڑ سکتا ہے؟بہت

www.novelsclubb.com

سارے سوال تھے جو اسوقت سانپ کی طرح پھن اٹھائے اسکے دل میں اٹھے تھے۔اوران سب کا صرف ایک جواب تھا۔

نہیں ــــــ یہ دھوکے باز نہیں ہے۔اسکے ہر لفظ پہ اسے آنکھیں بند کر کے یقین تھا۔

میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں روشنی۔اسکی آنکھوں میں دیکھتے وہ بہت سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔

مجھے تم سے محبت کب اور کیسے ہوئی میں نہیں جانتا لیکن میں تمھارے بغیر نہیں رہ سکتا۔تم ان لوگوں میں سے نہیں جو آپکو پہلی نظر میں اپنا بنا لیتے ہیں بلکہ تم اوس کی طرح قطرہ قطرہ دل میں اترتی ہو۔جب تم یہاں تھی میں ایک بار بھی اس احساس سے نہیں گزرا،میرے کمرے میں تمھاری موجودگی مجھے پریشان کرتی تھی،مجھے اپنی پرائیویسی میں خلل محسوس ہوتا لیکن جس دن تم یہاں سے گئی میں تمام رات سو نہیں پایا۔بار بار میری نظر اس خالی صوفے پہ جاتی اور میں الجھ جاتا۔اس سوئمنگ

www.novelsclubb.com

پول کے کنارے تمھیں بیٹھے دیکھنے کی جیسے عادت سی ہو گئی تھی۔ مجھے یہ خالی جگہ پریشان کرتی۔ چند بار

تمھارے ہاتھوں کی بنی کافی کا ذائقہ میں عفت بی کی بنائی کافی میں کھوجتا اور ہر بار مایوسی ہوتی۔ عائشہ آپی کو چاہ کر بھی میں یہ نہیں کہہ پایا کہ تمھیں چھوڑ چکا ہوں جیسا کہ میں نے پلان کیا تھا، تمھاری ہر چیز اس کمرے میں تمھاری امانت کی طرح رکھی رہی۔ میری الماری میں رکھے تمھارے کپڑوں سے لے کر میری ڈریسنگ ٹیبل پہ پڑا تمھارا پرفیوم اور کاسمیٹکس بھی میں وہاں سے ہٹا نہیں پایا۔ تمھارے جانے کے بعد میں کئی بار دبئی آیا۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ تم وہاں نہیں ہو گی میں دو بار اس کلب میں گیا۔ میں تمھارا پتہ جانتا تھا چاہتا تو تم سے مل سکتا تھا لیکن میں نہیں چاہتا تھا کہ تمھیں یہ لگے کہ میں تم سے اسپیشلی ملنے آیا ہوں بے مقصد مال میں گھومتے ہوئے کسی سڑک پہ چلتے تم کہیں اچانک میرے سامنے آجاؤ اور میں تمھیں ایک نظر دیکھ سکوں۔ یہ بہت بچگانہ خواہش تھی لیکن میں اپنی اس خواہش کو پورا

کرنا چاہتا تھا اور پھر مجھ پہ یہ انکشاف ہوا کہ میں تمھیں بے پناہ چاہنے لگا ہوں اور
تمھارے بغیر نہیں رہ سکتا۔ میں تم سے پہلے کسی اور لڑکی کو پسند کرتا تھا اور اس سے
شادی کرنا چاہتا تھا یہ بات میں نے تمھیں صرف اسلئے نہیں بتائی کیونکہ میں تمھیں
اس بات سے تکلیف نہیں دینا چاہتا تھا۔ میں خود اس دھوکے اور انسلٹ کو بھولنا
چاہتا تھا۔ میں نہیں جانتا تھا کہ آئمہ تمھاری بہن ہے لیکن جب مجھے یہ پتا چلا تو میں
تمھیں سب کچھ بتا دینا چاہتا تھا۔ جہاں تک آئمہ سے میری وابستگی کا تعلق ہے میں
اسے جھٹلا

نہیں سکتا۔ میں نے اسے سچے دل سے محبت کی تھی۔ لیکن وہ اسی دن میرے دل
میں اپنا مقام کھو چکی تھی جب میں نے اسے اعظم مسعود کے دیکھا تھا۔ تمھیں اپنی
زندگی میں شامل کرتے وقت وہ نہ میری

زندگی میں تھی اور نہ میرے دل میں۔

www.novelsclubb.com

آئمہ کہتی ہے میں آپ کے قابل نہیں ہوں۔ میں خوبصورت نہیں ہوں اور نہ ہی آپکی طرح اعلیٰ تعلیم یافتہ، میں کسی بھی طرح آپکے معیار پہ پوری نہیں اترتی۔

وہ غلط کہتی ہے۔ تم اس دنیا کی سب سے خوبصورت لڑکی ہو کیونکہ تمھارا دل صاف ہے۔اس میں دنیا کا سب سے حسین جذبہ، محبت بھرا ہوا ہے۔ تم ہر طرح سے وقار حسن کی بیوی بننے کے لائق ہو، تم میں وہ تمام خصوصیات ہیں جو کوئی بھی شخص اپنی بیوی میں دیکھنا چاہتا ہے اور یہ صرف میں نہیں کہتا یہ عائشہ آپی بھی کہتی ہیں۔ تم سے چند دن کی ملاقات میں وہ تمھیں مجھ سے زیادہ پیار کرنے لگیں، انکے بچے تمھارے فین ہو گئے۔ خود کو آئمہ کی نہیں میری نظروں سے دیکھو روشنی پھر تمھیں پتا چلے گا تم کیا ہو۔ خود کو اس احساس کمتری سے نکالو کہ تم آئمہ سے کسی طور کم ہو بلکہ آئمہ کا تم سے کوئی مقابلہ ہی نہیں ہے۔ وہ جھوٹ اور دھوکے کا پلندہ ہے۔ اسکا ہر لفظ جھوٹ ہے اسکی ہر ادا فریب۔ میں آئمہ سے نہیں تم سے محبت کرتا ہوں روشنی۔

میں بھی آپ سے بہت محبت کرتی ہوں وکی۔اسکے کندھے پہ سر ٹکائے وہ کہہ رہی تھی۔وقار نے نرمی سے اسے اپنے بازوؤں کے گھیرے میں لے لیا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آدھی رات کو اسکا موبائل مسلسل بج رہا تھا۔بیڈ سائیڈ ٹیبل پہ پڑا اپنا فون اٹھا کر اس نے ادھ کھلی آنکھوں سے جلتی بجھتی سکرین کو دیکھا۔صابرہ کی کال آرہی تھی۔

امی اسوقت کیوں فون کر رہی ہیں۔اس نے جلدی سے کال ریسیو کی۔

وقار نے پاس پڑا لیمپ آن کیا۔اس بے وقت کی کال سے وہ بھی جاگ گیا تھا۔

ہیلو امی ــــــــ روشنی نے کہا۔دوسری طرف صابرہ بے تحاشہ رو رہی تھی۔

امی آپ رو کیوں رہی ہیں؟سب خیریت تو ہے۔وہ پریشانی اور خوف کی ملی جلی کیفیت میں اس سے پوچھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

کچھ بھی ٹھیک نہیں ہے روشنی تم جلدی سے آجاؤ۔وہ روتے ہوئے اسے بتا رہی تھی۔

لیکن ہوا کیا ہے امی۔آئمہ تو ٹھیک ہے نا؟

اعظم مسعود نے آئمہ پہ کے چہرے پر تیزاب پھینک دیا ہے۔اسے لگا صابرہ اپنے حواس میں نہیں ہے۔

وہ دونوں اسکی کال آنے کے تھوڑی دیر بعد ہی اسکے پاس آگئے تھے۔وہ روتے ہوئے اسے بتا رہی تھی کہ وہ آئمہ کو کئی دن سے ملنے کے لئے بلا رہا تھا۔آئمہ اس سے بات کرنے کو بھی تیار نہیں تھی۔ایک ہی دھن سوار تھی اس کے سر پر کہ اسے صرف وقار سے شادی کرنی ہے۔جس دن سے اس نے وقار کو تمھارے ساتھ دیکھا تھا وہ غصے سے پاگل ہوگئی تھی۔میں نے اسے بہت سمجھانے کی کوشش کی کہ وقار تمھارا نہیں روشنی کا نصیب ہے۔اپنی بہن کا گھر مت برباد کرو لیکن اس پہ تو جیسے جنون سوار تھا۔حسد اور غرور اس پر حاوی ہوگیا تھا۔وقار کو چھوڑنے کے

www.novelsclubb.com

بعد اب اسے اپنی غلطی کا احساس ہو رہا تھا۔اعظم مسعود سے اسکا بہت جھگڑا ہوا تھا۔ شدید غصے کے عالم میں وہ یہاں آیا تھا اور پھر آئمہ

کے یہ کہنے پر کہ وہ اس سے کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتی ہے وہ غصے اور جنون میں آ گیا تھا۔

اس واقعے کے بعد اعظم مسعود فرار ہو چکا تھا۔آئمہ کی حالت تشویش ناک تھی، وہ ہسپتال میں تھی، بچ گئی تھی لیکن اسکا چہرہ بری طرح مسخ ہو چکا تھا۔صابرہ کے گھر کہرام برپا تھا جیسے قیامت ٹوٹ پڑی ہو۔روشنی صابرہ کو سنبھال رہی تھی لیکن وہ تو جیسے ڈھے گئی تھی۔یہ سب میری وجہ سے ہوا ہے۔میں اسکی اچھی تربیت نہیں کر پائی۔اسکی ضد کے آگے ہار مان گئی اسکے دکھائے سبز باغ کی لالچ میں آ کر میں نے اسے کھلی چھوٹ دے دی۔وہ کیا کر رہی ہے، کس کس سے ملتی ہے میں سب جانتی تھی لیکن خاموش رہی۔وہ پہلی سیڑھی پہ پاؤں رکھے بغیر آخری سیڑھی پہ پہنچ جانا چاہتی تھی اور میں اسے یہ نہیں بتا پائی کہ آخری سیڑھی سے گرنے والوں کو چوٹ

www.novelsclubb.com

بھی زیادہ لگتی ہے۔سب میرا قصور ہے،اپنی ایک بیٹی کو تو میں نے محنت کی بھٹی میں جھونک دیا اور دوسری کے لئے اپنا معیار بدل دیا۔وہ اپنے بال نوچ رہی تھی۔سب میری غلطی ہے۔میں نے اسے امیر اور آزاد خیال لڑکیوں سے دوستی کرنے سے روکا نہیں۔وہ یہ باتیں پچھلے تین دن میں دسیوں بار دہرا چکی تھی۔روشنی تین دن سے انکے پاس تھی۔ان تین دنوں میں اس پر وہ سب انکشاف ہوئے تھے جن سے پچھلے ڈھائی سال سے وہ بے خبر تھی۔اسے صابرہ سے شکائیت تھی لیکن وہ اسکی ماں تھی اور غم سے نڈھال تھی۔وہ اس سے بہت محبت کرتی تھی۔وہ اسکے ساتھ اسکے دکھ میں شریک تھی۔

خود کو سنبھالیں امی،جو ہو گیا اس پہ افسوس ہی کیا جا سکتا ہے۔کچھ باتیں اپنے وقت پر نہ ہوں تو محض پچھتاوا رہ جاتا ہے۔غلط رستوں پہ چلنے کا انجام صحیح کیسے ہو سکتا ہے۔وہ صابرہ کو کہے بغیر نہیں رہ پائی تھی۔

www.novelsclubb.com

آئمہ کو معاف کر دینا روشنی۔ صابرہ کے لفظ اسکے دل میں نشتر کی طرح چبھے تھے۔ وہ اب بھی اسی کی حمائیت کر رہی تھیں۔ لیکن وہ آئمہ کو کیسے معاف کر دے جس نے اسے تباہ کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔ وہ انجام بھگت چکی تھی لیکن اسکا دل شائد اتنا بڑا نہیں تھا کہ وہ اسے معاف کر پائے۔ کچھ وقت لگے گا اسے بھولنے میں کہ اسکی سگی بہن نے اسکے ساتھ کتنا برا کرنے کی کوشش کی۔

وقار آج اسے لینے آیا تھا۔ پچھلے دنوں وقار نے اسکا بہت ساتھ دیا تھا۔ ایف آئی آر درج ہونے کے بعد پولیس ابھی تک اعظم مسعود کو ڈھونڈ نہیں پائی تھی اور یہ وقار تھا جس کی بدولت وہ دونوں ماں بیٹی پولیس کے چبھتے ہوئے سوالات سے بچ پائیں تھیں۔ ہسپتال میں آئمہ کا بہترین علاج بھی اسی کی بدولت ہو رہا تھا اور وہ یہ سب روشنی کی وجہ سے کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

چلیں روشنی۔ وقار دروازے پہ اسکا انتظار کر رہا تھا۔ اسے اپنے گھر واپس جانا تھا وہ گھر جس کی بنیاد اس نے خلوص اور محبت سے رکھی تھی۔

ختم شد۔

www.novelsclubb.com